



U188 - Date - 6.1-10

Qith - TEH2EEBUN NAPOOS (Part-1).

evetator - khuseij's Saqyed Mohol. Fakheruddin Hussein.

Publishen - Motlaa Sebaah Saadiq (Palma)

Deeti - 1980.

Pages - 58.

Subjects - Archaeological.



کتاب بکار آمد طلاب المساجد

# تہذیب النفوس

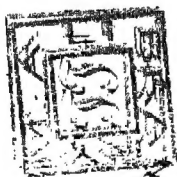
حصہ اول

تصنیف معالی جناب امیر سید محمد فخر الدین حسین خاں صاحب بہادر

مختص بہ سخن

منصف مقام جمہوری مونیہ حسب فائش جناب حافظ سید احمد شاہ صاحب

عظیم آبادی



۱۸۸۰ء

CHECKED

Date.....

مطبع صبح صادق واقع شہر پٹنہ چھپی

قیمت فی جلد ۶



کتاب بکار آمد طلب المستمعه

تهذیب النفوس

حصہ اول

تصنیف معالی جناب خواجہ سید محمد فخر الدین حسین خان صاحب بہا

مختص بہ سخن

منصف مقام جمہوری مولیٰ گیسب فرمایش جناب خان فطیہ احمد شاہ صاحب

غنیہ آبادی

سنہ ۱۲۸۶ھ

مطبع صحیح قو واقع شہر پٹنہ میں چھپی

قیمت فی جلد ۵

M A. LIBRARY, A M U.



U188

URDU STACKS

12. C.P.



12/12/17

بسم اللہ الرحمن الرحیم

CHECKED

۷۹  
میں آٹھویں ہی اسکیم عیسوی میں نواب گنج ضلع پورنیہ سے ایک  
مہینے کی رخصت لیکر مقام آرہ ضلع شاہ آباد گیا میں نے اپنے بڑے  
لڑکے کو جس کا سن سات یا آٹھ برس کا ہے پڑھنے لکھنے کی طرف  
بہت مائل پایا یہ وقت کتاب ہاتھ میں سبق یاد قلمدان کی تیاری  
کاغذ کا اہتمام دیکھا ایک دن وہ دالان میں بیٹھے ہوئے کچھ لکھ رہے تھے  
میں نے پوچھا خواجہ سید محمد علی الدین حسین صاحب آپ  
کیا لکھ رہے ہیں جواب دیا کہ اباجان آپ کا نام لکھ رہا ہوں  
یعنی کہا تم ہمارا نام لکھ سکتے ہو فرمایا کہ جی ہاں لکھ سکتا ہوں  
پوچھا کیا نام لکھا ہے کہنے لگے خواجہ سید محمد فخر الدین حسین

صاحب منصف جب وہ کتاب لائے تو دیکھا کہ فی الحقیقہ نام  
 میرا آپ نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اونچیں لفظوں کے ساتھ  
 لکھا تھا اب ہم سے اور اون سے جو باتیں ہوئیں وہ یہ ہیں جس  
 عبارت کے پہلے لفظ فقیر ہے وہ تقریر میری ہے اور جس مضامین  
 پہلے خواجہ صاحب لکھا گیا ہے وہ میرے لڑکے کی پیاری باتیں  
 ہیں فقیر بیٹے واہ شاہ باش تم تو خوب لکھتے ہو ہمارا نام اس طرح  
 لکھنا تمہیں کسے بتایا خواجہ صاحب بڑے مامون مرزا محمد علی  
 صاحب نے سکھایا فقیر بھلا تم اپنے دادا جان کا نام بھی جانتے ہو  
 خواجہ صاحب جی ہاں جانتا ہوں فقیر کیا نام ہے خواجہ  
 صاحب دادا جان کا نام جو لکھتے ہیں رہتے ہیں جناب خواجہ  
 سید محمد جلال الدین حسین صاحب اور لوگ اونکو حضرت صاحب  
 کہتے ہیں فقیر واہ صاحب ما شاء اللہ آپ بہت باتیں اور مودب  
 آدمی ہیں بھلا یہ تو فرمائیے کہ آپ نے ہمارے نام کے ساتھ  
 منصف کیوں لکھا ہے یہ تو ہمارا نام نہیں ہے خواجہ صاحب  
 یہ نام نہیں ہے تو پھر کیا ہے فقیر یہ تو ہماری نوکری کا نام  
 ہے جیسے تمہارے نانا کہ نام اونکا میرزا محمد صدیق صاحب تھا  
 اور نوکری اونکی صدر اعلانی تھی خواجہ صاحب کیا نانا

منصف نہ تھے فقیر بان پہلے وہ بھی منصف تھے پھر صدر اعلیٰ  
 ہوئے خواجہ صاحب آپ جب صدر اعلیٰ ہو جائیے تو ہمارا  
 بیاہ خوب دہوم سے کر دیجگا فقیر بابا جان آپ کا بیاہ ہمارے  
 صدر اعلیٰ ہونے سے نہیں ہو سکتا آپ کی شادی انشا اللہ تعالیٰ  
 جب ہوگی کہ جب آپ خوب پڑھکر ہوشیار ہو جائیں گے خواجہ صاحب  
 جب ہم پڑھ لینگے تو ہم بھی نوکر ہو جائیں گے فقیر بان جب تم پڑھ کر  
 تو تم اچھے اور پیارے بیٹے ہو جاؤ گے اور سرکار سے بہت بڑی نوکری  
 پاؤ گے خواجہ صاحب سرکار کہاں ہیں ہم کو سرکار کے پاس لیجائیے  
 فقیر ہماری سرکار ملکہ معظمہ کو مین فکٹور یا خداونکی سلطنت کو  
 ہمیشہ قائم اور انکو سلامت رکھے یہاں سے بہت دور اپنے ملک  
 میں تشریف رکھتی ہیں تمہاری مجال نہیں کہ تم ابھی وہاں تک  
 جا سکو خواجہ صاحب اچھا ہم کو ریل پر کھٹکتے لیجائیے فقیر بان  
 لے چلیں گے خواجہ صاحب ابابان پرسون ہمنے ایک چڑیا  
 پکڑی تھی تو مامون جان نے ہم کو مارا تھا اور کہا تھا کہ یہ بڑی بات  
 ہے آپ ہم کو بتا دیجئے کہ بڑی باتیں کون سی ہیں اور اچھی باتیں  
 کیا ہیں فقیر بابا جان خدا تمہاری عمر دراز کرے اور تم کو بد نظر  
 سے بچائے تنہا یہ بات ایسی پوچھی ہے جسکو تم ابھی اچھی طرح

سمجھ سکے اور نہ یہ باتیں آسان ہیں کہ میں تمکو ابھی بتا دوں  
تم پڑھو گے تو تمکو اچھی اور بُری باتیں خود معلوم ہوتی جائیں گی  
اور ہم اچھی اور بُری باتوں کی بھلائی اور بُرائی لکھ کر تمہارے لیے  
ایک کتاب تیار کر دیں گے تم اگر اسکو پڑھو گے اور ان باتوں کو  
سمجھ کر عمل کرو گے تو تم بہت نیک صفات عاقل اور امیر آدمی بنو گے  
خواجہ صاحب آپ وہ کتاب لکھ کر تمکو کب دیجئے گا فقیر جہم  
پھر رخصت لیکر تمہارے دیکھنے کو آئیں گے تو وہ کتاب تمکو دینگے تم  
خوب محنت کر کے پڑھو کہ اس کتاب کو جلد پڑھ سکو خواجہ صاحب  
ابا جان ہمکو بھی اپنے ساتھ پورنیہ لیجائیے ہم آپ ہی کے ساتھ پڑھیں گے  
فقیر ابا جان تم ہمارے ساتھ پورنیہ جا کر پریشان ہو گے ہم ایسے دیرانے  
اور جنگل میں ہیں کہ ہمکو روٹی بھی بڑی مشکل سے میسر آتی ہے  
ٹیلوں کے بہت چھوٹے چھوٹے گھر رہنے کو ہیں شیر کا ہر وقت خوف  
رہتا ہے سب زیادہ خرابی یہ ہے کہ آدمی اس ملک میں جاتی ہی  
بیمار ہو جاتا ہے جب ہماری بدلی اس خراب مقام سے کسی اچھے ضلع  
اور شہر میں ہو جائیگی تو تم ہمارے ساتھ رہنا ابھی تم اپنے استاد سے  
پڑھے جاؤ ہم تھوڑے دنوں کے بعد تمکو اسکول میں داخل کر دیں گے  
خواجہ صاحب جیسے ہمارے بڑے باموں اور منجھے باموں انگریز

پڑھتے ہیں اوسی طرح ہم بھی پڑھا کرینگے فقیران اوسی طرح پڑھنا  
 خواجہ صاحب منجھلے مامون پاس تو سونکی کتابیں ہیں فقیر  
 وہ اونکو سرکار سے انعام میں ملی ہیں خواجہ صاحب منجھلے مامون  
 سرکار کے نوکر ہیں فقیر وہ ابھی نوکر نہیں ہوئے ہیں انگریزی خوب  
 دل لگا کر پڑھتے ہیں اس لیے اونکو انعام ملتا ہے تم بھی اگر خوب محنت کر کر  
 انگریزی پڑھو گے تو تمکو بھی ایسی ہی اچھی اچھی کتابیں انعام ملا کرینگی  
 خواجہ صاحب اچھا ابا جان اب ہم پڑھنے جاتے ہیں فقیر بہت  
 خوب تشریف لیجائیے الغرض وہ استاد کے پاس پڑھنے گئے  
 اور جملکو اوسی وقت سے خیال ہوا کہ اس سعید ازلی سلمہ اللہ تعالیٰ کی  
 خواہش کے موافق ایک کتاب ایسی لکھوں جس میں باتیں اور خیالات  
 عمدہ ہوں اور وہ باتیں بکار آمد بھی ہوں تاکہ وہ کتاب اونکے کچھ  
 کام آئے اور جو شخص دیکھے یا جو لڑکا پڑھے وہ اوس سے نفع اٹھائے  
 الحمد للہ کہ حصہ اول کتاب کا تھوڑے دنوں میں تیار ہو گیا اور نام  
 اس کتاب کا تہذیب النفوس رکھا گیا اسی طرح سے آہستہ  
 آہستہ کئی حصے تیار ہو جائیں گے اور علیحدہ علیحدہ معرض طبع میں  
 درآئیں گے عبارت اسکی بہت صاف اور سہل لکھی گئی ہے کہ سبکی  
 سمجھ میں آئے اور مختصر بھی ہے کہ پڑھنے والوں کا جی بھی نہ گھبراے

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ  
وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ الْكَرِيمِ  
اے فرزند عزیز جاننا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے جس قدر خصلتیں انسان  
میں پیدا کی ہیں وہ سب مانند اعضا کے ضروری ہیں اگر ان میں کہیں  
کہیں کوئی نقصان یا عیب ہے تو اس کو بھی مثل نقصان اعضا  
بدن کے سمجھنا چاہئے فرق اسی قدر ہے کہ جس کے بدن میں کچھ نقصان  
ہوتا ہے وہ اپنے عیب سے اقرار کرتا ہے اور جس کے نفس یعنی ذات  
میں برائیاں ہوتی ہیں وہ اپنی برائیوں کا اقرار نہیں کرتا لیکن جس طرح  
لنگڑا لولا اندھا بہر اظہار میں عیب دار معلوم ہوتا ہے اور میطرح  
میری خصلت کا آدمی بھی عقل مند کی نظر میں ذلیل اور حقیر معلوم ہوتا ہے

پھر جسے مرض بدن کے واسطے ہیں اوسے طرح نفس کو واسطے بھی ہیں  
اگر نفس کے امراض اور اونکے علاج اس میں تحریر کئے جائیں تو یہ کتاب  
بہت طول ہو جائے اس لئے ہم مختصر طور پر وہ باتیں اس کتاب میں  
لکھتے ہیں جو اس وقت سے کہ عمر تمھاری سات برس کی ہے تمکو  
اپنی عمر طبعی تک کرنی چاہئیں جسکے سبب سے آدمی ظاہر اور باطن  
کے عیبوں سے پاک ہو کر دانشمند اور لائق تعریف کے ہو جاتا ہے  
تم اس کتاب کو پڑھو اور موافق لکھنے کے عمل کرو خدا تمکو توفیق دے

### زندگی

سات روز دنیا میں آدمی کی زندگی کے ہیں فارسی میں اونکا نام کشتنبہ  
دو شنبہ سے شنبہ چار شنبہ پخشنبہ جمعہ شنبہ ہے انگریزی میں  
سینڈ مینڈ ٹیورڈ وڈنس وڈ تھرس ڈے فراید سائرڈے  
ہندی میں اتوار سہار منگل بدھ بیسے سکھ سینچر اور دیسی زبان میں  
اتوار پیر منگل بدھ جمعرات جمعہ ہفتہ ہے اسی طرح سے  
ہر ملک اور ہر زبان میں ان کے نام علیحدہ ہیں سمجھ لو کہ انہیں  
سات روز میں آدمی کو پیدا ہونا پرورش پانا دین اور دنیا  
دونوں کا کام کرنا اور انہیں دنوں میں سے آخر ایک دن مر جانا  
سو برس تک انتہا ہے زندگی ہے کبھی ایک سو بیس برس کی بھی

عمر ہو جاتی ہے اطباء کے یان اسکو عمر طبعی کہتے ہیں لیکن طالب ہی ہمیشہ یہی خیال کرنا چاہئے کہ میں ہزار برس جیوں گا اور یہ خیال نہایت درست ہے انسان ہزار برس کیا بلکہ قیامت تک زندہ رہ سکتا ہے دیکھو عالم اور دانشمند اپنی اس تھوڑی ہی سی زندگی کو عمدہ عمدہ کاموں میں صرف کرتے ہیں اوسکے سبب سے اونکو اپنی زندگی کا مزہ ملتا ہے اور بعد مرنے کے نام نیک اونکا قیامت تک دنیا میں رہ جاتا ہے لیکن یہ بات اونہیں لوگوں سے ہو سکتی ہے جنکو خدا نے عقل اور علم کے زیور سے آراستہ کیا ہی اور ہمت بھی بلند دی ہے

## عقل

یہ ایک ایسا جوہر لطیف ہے کہ خدا نے اپنے مخلوق میں اس سے بہتر کوئی چیز نہیں پیدا کی یہ عمدہ اور لطیف چیز ہر آدمی کو موافق اوسکے قوس کے عنایت ہوئی ہے اور اوس جوہر یعنی عقل کو یہ قدرت بھی بخشی گئی ہے کہ وہ خود اپنی قوت سے جہاں تک چاہے ترقی کر سکے ساتھ اس قدرت اور طاقت کے اوسکو آدمی کے دماغ میں اس طرح جگہ دی ہے جیسے نظر کو آنکھوں میں یا گویائی کو زبان میں یا نور معرفت کو دل میں پھر اوس جوہر عقل کو اگر چراغ راہ ہدایت کہتے تو بجا ہے اور شمع بزم معرفت سمجھتے تو روا ہے

پڑھیں ایک بادشاہ ہے کہ تمام حواس ظاہری یعنی لائسنہ ذائقہ شامہ  
 سامعہ باصرہ اور تمام حواس باطنی یعنی حس مشترک خیال و اہمہ متخیلہ قلم  
 اور تمام جسم اور اسکے حرکات اور سکنت پر قادر ہے سب عقل کے  
 زیر حکومت ہیں اور وہ سب پر کار فرما ہے یہ بات ذرا مشکل ہے  
 شاید تمہاری سمجھ میں نہ آتی ہوگی اچھا تم یوں خیال کر لو کہ آدمی کا دل  
 بادشاہ ہے اور عقل اسکی وزیر ہے اور ایسی صاحب تدبیر ہے  
 کہ بغیر اسکی صلاح کے آدمی کا کوئی کام نہیں بننا پس جب ایسی  
 ایک عمدہ چیز یعنی عقل تکوین نے عنایت کی ہے اور اسکو یہ بھی  
 صلاحیت دی ہے کہ اگر تم اسکی مدد کرو تو وہ اپنی ترقی کر کے ہر وقت  
 تمہاری معین اور مددگار رہے تو مناسب ہے کہ عقل کی ترقی میں بدل  
 کوشش کرو لیکن یاد رکھو کہ ترقی عقل کی بغیر مدد ہمت بلند کے نہیں ہو سکتی

### ہمت

تم ابھی لڑکے ہو اپنی عقل کو بھی ایک چھوٹا سا بچہ فرض کر لو اور سمجھو  
 کہ عقل کو جو پالتی ہے اور پرورش کرتی ہے اور پروان چڑھاتی ہے  
 اسکا نام ہمت ہے دیکھو تمہاری انا زبیر میں اگر تمہاری خدمت  
 میں کچھ کمی کرتی تھی تو تم کیسی کیسی ضد کر کے اس سے کام  
 لیتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ وہ تمہاری بات نہیں

مانتی تھی۔ لیکن وہ جسکی تابعدار تھی اوسکی تاکید سے تمھاری خدمت میں موجود ہو جاتی تھی یہ بہت مناسب مثال تمھاری اور تمھاری عقل اور تمھاری ہمت کی ہے کیونکہ ہمت تمھارے اختیار میں ہے اور عقل کی ترقی تمکو منظور ہے پس اگر کسی وقت ہمت تمھاری کمی کریگی تو بے شبہ عقل تمھاری ہمت سے کام لینا چاہیگی لیکن ابھی تمھاری عقل کو اس قدر قوت نہیں ہے کہ ہمت کو اپنا تابعدار بنا سکے اس لئے چاہئے کہ تم اپنی ہمت کو بڑھائے رکھو اور اس کے ذریعے سے عقل کو ترقی دو ایک کام تمھاری ہمت کا یہ ہے کہ تم

### صبح کو سویرے اٹھو

اوپر پڑھ چکے ہو کہ انسان کی زندگی بہت تھوڑی ہے پھر اس تھوڑی سی زندگی کو بھی اگر انسان مفت برباد کرے تو اوسکو دنیا سے کیا نفع ہوا آدمی کو دنیا اور دین کا کچھ کام کرنا چاہئے آدمی جس قدر زیادہ سوتا ہے وہ وقت اوسکا ضائع ہوتا ہے گویا اوس قدر زندگی اوسکی گھٹ جاتی ہے حکیمون کا قول ہے کہ جو شخص صبح کو دیر میں اٹھتا ہے وہ سارے دن میں کیا بلکہ دو گھڑی رات تک بھی اپنا کام انجام نہیں کر سکتا دین سوفٹ حکیم کا قول ہے کہ جو لوگ آفتاب نکلنے کے

وقت تک پلنگ پر اینڈا کرتے ہیں اون مین سے ہزار مین شاید  
ایک ایسا نکلے گا جو کچھ نام پیدا کرے یا کوئی کام اوس سے  
پورا ہو بلکہ نہ نکلے گا واکٹر ڈاؤٹر اپنے شاگردوں سے کہا کرتا  
تھا کہ آدھی رات سے پہلے ایک گھنٹے کا سونا نصف شب کے  
بعد کے دو گھنٹوں کے برابر ہے پس تم اپنا یہ قاعدہ مقرر کر لو  
کہ ہمیشہ دس بجے شب کو سویا کرو اور پانچ بجے اٹھا کرو اگر کہو کہ  
عادت نہیں ہے تو اسکی عادت ڈالو خود بھی کوشش کرو اور  
آدمیوں پر بھی تاکید کرو کہ صبح کے پانچ بجے تک اوٹھاؤں  
بعض نے اپنا حال یوں لکھا ہے کہ بچنے میں مجھ کو بہت سونے  
کی عادت تھی اور میری اوقات عزیز بہت خراب ہوتی تھی  
میں نے اپنے خدمت گار سے کہدیا کہ اگر تم مجھ کو صبح کے  
پانچ بجے اٹھاؤ گے تو میں ایک روپیہ تم کو دوں گا دوسرے دن  
اوسے مجھ کو جگایا مگر مجھ کو نہ اٹھا سکا کیونکہ نیند میں اوس پر بہت  
خفا ہوا اور وہ میری خفگی سے ڈر گیا پھر جب میں اٹھا تو مجھ کو  
زیادہ ندامت ہوئی تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا آخر میں نے  
اوس سے کہا کہ تم میرے خفا ہونے کا خیال نہ کرو اور اوس وقت  
کی دھکیوں کو خطرے میں نہ لاؤ چوتھے روز اوسے ایسا ہی کیا

اور مجھکو اٹھا بٹھایا پھر تو وہ روز اٹھانے لگا اور ایک روپے  
 روز پانے لگا اسی طرح رفتہ رفتہ مجھکو سویرے اٹھنے کی عادت  
 ہو گئی اور مجھکو اپنی زندگی سے بہت نفع ہوا میں بڑے بھروسے  
 سے کہتا ہوں کہ جن لڑکوں کو سویرے اٹھنے کی عادت ہے  
 وہ بڑی عمر کو پہنچتے ہیں اپنے وقت میں بہت مشہور ہوتے  
 ہیں عمدہ اور اعلیٰ کام اونے ہوتے ہیں اور اپنی زندگی کو  
 نہایت آرام اور خوشی کے ساتھ بسر کرتے ہیں اس جگہ ایک  
 اور نصیحت کی بات بیان کرتا ہوں تمکو چاہئے کہ پڑھنے کے  
 زمانہ تک سر میں بڑے بڑے بال نہ رکھو انکے دھونے اور  
 سکھانے اور کنگھی کرنے میں بڑی اوقات ضائع ہوتی ہے  
 چھوٹے بالوں میں نہانے کا آرام بالوں کے سکھانے اور  
 کنگھی کرنے کی اولجھن سے نجات سویرے اٹھنے اور ضروریات سے  
 فرصت کر کے پڑھنے لکھنے میں مشغول ہو گئے نہ بکھیرا ہی نہ جھگڑا

## ادب

یہ ایک عمدہ صفت انسان کی ہے جس سے انسان ہر دل عزیز ہو کر  
 دونوں جہان کے اعلیٰ مرتبوں پر پہنچ جاتا ہے پہلا کام تمہارا  
 یہ ہے کہ تم ادب سیکھو اور بزرگوں کی تعظیم کرو تمہارا

مان باپ اوستاد مرشد اور جو تم سے عمر میں بڑے ہیں وہ تمہارے  
 بزرگ ہیں اونکی تعظیم تم پر واجب ہے ادب یہ ہے کہ جب  
 تم صبح کو اٹھو تو بعد نماز صبح اپنے بزرگون کو یا جب کسی سے  
 ملاقات ہو او سکوسلام کرو کسی سے غصہ ہو کربات نہ کرو باتیں  
 ادب اور تمیز سے کرو جس سے باتیں کرو بات کرتے وقت  
 اوسکے مرتبوں کا خیال رکھو کسی وقت کوئی فحش کلمہ نہ بولو  
 نہ لکھو بزرگ تمہارے اگر کھڑے ہوں تو تم بھی اونکے ساتھ  
 کھڑے ہو جاؤ راہ میں اونکے آگے نہ چلو تمکو اگر کوئی سلام کری  
 تو سلام کا جواب مخاطب ہو کر دو سلام کے جواب میں صرف  
 گردن ہلا کر نہ جاؤ کہ یہ تکبر کی نشانی ہے اور ہاتھ سے  
 کھی سی بھی نہ اوڑاؤ کہ بد تمیزی ہے بلکہ جواب سلام کا زبانی  
 دو جب تم ادب سے واقف ہوے تو دوسرا کام تمہارا جو  
 اصل ہے وہ یہ ہے کہ تم علم حاصل کرو

## علم

علم کے معنی ہیں جاننا اور سمجھنا ایک بات یا چیز کا جسکو پہلے  
 نہیں جانتے تھے علم ایسی دولت لازوال ہے جسکے ذریعے  
 سے جملہ امور دینی ہوں خواہ دنیوی سب کو ترقی اور مضبوطی حاصل ہوتی

ہے علم سے عقل کی ترقی ہوتی ہے علم بڑا وسیلہ ترقی کا ہے  
 کہ جس سے خدا بھی ملتا ہے اور خدا کی نعمتوں کا مزا بھی ملتا ہے  
 دنیا میں جس قوم یا جس شخص کو ترقی حاصل ہوئی ہے علم ہی کے  
 ذریعے سے ہوئی ہے پس معلوم ہوا کہ علم تمام خوبیوں اور عمدہ  
 کاموں کی جڑ اور جتنے امور دین اور دنیا کے ہیں وہ سب اسکی  
 شاخ میں داخل ہیں اسی لیے سلف سے یہ دستور ہے کہ ابتدا  
 عمر میں انسان سے اسی دولت لازوال کی تحصیل کراتے ہیں  
 اور باقی کام جو انسان کے ہیں وہ سب علم کی تحصیل کے بعد سمجھے  
 گئے ہیں لازم ہے کہ تم علم حاصل کرنے میں دل و جان سے کوشش  
 کرو تمکو اپنے دین کے علوم میں پہلے قرآن مجید با ترجمہ پڑھنا  
 ضرور ہے اور وضو اور نماز کے ضروری مسائل زبانی بتانے سے  
 سمجھ کر یاد کر لینا یہ بہت آسان ہے اسکی وجہ سے تم وضو کرنے  
 اور نماز پڑھنے میں ہرگز غلطی نہ کرو گے پھر روزہ اور حج اور زکوٰۃ اور  
 عقائد کے مسائل بھی زبانی بتانے سے سمجھ کر یاد کر لو یہ بھی کچھ دشوار  
 نہیں ہے بتاؤ لا اچاہتے لو کہین کا زمانہ یاد کرنے ہی کا ہے  
 اس زمانے کے باتیں یاد بھی خوب رہتی ہیں پھر عربی کی صرف  
 نحو بکار آمد مختصر طور پر پڑھ لو اور ملکی زبان میں فائدہ مند کتابیں

پڑھو جن سے اچھی اچھی باتیں بھی معلوم ہوں اور لکھنے پڑھنے کی مہارت بھی بخوبی ہو جائے پھر بادشاہ وقت کی زبان اور مروجہ علوم حاصل کرو جب تم علم کی خوبیوں سے واقف ہو تو مناسب ہے کہ تم اس طرح پڑھو کہ

### پڑھنا

جب تمہارے پڑھنے کا وقت آئے تو استاد کی خدمت میں حاضر ہو اور تعظیم کے ساتھ سلام کرو ادب سے اپنی جگہ پر بیٹھو سب چیزیں اپنے پڑھنے لکھنے کی سلیقے سے رکھو سبق کا وقت آئے تو سبق خوب سمجھ کر پڑھو اور اسکو خوب یاد رکھو جب تک اسکول یا مکتب میں رہو تو سوائے پڑھنے لکھنے کے اور کسی طرف خیال نہ کرو بغیر اجازت استاد کے اپنی جگہ سے نہ اٹھو سبق رات کو خوب یاد ہوتا ہے سویرے کھانا کھا کے سو رہو دو بجے رات کو اٹھ کر صبح تک سبق یاد کرو کہ اس وقت کا یاد کیا ہو شاید کبھی نہ بھولو گے باقی قاعدے پڑھنے کے تمکو اسکول میں خود معلوم ہو جائیں گے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے

لکھنا

اردو یا انگریزی عربی خواہ فارسی ایسا لکھو کہ صاف اور جلد  
پڑھا جائے لکھنے کے وقت سطر سیدھی رہے حروف پورے  
اور جلد لکھو عربی یا فارسی ایسے قلم سے لکھو جس کا قطر چھپا ہوا انگریزی  
لکھنے کی عادت پر کے قلم سے رکھو کہ حروف عمدہ نکلیں اور جلد  
لکھا جائے جب تم دل لگا کر پڑھتے ہو تو تم کو چھٹی کی وقت کھیلنا بھی چاہیے

### کھیلنا

موقع موقع سے کھیلنا بھی نفع سے خالی نہیں جب تم کو چھٹی ملے  
تو گیند سے خوب کھیلو کہ تمہارے ہاتھ پانوں میں قوت آئے  
اور کھانا خوب ہضم ہو لیکن بازاری چھو کروں سے نہ کھیلو کہ  
اونکے ساتھ کھیلنا برا ہے اور گنجفہ چوسر شرط خ سے بھی بچے رہو

کہ یہ جو ہے

### والدین کی تعظیم

ادب کے بیان میں پڑھ چکے ہو کہ سب سے زیادہ بزرگ  
تمہارے مان باپ ہیں لیکن اس جگہ پھر سمجھ لو کہ والدین کی  
فرمانبرداری ہر انسان فرض ہے جب تک تمہارے مان باپ  
زندہ رہیں اونکی خلاف مرضی کوئی کام نہ کرو اپنے آرام کی واسطے  
اونکو تکلیف نہ دو اونکی خدمت جس طرح تمہیں ہو سکے بجا لاؤ اور

اپنی بھلائی سمجھو

## سچ بولو

آدمی بالطبع سچ بولنے کی طرف مائل ہے اور یہ عادت اسکی  
پیدائش میں خدا نے دی ہے ہر آدمی کو سچ ہی بولنا چاہیے  
لازم ہے کہ تم بھی سچ بولا کرو کسی وجہ سے جھوٹ بولنے کا خیال  
بھی دل میں نہ لاؤ آدمی جھوٹے دو سبب سے بولتا ہے یا سزا  
کے خوف سے یا نفع کے خیال سے پہلا تو جھوٹا اور نامرد ہے  
اور دوسرا جھوٹا اور پست ہمت ہے تھوڑے دن ہو کے کہ  
فرانش میں ایک لڑکا جسکی تیرہ برس کی عمر تھی عین لڑائی  
کے وقت گرفتار ہو گیا اوسکی نسبت حکم ہوا کہ فوراً گولی مار دی جا  
اوس لڑکے نے ایک گھڑی چاندی کی جیب سے نکال کر نیپولین  
کی فوج کے کپتان سے عرض کی کہ صاحب یہ گھڑی میرے  
ایک دوست کی امانت ہے مجھے اجازت دیجئے کہ میں یہ  
گھڑی اپنے دوست کو دے آؤں کپتان نے کہا میں سمجھتا ہوں  
کہ تو اسی بہانہ سے بھاگا چاہتا ہے اوس جوان فرد سچے لڑکے  
نے کہا میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں اور اپنی عزت کی قسم  
کھاتا ہوں کہ گھڑی دیکر میں ابھی آؤنگا کپتان نے اسے اجازت دی

لڑکا دس منٹ کے بعد واپس آیا اور کپتان کے سامنے ایک  
 درخت سے سر لگا کر بولا کہ لو میں آگیا فیر کر دو کپتان نے اس  
 لڑکے کی رستی اور عالی ہمتی دیکھ کر اسکی جان بخشی کی  
 اس لڑکے نے مرنیکو گوارا کیا لیکن جھوٹے سے اپنی آبرو کو  
 بچایا اور وعدے کو پورا کیا خیال رکھو کہ کوئی بات جھوٹے  
 زبان سے نہ نکلنے پائے کیونکہ جھوٹے بولنا بڑی بیعزتی اور  
 بڑی بے آبروئی کی بات ہے

### وعدہ

جب کسی سے وعدہ کرو تو اسکو پورا کرو مثلاً اگر تم نے کسی سے  
 کہا کہ میں آٹھ بجے آؤں گا تو تمکو لازم ہے کہ ایسے وقت اپنے  
 مکان سے چلو کہ جس سے وعدہ کیا ہے اس کے مکان پر آٹھ  
 بجے پہنچ جاؤ انگریزوں کی عادت ہے کہ جب وہ کسی کمیٹی  
 یا دعوت میں آٹھ بجے بلائے جاتے ہیں تو قبل آٹھ بجنے کے اس  
 جگہ کوئی نہیں ہوتا اور آٹھ بجنے کے دو تین منٹ قبل گاڑی  
 اور فٹن سے سارا رمنہ بھر جاتا ہے ہر شخص ایسے وقت اپنے  
 مکان سے چلتا ہے کہ جاے موعودہ پر آٹھ ہی بجے پہنچ جاتا  
 یہ بھی نہیں چاہئے کہ آٹھ بجے انسان بلایا جاے اور پانچ ہی

بچے سے موجود ہو جائے بلکہ ہر حال میں وعدہ کے موافق کرنا چاہیے

## ملاقات

عالم حکیم اور تجربہ کار لوگوں سے ملاقات کرو انکی خدمت میں جاؤ کہ لطف زندگی پاؤ گے جاہل اور بد وضع لوگوں کی صحبت سے بچو نہ اونکے پاس جاؤ نہ اپنے پاس بلاؤ کہ پہلے ذلت آخر کو ندامت اوٹھاؤ گے لوگوں کی ملاقات کو زیادہ نہ جاؤ کہ توقیر تمھاری کم ہو جائیگی بغرض اور کم ملاقات کرو کہ محبت زیادہ ہو جسکے گھر جاؤ تو بہت نہ بیٹھو اور بہت نہ بولو کہ صاحب خانہ پر جبر ہو گا اور جو شخص تمھاری ملاقات کو آئے تو اسکے ساتھ تعظیم اور اخلاق سے پیش آؤ کہ وہ تم سے ناخوش نہ ہو اگر کوئی عالم یا حاکم یا مغر ز آدمی تمھارے گھر میں آئے تو انکی خبر سنکر اپنی جگہ سے دور تک جاؤ اور بہ تعظیم تمام اپنے ہمراہ لے آؤ اسکو استقبال کہتے ہیں اور جب وہ رخصت ہو تو اسکو اپنی جگہ سے دور تک پہنچاؤ اسکو مشایعت کہتے ہیں عالم کی قدر اور عزت دو لہذا سے زیادہ ہے کیونکہ علم جو ہر ذاتی ہے اور دولت علم کی لازوال ہے ہمیشہ آدمی کی ساتھ ہے اور دولت بھائی

## انگریزوں کی ملاقات

انگریزوں کی ملاقات بذریعہ ٹکٹ کے کیا کرو کہ یہ وہاں کے  
 عادات اور آداب میں داخل ہے جن صاحب کی ملاقات کو  
 جاؤ پہلے اپنے نام کا ٹکٹ بھیج دو جس پر تمہارا نام انگریزی میں  
 لکھا ہوا ہے اگر وہ ٹکٹ تمہارا رکھ لیا جاوے تو ضرور ہے  
 کہ ملاقات ہو اور شاید کسی سبب سے اس وقت ملاقات نہ ہو  
 تو ٹکٹ رکھ لینے کے یہی معنی ہیں کہ ملاقات ہو گئی اور یہ بڑے  
 تکلف کی بات ہے لیکن ہندوستان کے اکثر لوگ اسکو نہیں  
 سمجھتے ہم کلام ہونے ہی کو ملاقات جانتے ہیں اور بغیر ملاقات  
 کے پھر آنے کو بغیر قی سمجھتے ہیں حالانکہ کوئی بغیر قی کی بات  
 نہیں ہے ہر شخص عاقل اپنے وقت کو عزیز رکھتا ہے اور اپنے  
 وقت کے ضائع ہونے کا اسکو نہایت افسوس ہوتا ہے  
 خصوصاً وہ لوگوں کو جو دور سے اپنا وطن چھوڑ کر نوکری کرنے  
 آتے ہیں اکثر دیکھا ہے کہ ہندوستانی یورپین کی ملاقات  
 میں بہت اصرار کرتے ہیں اور ایسا تنگ کرتے ہیں کہ آخر انکو  
 بد اخلاقی کرنی ہوتی ہے اور یہ خود شرمندہ ہو کر پھرتے ہیں ایک  
 میں ایک صاحب کی ملاقات کو گیا صاحب نے مہربانی سے  
 بلالیا دو چار ہی باتیں ہوئیں تھیں کہ چہرہ اسی نے زبانی عرض کی

کہ فلان بابو صاحب بھی حاضر ہیں صاحب نے فرمایا کہ ہوت  
 فرصت نہیں ہے تھوڑی دیر کے بعد پھر اوسنے آکر عرض کی  
 کہ بابو صاحب کہتے ہیں کہ اس وقت ضرورت ہے اور ہم ابھی  
 گانون پر سے چلے آئے ہیں یہ سنکے صاحب کو کچھ غصہ آیا  
 لیکن اپنے اخلاق سے پھر بھی یہی فرمایا کہ آج ہم ملاقات نہیں  
 کر سکتے اسپر بھی اونکو چین نہوا پھر اونہوں نے کسی طرح سے  
 چیراسی کو بھیجا اوس کمبخت چیراسی کی شامت آئی اوس نے  
 پھر آکر التماس کیا کہ بابو صاحب کہتے ہیں کہ پھر کس دن ہم حاضر  
 ہوں اس بات پر صاحب کا منہ غصہ سے سرخ ہو گیا لیکن  
 نہایت مترحم اور متحمل تعلیم یافتہ تھے ضبط کر کے چیراسی سے  
 اسی قدر فرمایا کہ تو سامنے سے چلا جا وہ چیراسی مارے خوف کے  
 شاید پھر بابو صاحب کے پاس نہیں گیا اور یہاں اس بے لطفی  
 کے ساتھ تھوڑی دیر تک ملاقات رہی جب میں رخصت ہو کر  
 باہر آیا تو دیکھا صاحب کی جوڑی تیار ہے اور بابو صاحب بھی  
 چیراسی کے منتظر ہیں اسی عرصہ میں صاحب بھی نکل آئے  
 بگھی پر سوار ہوتے ہی تھے کہ بابو صاحب نے دوڑ کر سلام کیا  
 لکہ کہ کہنے نہ پائے اور صاحب سوار ہو گئے اس حکایت پر

غور کرنے سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ملاقات کا ہے کوہی  
زبردستی کی حماقت ہے۔

### محبت

جانتے ہو محبت کیا چیز ہے دنیا میں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت عام  
اپنی مخلوق کے ساتھ ہے اوسکا نام محبت ہے اور محبت کے  
کئی نام ہیں عشق ذوق شوق عنایت شفقت الفت مروت  
خواہش جذب رفق مدارات انس ہمدردی سمجھ لو کہ ب آدمی  
ایک ہی جوہر سے پیدا ہیں اور ایک کو دوسرے سے تعلق ہے  
انکی مثال ایسی ہے جیسے آدمی کے بدن میں ہاتھ پاؤں یا اور اعضا  
اگر آدمی کی ایک اونگلی دکھتی ہے تو سارے بدن کو اوسکے  
تکلیف ہوتی ہے اسی طرح آدمی کی ایذا سے آدمی کو ایذا ہونی  
چاہئے اور اوسکی راحت سے راحت اگر کہیں کہیں اس میں  
زیادتی اور کمی پاتی جاتی ہے تو یہ تعلقات دنیا کے موافق  
ہے مثلاً اگر کسی شخص کو تم تکلیف میں دیکھو تو تمکو اوسکی  
تکلیف سے کم رنج ہوگا بخلاف اسکے کہ تم کسی اپنے دوست کی  
ایذا سے آگاہ ہو تو تمکو اوسکا بہت صدمہ ہوگا یہ بات کچھ  
انسان ہی پر موقوف نہیں ہے بلکہ خالق اکبر نے اپنی رحمت عام

سے جانوروں کو بھی ایسی ہی محبت عنایت فرمائی ہے دیکھو  
 ایک کبوتری دوسری کبوتری کے انڈے کو سیتی ہے اور  
 بچے نکال کر پرورش کرتی ہے ایک جانور کو ستاؤ تو سب  
 پریشان ہو جاتے ہیں افسوس ہے اون لوگوں پر جو آدمی کو  
 تکلیف دیتے ہیں یا جان سے مار ڈالتے ہیں لازم ہے کہ آدمی  
 کی راحت دیکھ کر خوش اور تکلیف دیکھ کر غمگین ہو جان تک  
 تم سے ہو سکے ہر شخص کے ساتھ نیکی کرو اور کسی کو کسی طرح کی  
 ایذا نہ دو سب سے زیادہ اپنے بھائیوں اور عزیزوں کے ساتھ  
 تواضع اور محبت سے پیش آؤ کسی کو اپنا دشمن نہ بناؤ اور  
 دوستی کے بھی معنی سمجھو

### دوستی

تم اگر کسی کے دشمن نہیں ہو تو سب تمہارے دوست ہیں  
 یہاں تک کہ جانور بھی تم کو ایذا نہیں دے سکتے بھڑیا شہد کی  
 مکھی جب کو زنبور کہتے ہیں جب اس کو مارنے کا قصد نہ کرے  
 ہرگز تم کو نہ کاٹے گی غرض اس بیان سے یہ نہیں ہے کہ تم براہ  
 محبت شیر کے پنجرے میں یا تھوڑا لدو یا سانپ کو پکڑ لو بلکہ اس  
 سے مقصود یہ ہے کہ جس سے محبت کرو گے یقین ہے کہ

وہ بھی تم سے محبت کرے اور تمہارا دوست ہو جائے

نکاح

دانشمندی یہ ہے کہ جب تک تمکو تحصیل علم سے فراغت نہو اپنی شادی نہ کرو جب تمہاری شادی ہو جائے تو اپنے بال بچوں کا بوجھ مان باپ پر نہ ڈالو خود اذنی خبر لو عورتوں کی تعلیم میں کوشش کرو اگر تمہاری بی بی اپنے بزرگوں کی غفلت سے پڑھی لکھی نہو تو تمکو لازم ہے کہ اوسکو اسقدر پڑھا دو کہ وہ مسئلہ مسائل کی کتابیں جو اردو زبان میں ہیں بخوبی پڑھ لے اور انتظام خانہ داری کے لئے کچھ حساب بھی سکھا دو تاکہ تمہاری زندگی آرام سے بسر ہو اور تمہارا دل بہ سبب جاہل ہونے عورت کے نفرت بھی نہ کرے اور ایک بی بی کی زندگی میں دوسرا نکاح نہ کرو کیونکہ حسن معاشرت اور اطمینان دلی باقی نہیں رہتا ہے اور دوسرا نکاح کرنا خود اپنے اوپر اور اپنی بی بی پر بہت ظلم کرنا ہے اگرچہ شرعاً جائز ہے لیکن خدا نے عدالت کی نہایت عمدہ شرط کی ہے اسکی پوری پوری تعمیل معمولی بات نہیں ہے پھر اگر تم نے عدالت نہ کی تو خدائی مواخذہ جدا سر پر رہا اور ہر روز کی کوفت الگ ہوتی

خانہ داری

اپنے گھر کا انتظام ایسا کرو جیسے کوئی بادشاہ اپنے ملک کا  
 انتظام کرتا ہے اگر بی بی تمھاری سمجھ دار ہے اور سلیقہ مند تو  
 جو کچھ تمھاری آمدنی ہے سب اوسکے حوالے کرو کہ وہ کل انتظام  
 گھر کا تمھاری مرضی کے موافق کر لگی اور تمھارا ایک پیسہ بھی نقصان  
 نہوئے دیگی لیکن اگر اوسکو عقل نہیں ہے یا فضول خرچ ہے  
 تو بقدر مناسب اوسکے چھوٹے بچوں کی پرورش اور آسائش  
 کی واسطے دریاہ مقرر کر دو اور اوسکو کسی طرح کی ایذا یا تکلیف  
 نہ دو کیونکہ وہ دنیا میں سب سے زیادہ تمھاری انیس  
 اور ہمد ہے تنبیہ بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ شادی کرنے  
 کے بعد آدمی اپنی مان باپ کی خدمت کو بھول جاتا ہے  
 لیکن جو سمجھ دار اور سعادتمند رہیں وہ بعد شادی کے  
 زیادہ تر اطاعت اور فرمان برداری مان باپ کی کرتے ہیں  
 اور اونکو کسی وجہ سے تکلیف نہیں دیتے تمھاری حیثیت  
 اور مقدور کے موافق تمکو اس باب اور چیزیں بھی چاہئیں اور  
 اونکی احتیاط بھی تم پر لازم ہے

اولاد

اولاد اگر نیک ہے تو سبحان اللہ یہ بہت بڑی دولت ہے

ہر کام کے واسطے تدبیر ضرور ہے اولاد کے بہتر رہنے کی تدبیر  
 اونکی تعلیم ہے جو اونکے مان باپ کے اختیار میں ہے عقل  
 اور عمدہ خیالات لڑکوں میں جب ہی ہوتے ہیں کہ جب  
 اونکی تعلیم ابتدا ہی سے اچھی کی جائے ہندوستان کے لڑکے  
 اکثر جاہل رہ جاتے ہیں اور اون کی عادتیں خراب ہو جاتی  
 ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ بچپن سے اونکے مان باپ کی  
 محبت اونھیں بگاڑ دیتی ہے چھوٹی عمر میں مان باپ کے  
 لاڈلے ہوتے ہیں کھیل کود میں مصروف رہتے ہیں پڑھنے  
 لکھنے سے بھاگتے ہیں مان باپ اونکے ناز اوٹھاتے ہیں  
 اور اونکی حرکتوں سے خوش ہوتے ہیں یوں ہی اون کی  
 خصلتیں بگڑتے بگڑتے اس درجہ تک پہنچ جاتی ہیں کہ پھر  
 اونکا سنبھلنا دشوار ہوتا ہے جب وہ لڑکے جوان ہوتے ہیں  
 تو دو حالتیں اونکی ہوتی ہیں اگر غریب ہیں تو اونکی بے ہنری  
 اونکے خیالات اون سے چوری کر اتے ہیں جو اکھلواتے ہیں  
 اور اگر امیر ہیں تو اپنے مان باپ کی دولت پر قابض ہوتے  
 ہیں اوس وقت زمانہ کی بری ہوا اونکو اور بھی لے اورتی  
 ہے ایک تو وہ پہلے ہی سے بگڑے ہوئے تھے دوسرے

مفت کا مال ہاتھ لگا تیسرے خود مختار ہوئے چوتھے  
 دو چار شہدے کچے یا رہوے پھر دنیا بھر کی بری باتیں ہونے  
 لگیں بچپن تو مان باپ کے لاد پیار نے کھو یا جوانی یون برباد  
 ہوئی جب وہ دولت صرف ہو گئی بھیک مانگنے لگے پس  
 لازم ہے کہ اولاد سے زیادہ محبت نہ رکھو اور اونکی سبب  
 ناز برداری نہ کرو کہ اونکے حق میں سہم ہے

### اولاد کی تعلیم

جب تمہارا لڑکا پانچ برس کا ہو تو اوسکو پڑھنے بٹھاؤ لیکن  
 اوسکے مکتب کے نام سے اپنا حوصلہ نہ نکالو کہ یہ بڑی حماقت  
 ہے اوسی روپیہ کو تعلیم اور تربیت میں لڑکے کی خرچ کرو۔  
 جس دن تم اپنے لڑکے کو پڑھنے کے لیے بٹھاتے ہو وہ پہلا دن  
 تعلیم کا ہے یہ دن مبارک اسیلئے ہے کہ ایک خوشی کے انیوا  
 دین کی خبر دیتا ہے۔ بشرطیکہ تمہاری دلی توجہ اور پڑھنے والے کا  
 شوق استقلال کے ساتھ قائم رہے یہ وہ دن ہے کہ تم ایک  
 امید کا بیج بوسے ہو اسکا بار و زار و رتیاں ہونا تمہارے فرزند کو  
 بکار آمد علوم مروجہ زمانہ کا حاصل ہو جائے یہ وہ دن ہے  
 کہ تم نے اپنے خاندان کے نام و نشان کو بلند کرنے کا قصد کیا ہے

پس ایسے دن کا شکر یہ ہے کہ موافق اپنے مقدور اور جوصلے کے  
 دس بیس پچاس سو دو سو پانسو ہزار جس قدر تمکو توفیق ہو  
 کبھی مدرسہ میں نقد بھیج دو کہ غریب طالب علموں کے پڑھنے  
 لکھنے کی چیزوں میں خرچ کئے جائیں روپیہ کو موقع اور محل پر  
 خرچ کرنا دانشمندی ہے پس مکتب کے دن مدرسہ میں روپیہ کا  
 بھیجنا دانشمندی کی بات ہے اور مٹھانی تقسیم کرنا عوام کا فعل  
 ہے تعلیم کے واسطے ابتدا ہی سے ایک معلم ذی استعداد و لائق  
 اور ہوشیار زیادہ مشاہرے کا نوکر رکھو جو لڑکے کے دل میں  
 پڑھنے کا شوق پیدا کر دے۔ اچھی باتوں کے سیکھنے کی طرقت  
 رغبت دلائے کھیل میں بھی کام کی باتیں بتائے حرف شناسی  
 کے بعد اپنی ملکی زبان میں ایسی کتابیں پڑھانی چاہئے جن سے  
 پڑھنے کی مہارت بھی ہوتی جائے اور مفید باتیں بھی معلوم ہوں  
 تمکو چاہئے کہ ہفتے میں کم سے کم تین مرتبہ لڑکے کا امتحان لو اور  
 اس وقت کے مناسب انعام و وجب اسکی استعداد کچھ درست  
 ہو جائے تو ہفتے میں ایک بار امتحان لیا کرو۔ ہمیشہ لڑکے کی  
 ہمت کو بڑھاتے رہو جو باتیں زبانی بتائی جائیں (جس کا ذکر علم  
 کے بیان میں ہو چکا ہے) اونکو ہمیشہ پوچھ لیا کرو۔ اس حاصل

جب تمہارا لڑکا اردو کی دو چار مفید کتابیں قرآن مجید با ترجمہ نہایت  
 صحت کے ساتھ فارسی میں گلستان سعدی کا آٹھواں اور پہلا  
 باب سمجھ کر پڑھ لے فارسی سے اردو میں اور اردو سے فارسی میں  
 ترجمہ کرنے لگے عربی کے جملوں میں فعل فاعل مفعول بہ مفعول فیہ  
 مفعول مطلق ظرف زمان ظرف مکان جار مجرور وغیرہ بتانے لگے  
 حساب میں اربعہ تناسبہ تک سمجھ کر سیکھ لے انگریزی کی دو تین  
 کتابیں چھوٹی چھوٹی پڑھ لے کچھ انگریزی لکھنے بھی لگے پھر سرکاری  
 اسکول میں داخل کر دو اس عرصہ میں تمہارے لڑکے کی عمر دس  
 برس کی ہو جائیگی اور جس قدر باتیں اوپر بیان کی گئی ہیں سب بخوبی  
 آجائیگی البتہ تمہاری دلی توجہ پڑھانے والے کی لیاقت اور بہتر  
 طریقہ تعلیم شرط ہے سرکاری اسکولوں میں نہایت عمدہ تعلیم  
 ہوتی ہے ہرگز ایسی تعلیم گھر میں ممکن نہیں جب لڑکا اسکول میں  
 داخل ہو اس وقت میں ایک انگریزی دان کا نوکر رہنا ضرور  
 ہے اسکول کے پڑھے ہوئے سبق کو بخوبی یاد کرانے اور انگریزی  
 میں گفتگو کی مشق اور بہت سے امورات میں انگریزی دان معلم  
 سے مدد ملے گی اس خرچ میں ہرگز کوتاہی نہ کرو تعلیم کے متعلق جتنا  
 خرچ کرو گے فائدہ سے خالی نہیں لڑکوں کے پڑھنے لکھنے کی

خیرین اونکی خواہش اور حاجت سے زیادہ موجود کر دو عہد  
 تعلیم دینے کو مثل اون ضروریات کے جانو جن سے بقا زندگی  
 ہے جیسے کھانا پینا ہوا سونا جاگنا بول و ہزار بقا زندگی کے  
 لئے ضروری ہے اوسیطح علوم مروجہ زمانہ کا حاصل کرنا بھی  
 انسان کی بقا زندگی کے لئے لازم اور ضروری سمجھا گیا ہے  
 بے علم بھی جیتے ہیں مگر مثل ابا ج اور مفلوج کے پھر کیا ایسوں  
 کی زندگی کو زندگی کہینگے یہ تو مرنے سے بدتر ہے کہ نہ نعمت  
 دنیا سے اونہیں کچھ حاصل نہ زندگی کا کچھ لطف اسلئے ہر انسان کو  
 لازم ہے کہ اپنی اولاد کی عمدہ تعلیم دینے میں کوشش کرے  
 اور سرکار ملکہ معظمہ خلد اللہ ملکہا کی عملداری میں آزادی اور علم کی  
 قدر والی اور رعیت پروری کو بہت غنیمت سمجھے جس طرح  
 لڑکوں کی تعلیم ضروری اور واجبات سے ہے اوسیطح لڑکیوں کو  
 اس قدر پڑھانا لکھانا نہایت ضرور ہے کہ وہ اپنے روزمرہ کے  
 خرچ اخراجات کو لکھ پڑھ لیں چھوٹی چھوٹی اردو کی کتابیں ٹھیک  
 اپنی شرع کی ضروری باتوں سے واقف ہو جائیں یہود و رسومات  
 کی پابندی چھوڑیں ضروری خرچ اور یہودہ خرچ کو سمجھ لیں۔  
 عورتوں کی جہالت سے بڑا نقصان ہوتا ہے۔ مگر کوئی نہیں سمجھتا

ہندوستان میں ترقی اوسوقت شروع ہوگی جب اہل ہند  
لڑکیوں کی تعلیم کی طرف متوجہ ہونگے ہندوستان کی عورتیں  
مردوں کی غفلت سے اسطرح زندگی کے دن کا ٹٹی ہیں  
جس طرح بے ہاتھ پانوں والا اندھا اور بہرا بچہ سمجھتا ہے  
کہ جس قدر اوس پر بیان کیا گیا ہے اوس قدر عورتوں کو ضرور پڑھا  
اور اتنا پڑھا دینا کچھ مشکل نہیں ہے۔

### تربیت

تربیت تعلیم سے بھی مقدم اور ضروری ہے اسلیئے چاہئے  
کہ جب بچے بولنا شروع کریں اوس وقت سے اس بات کا  
خیال رکھا جائے کہ نامذہب الفاظ بچوں کی زبان پر نہ آئیں  
اکثر مائیں نوکر بچوں کو چھڑکراونکی سخت زبانی سے خوش  
ہوتے ہیں اور مان باپ بھی محبت سے کچھ خیال نہیں کرتے  
اور بچوں کی زبان گالی اور سخت کلامی کی خوگر ہوتی جاتی ہے  
کسی قدر سمجھ کے درست ہونے پر بزرگوں کے سامنے  
اونکے خوف و لحاظ سے نامذہب لفظ نہیں بولتے ہیں مگر  
جب زبان غیر مذہب الفاظ کی عادی ہو چکی تو بڑے ہونے پر  
اونہیں لفظوں کی مشافی نوکرون اور غریب مزدورون پر ہوا کرتی

ہے تم اگر تعظیم کے الفاظ سے چھوٹوں کو مخاطب کرو گے تو اس  
 سے تمہاری بزرگی میں کوئی نقصان نہیں آئیگا مگر نفع یہ ہے  
 کہ وہ تربیت پائینگے بڑوں کی تعظیم برابر والوں کے ساتھ محبت  
 اور اخلاق کا برتاؤ چھوٹوں پر رعایت اور رحم کر نیکی تعلیم بچپن ہی  
 سے کرنی چاہئے جو کھیل لڑکوں کے لئے نافع اور جائز ہوں  
 وہ سب تمہارے سامنے کھیلنے کے وقت کھیلین اور جو ناجائز  
 اور مضر ہیں وہ نہ تمہارے سامنے کھیلین نہ پیٹ پیچھے لڑکوں کو  
 تمہارا خوف اتنا نہیں ہونا چاہئے کہ تمہاری صورت دیکھ کر اس  
 باختہ ہو جائیں نہ اتنا شوخ کر دو کہ تمہارے روبرو بدتمیز اور  
 بے تہذیب باتیں کریں نہ درشتی و نرمی بہم در یہ بہت  
 چورگ زن کہ جراج و مرہم نہ بہت بہ پہلی صورت میں نقصان  
 یہ ہے کہ لڑکے تمہاری صحبت سے بھاگینگے تم سے چھپ کر  
 نوکرون میں بیٹھینگے بے ضرورت حقہ پینگے اونہیں کے  
 افعال و اقوال اختیار کریں گے اور دوسری صورت میں یہ خرابی  
 ہے کہ بڑے ہونے پر تمہارے ہی ساتھ اسی حالت کا بیچو  
 رہ جانا ممکن ہے رشتہ کے بزرگوں اور برابر والوں کے ساتھ  
 پوچھتا ہے۔ تم اپنے لڑکوں کی تعلیم کے لئے کیا کرتا ہے گو قوم

اوسکی سمجھے یا نہ سمجھے علم ہی کی بدولت انسان کی عزت روز بروز  
 زیادہ ہوتی ہے عمل جب تنہ علم حاصل کیا تو لازم ہے کہ  
 اوسپر عمل بھی کرو تا کہ اوس علم سے تمکو بھی فائدہ ہو اور دوسرے  
 بھی نفع اوٹھائیں کیونکہ علم بغیر عمل کے کسی کام کا نہیں ہے اگر  
 دین کا علم حاصل کیا اور موافق اپنے مذہب کے احکام بجا نہ لائے  
 تو تمکو علم دین حاصل کرنے کا کیا نفع ہوا اور دوسروں کو کیا فائدہ  
 پہونچا تنہ اگر دنیاوی علوم حاصل کیئے اور اوسکی قوت سے  
 عمدہ عمدہ باتیں کام کی نہ نکالیں جس سے ہر ایک کو فائدہ آسانی  
 آرام حاصل ہو تو تمکو علم کا کیا نتیجہ ملا تاریخ کے پڑھنے سے معلوم  
 ہو گا کہ جلال الدین محمد اکبر شاہ کے وقت میں ڈاک کا کچھ انتظام  
 ہوا تھا وہ بھی اسطرح پر کہ پانچ پانچ کوس پر گھوڑے کی چوکیاں  
 بٹھائی گئی تھیں اور سوار معین تھے اس ذریعہ سے دو سو کوس  
 کی خبر بادشاہ کو چار روز میں پہونچ جاتی تھی یہ بات اکبر کی عمدہ ترین  
 کاموں میں سے ہے اب ڈاک کے انتظام کو دیکھو کہ ہر ادسے اور  
 اعلیٰ کو سرکاری ڈاک سے کس قدر فائدہ آسانی آرام حاصل ہے  
 اور سرکار کو بھی نفع ہے اکبر کو اپنی ڈاک سے خود ہی نفع تھا اور وقت  
 میں بغیر قاصد بھیجے اور روپیہ خرچ کیئے ہوئے کسی کو کسی کی خبر معلوم

نہیں ہوتی تھی اب آدھ آسنے میں جہاں چاہو خط بھیج دو بے تردد مکتوب  
 کو پہنچ جائیگا تھوڑے دنوں سے اور بھی زیادہ آسانی ہو گئی ہے  
 کہ ایک پیسے میں بھی تھوڑا حال معلوم ہو سکتا ہے ممکن ہے کہ اس سے  
 بھی زیادہ ہر ایک بات میں آسانی ہو جائے کیونکہ زمانہ ہر وقت ترقی  
 کر رہا ہے تھوڑے عرصہ کی بات ہے کہ سرکاری ڈاک میں یہ انتظام  
 نہ تھا اب پہلے کی نسبت بہت آسانی ہو گئی اس زمانہ میں دوسو  
 کوس کی خبر چار روز میں بادشاہ کو پہنچتی تھی اور اس زمانہ میں  
 تار برقی کے ذریعہ سے ہزار کوس کی خبر چار گھنٹے میں ہر شخص کو مل  
 سکتی ہے ریل سے سفر کس قدر آسان ہو گیا چیزوں کو دیکھو کتنی افراط  
 سے بنتے لگیں یہ کپڑے جو اس وقت کل کے ذریعہ سے بنے جاتے  
 ہیں پہلے کہاں سیرتھے یہ چھاپہ کہاں تھا اسکے وجہ سے وہ کتابیں  
 جو سو اے شاہی کتب خانہ کے اور کمین مل نہیں سکتی تھیں اب  
 وہی کتابیں فقیر کے پاس موجود ہیں سب چیزوں کا یہی حال ہے  
 گھڑی چاقو بگی فٹن الماری لمپ کنول جھاڑ چربی کی بتی کا غد  
 وغیرہ کس کس چیز کو لکھوں پہلے ان چیزوں کا نام ہی کوئی نہیں  
 جانتا تھا اور اب کس افراط سے دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں یہ سب جلوہ  
 علم اور عمل کا ہے اگر یورپ والے بھی علم حاصل کر کے ہندوستان میں



تندرستی نہ تو انسان سے کوئی کام نہیں ہو سکتا ہے اس لیے  
 چاہئے کہ جن امور سے تندرستی قائم رہ سکے انکو آدمی اختیار  
 کرے روزانہ سویرے اٹھنا ضروریات سے فرصت کر کے  
 محفوظ جگہ میں سرد پانی سے نہانا صاف قمیص کا پہنا کچھ صابانی  
 محنت کر لینا پھر جائے کے ساتھ مختصر سی غذا کر لینا جب خوب  
 ہو کہ معلوم ہو تو جس قدر رکھا سکتا ہے اوس سے کم کھانا ہلکی لطیف  
 غذا کا کھانا پانی صاف کیا ہو اکم پینا مکان کا صاف رکھنا پانچانہ  
 اور بدر رو کا نہایت صاف رکھنا کہ بدبو نہ ہو دھوئیں غبار سے  
 بچنا ہو اسے بدن کو بچانا علی الخصوص برسات میں یا جب  
 پانی برس کر سرد ہوا چلتی ہے اوس سے زیادہ احتیاط کرنا  
 موٹے کپڑے کا پہنا تاکہ ہو اسے بدن محفوظ رہے چست لباس کا  
 پہنا اس سے بھی وہی فائدہ ہے نشہ کی چیزوں سے پرہیز کرنا  
 شہم سے احتیاط کرنا پاؤں کو پاتا بہ سے گرم رکھنا آٹھویں دن  
 ناخون کا کٹوانا چھوٹے چھوٹے بال سر میں رکھنا یہ سب امور  
 باعث تندرستی ہیں شب کو صاف روشنی میں بیٹھنے سے  
 خیالات عالی ہوتے ہیں عقل کی تیزی بڑھتی ہے اندھیرے اور  
 دھونڈھلی روشنی سے عقل کند ہوتی ہے۔

زیادہ تر سینہ کو واسے  
 بچانا چاہئے

سکھانے ناخن پاؤں میں  
 رکھنا چاہئے

## اولاد کی شادی

بلوغ سے پہلے ہرگز شادی نہیں کرنی چاہئے لڑکی کی شادی جس سے کرنا چاہئے ہو اس کی شرافت (یعنی قابلیت اور نیک چال چلن) کا دیکھنا ضرور ہے تاکہ آئندہ افسوس نہ کرنا پڑے شادی میں فضول خرچ نہ کرو اس کے بدلے اپنی اولاد کو نقد حوالہ کر دو کہ اس کے کام آئے اگر تم کو مقدور کم ہے تو بھی قرض نہ لو جب قدر تمہارے پاس ہے اویس میں انجام کر دو حوصلہ دہن تک کرو جہاں تک تم کو قدرت ہے اپنے مقدور سے زیادہ خرچ کرنا نام آوری نہیں ہے بڑی نادانی ہے قرض لیکر ناچ برات اور دعوت میں خرچ کر نیوالے کو عالی حوصلہ نہیں کہتے ہیں ایسوں کو نا عاقبت اندیش کہنا چاہئے (جس کا ترجمہ نادان اور احمق ہے) عالی حوصلہ وہ ہے جو شادی کرنے میں قرض دار نہ ہو جائے لڑکوں کی شادی اس وقت ہونی بہتر ہے جب وہ اچھی طرح سے علم حاصل کر لیں اور نہایت عمدہ بات سمجھتے کہ وہ اپنی شادی میں اپنی کمائی سے خرچ کریں ہر حال میں فضول خرچ سے بچنا انسان کے لئے نہایت ضرور اور لازم ہے۔

انتظام معاش

دنیا میں آدمی کے لئے اطمینان کی چیز معاش اور ملکیت ہے  
 جسکے پاس ایک گانون ہے وہ اوس گانون کا راجا ہے بشرطیکہ  
 خوش انتظام اور ایمان دار ہو ملکیت خواہ سیر ہو یا ٹھیکہ اوسکا  
 انتظام بہت اچھی طرح سے خود کرو نو کروں کے حوالے نہ کرو  
 کیونکہ جو درد اوسکا تنکو ہوگا ویسا تمہارے ملازمین کو نہیں ہو سکتا  
 لیکن دنیا کا کل کاروبار اعتماد پر ہے یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی  
 ملازم تمہارا نہایت خیر خواہ ہو اور تم کسی وجہ سے اپنے مکان پر  
 نہیں رہ سکتے ہو تو انتظام معاش اوس ملازم معتمد کے اختیار میں  
 رکھ سکتے ہو مگر اوسکی نگرانی ہمیشہ اپنے اوپر واجب جانو مالگذاری  
 سرکار ہر قسط پر سب سے پہلے داخل کرنی چاہئے ایسا نہ ہو کہ  
 جو آمدنی ہو وہ خرچ ہوتی جائے اور مالگذاری دیتے وقت جہاں  
 سے قرض لینے کی نوبت آئے یہ نہایت بد انتظامی اور ذلت  
 کی بات ہے اسی لئے لازم ہے کہ آمدنی کو ضروری باتوں میں  
 خرچ کرو اور ہر مہینے میں کچھ جمع بھی کرتے جاؤ جب ملکیت کی مالگذاری  
 قرض کر کے دی گئی تو پھر سمجھ لو کہ وہ معاش تمہاری نہیں ہے  
 اگر ٹھیکہ دار قدیم ہے اور مالگذاری ہمیشہ ادا کرتا آیا ہے تو دوسرے  
 سے کچھ کم کر کے اوسی کے ساتھ بندوبست کرو اپنی رعایا کو بچا

طرح کا ظلم نہ کرو اور نہ اپنے ملازمین کا ظلم اونپر ہونے دو ہر سال  
 ایک مرتبہ اپنے کل دیہات پر گشت کے واسطے جاؤ اگر زیادہ  
 معاش ہے تو انتظام بھی بڑا ہو گا ایسی صورت میں ملازمین معتبر  
 تحصیل اور انتظام دیہات کے واسطے مقرر کرو کوئی ملکیت بغیر  
 سمجھے ہوئے مول نہ لو اور نہ زبردستی خرید کرو اگر متعلق معاش  
 کے کوئی مقدمہ دایر ہو تو حتی الوسع صلح کر لو اگر کچھ خسارہ بھی تمہارا  
 ہو تو بھی اسے گوارا کر لو کیونکہ لطافتی سے صلح بہتر ہے اپنے متین  
 اور اپنی ملکیت کو ایسا صاف رکھو کہ تم پر خواہ تمہاری معاش پر  
 ایک پیسہ قرض نہ ہونے پائے کیونکہ لاکھ روپے کی معاش وٹل  
 روپے کی اجرائیڈگری میں کوڑیوں کے مول نیلام ہو سکتی ہے  
 اور قرض کے سبب سے بڑے بڑے زمیندار تباہ ہو گئے ہیں  
**جمع و خرچ**

جس قدر تمہاری آمدنی ہو اس کا آدھا جمع رکھو اور آدھا اپنے اور اپنے  
 کل متعلقان کی ضروریات میں خرچ کرو آمدنی سے غرض یہ ہے کہ  
 کہ جس قدر سال بھر میں از روے حساب کے تمہارا ہو وہی تمہاری  
 آمدنی ہے مثلاً تمہارا ایک گائون ہے جسکی چار ہزار روپے کی  
 ضرورت ہے اس میں سے ایک ہزار ستر کار کی مالگذاری دیجاتی ہے

اور پچاس روپے انکم ٹیکس ادا کرنا ہوتا ہے ڈیڑھ سو روپے سال  
 نوکروں کا در ماہہ دینا پڑتا ہے اسکے بعد اب تک دو ہزار آٹھ سو  
 روپے بچے بس یہی سال بھر کی تنھاری آمدنی ہوتی اسپین سے تم  
 ایک ہزار اور چار سو روپے اپنے اور اپنی خانہ داری کے انتظام میں  
 خرچ کرو اور باقی کو جمع رکھو کہ وہ بضرورت شدید تنھارے کام آئے  
 یہی انتظام کھیتی خواہ تجارت خواہ نوکری ہو سب میں چاہیے حساب  
 ایک ایک پیسے کا لکھو اور ایسا صاف اور درست لکھو کہ کچھ فرق  
 نہونے پائے \*

### کھیتی

زمیندار جسکی کچھ کھیتی بھی ہے وہ سب سے زیادہ آسودہ اور  
 مرفہ الحال ہے ہر قسم کا غلہ دودھ دہی گھی افراط سے اوسکے پاس  
 موجود رہتا ہے کسی چیز کی کچھ کمی نہیں انتظام عالم کے سبب سے  
 بادشاہ امیر غریب فقیر سب اوسی کے محتاج ہیں کاشتکاری  
 کے قاعدے بہت ہیں منجملہ اونکے ایک یہ بات ہے کہ سو بیگمہ  
 کھیت کے واسطے چار ہل اور ایک ہل کیواسطے چھ ہل چاہیں  
 دوسرے یہ کہ وقت پر فصل کی چیز بونی جائے اور اوسکی حفاظت کی جائے  
 بعد اوسکے خدا کی عنایت کا امیدوار رہیے۔

## تجارت

کمیتی کے بعد عمدہ چیز تجارت ہے چند آدمیوں کی شرکت سے جو تجارت ہوتی ہے اسکو بشرط دیانت بہت جلد ترقی ہوتی ہے اور اگر ایک آدمی چاہے کہ تجارت کو رونق دے تو یہ بات مشکل ہے بہر حال جب دس ہزار روپے پاس ہوں تو پانچ ہزار روپے سے تجارت شروع کرنی چاہئے عمدہ قاعدے تجارت کے یہ ہیں کہ کم نفع کو نفع اور زیادہ نفع کو ضرر سمجھے دوسرے یہ کہ جس قدر اصل اور نفع ہو اوسمیں سے کچھ خرچ کرے کہ آئندہ اوسکا نفع اور نقصان معلوم ہو تیسرے یہ کہ جسکو قرض دے اوس سے اپنے حساب کی کتاب پر یقید تاریخ دستخط ہوا لے چوتھے یہ کہ جھوٹے نہ بولے اور جس سے جو وعدہ کرے اسکو پورا کرے کیونکہ تجارت کا کارخانہ محض راستی ایمان داری اور وعدہ پر جاری ہے جسے ان اصول کے خلاف کیا وہ خراب ہوا

## توکل

توکل کے معنی لغت میں اپنی عاجزی کا قائل ہو کر دوسرے پر بھروسہ کرنا ہے لیکن جو معنی شرعاً دعواً عمل کرنے کے لائق ہیں وہ یہ ہیں کہ اپنے سب کاموں کو اپنے خالق کے سپرد کرنا اوسی کی ذات پر

ہر کام میں اعتماد کرنا اور بغیر توفیق خداوندی اپنے تئیں ہر کام میں  
 عاجز سمجھنا پس شکوہ بھی ایسا ہی توکل کرنا چاہئے یہ ہیں کہ کابلون  
 کی طرح ہاتھ پائون توڑ کر بیٹھ رہو اور توکل کے نام کو بھی خراب  
 کرو اس زمانہ کے لوگوں نے توکل کے یہ معنی سمجھے ہیں کہ  
 اپنے تئیں لو لے لنگڑے اپاہج کی طرح عاجز بنا کر ڈال دینا اور  
 اس بات کا متوقع رہنا کہ آسمان سے روزی ہمارے حلق میں  
 ٹپک پڑے گی اگر توکل کے یہی معنی سمجھے جائیں جس میں آدمی پتھر اور  
 دیوار کی طرح بن جاتا ہے تو خداے پاک کے اکثر افعال کی تکذیب  
 لازم آتی ہے اللہ تعالیٰ نے اس عالم میں کسی چیز کو بیکار نہیں  
 پیدا کیا جیسے ہاتھ پائون انگٹھ کان حواس ظاہری و باطنی سوا  
 انکے اور صد ہا قوتیں عطا کی ہیں اور ہر ایک کو ایک معین کام  
 کے واسطے مقرر فرما دیا ہے پس ان نعمتوں کو خدا کی معطل  
 کر کے کام میں نہ لانا صاف صاف خدا کی ناشکری کرنا ہے  
 جو لوگ دنیا میں اس کے اسباب کے حاصل کرنے کی فکر نہیں کرتے  
 اور دن رات بیکار پڑے رہتے ہیں شیطان طرح طرح کے وسوسے  
 انکے دل میں ڈالتا ہے فریب دیکر گمراہ کرتا ہے لطف یہ ہے  
 کہ اگر کوئی انکو سمجھاتا ہے اور کام کی بات بتلاتا ہے تو کہتے ہیں

کہ میان اپنا تو خدا پر توکل ہے سبحان اللہ کیا اچھا توکل ہے ایسے  
لوگوں کے مناسب حال دو کا ہون کی وہ مشہور نقل ہے جو سر راہ  
ایک گور کے درخت کے نیچے پڑے ہوئے تھے خدا سب کو  
اس قسم کی کاہلی سے بچائے۔

### تدبیر

قانون قدرت الہی کا یہ عام قاعدہ ہے کہ ہر چیز کے ہونے کے  
لیے پہلے اس سے اوں چیزوں کا ہونا ضرور ہے جو اس  
چیز کے ہونے کے لیے ضروری سبب ہیں کوئی شے ہو خارج  
یا ذہنی اس قاعدہ سے مستثنیٰ نہیں ہے جتنی چیزیں دیکھتے ہو  
اون میں ایک بھی ایسی نہیں جو بغیر اون چیزوں کے ہو گئی ہو  
جو اس کے ہونے کے واسطے مقدم ہیں جتنے خیالات ذہن میں  
گزرے ہیں اون میں کوئی بھی ایسا نہیں جس کے پہلے وہ باتین  
ذہن نشین نہ ہو جاتی ہوں جو اون خیالات کے پیدا ہونیکے لیے  
عادتاً ضروری ہوں پس ہر چیز کے حاصل کرنے کے لئے اون  
چیزوں کا پہلے مہیا کرنا جو اس کے لئے بطور آلات اور اسباب کے  
ضروری ہیں اس کا نام تدبیر ہے۔

امید

یہ وہ چیز ہے کہ تدبیر کرنے کے بعد پیدا ہوتی ہے یعنی کسی چیز کے حاصل کرنے کے لیے اس چیز کے اسباب مہیا کرنے کے بعد اس چیز کے حاصل ہونے کی توقع کرنا اس کا نام امید ہے لیکن جو چیزیں کسی چیز کے ہونے کی اصلی سبب نہ ہوں اور نہ اسے اس شے کی امید کرنا تدبیر کی غلطی ہے اور بغیر اسباب کے کسی چیز کے پیدا ہونے کا خیال کرنا نادانی ہے یا بغیر مہیا کرنے اور اسباب کے جو اس چیز کے حاصل کرنے کے واسطے ضروری ہیں اس شے کے حاصل کرنے کی توقع کرنا حماقت ہے ان فقروں کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے۔

### تقدیر

اپنی سمجھ کے موافق جب کل اسباب جمع کئے تو امید بھی پیدا ہوتی اور کسی سبب سے جو انسان کے اختیار سے باہر ہے ایسا اتفاق ہوا کہ وہ چیز جسکی لیے تدبیر کی گئی تھی حاصل نہ ہوئی تو کہا جاسکتا ہے کہ تقدیر موافق نہ ہوئی فائدہ تدبیر امید اور تقدیر ان تینوں چیزوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے ایسا تسلسل اور ارتباط رکھا ہے کہ ایک کو دوسرے سے اور دوسرے کو تیسرے سے تعلق ہے یہ تینوں باتیں بہت عمدہ لکھی گئی ہیں اور تینوں کے

واسطے ایک مثال لکھی جاتی ہے اس مثال کو سمجھ لو گے تو  
 وہ تینوں باتیں بخوبی سمجھ میں آجائیں گی مثال دیکھو ایک ہتھان  
 غلہ پیدا کرنے کے لئے کیا کیا تدبیریں کرتا ہے پہلے وہ اچھی زمین  
 تلاش کرتا ہے جس میں کاشت کاری کی لیاقت ہو پھر اون آلات  
 اور اسباب کو مہیا کرتا ہے جن سے زمین درست کی جاتی ہے  
 پھر زمین کو بمشقت تمام درست کرتا ہے خود رو گھانس اور  
 مضر چیزوں کو زمین سے دور کر کے حسب خواہ بناتا ہے پھر  
 سوچتا ہے کہ کون سی چیز اس زمین میں بونی جائے جس سے  
 لوگوں کی ہستیاج رفع اور مجھے نفع ہو آخر وہ فکر کر کے ایک  
 چیز اختیار کرتا ہے اور اس کے بیج ڈھونڈتا ہے بڑی تلاش  
 سے عمدہ بیج جو سترے گلے نہون سوائی اور ڈیوڑھے دام  
 دیکر خرید کرتا ہے پھر اون بیجوں کو کھیت میں ڈال کر مٹی میں چھپا  
 دیتا ہے او گنے کے بعد اس کی خبر لیتا ہے جو گھانس اوسمیں خود  
 بخود پیدا ہوتی ہے اسے دور کرتا جاتا ہے اور وقتاً فوقتاً  
 اوسمیں پانی دیتا ہے سب سے زیادہ اس وقت حفاظت  
 کرتا ہے جب کہ اوسمیں دانے پیدا ہوتے ہیں جبکہ کھانے کو  
 چڑیوں کے جھنڈ کے جھنڈ آتے ہیں ان امروں کے بعد خدا

اگر اوسکی کھیتی کو آفات ارضی و سماوی سے بچایا تو وہ ایک ایک دانہ کے سو سو اور ہزار ہزار حاصل کرتا ہے اور اپنی کوشش کا ثمرہ پاتا ہے پس ان سب چیزوں کا متیا کرنا اور انتظام کا خیال رکھنا اسی کا نام تدبیر ہے اور بعد اس تدبیر کے پھل پانے کی توقع رکھنا سچی امید ہے اور باوجود اس قدر سعی اور کوشش کے آفت ارضی یا سماوی سے زراعت کا خراب ہو جانا تقدیر کی مخالفت ہے پس لازم ہے کہ تم ہر کام میں تدبیر سے غافل نہ رہو اور بعد تدبیر کے اللہ کے فضل و کرم کے امیدوار رہو ہر وقت اس کے فضل کا بھروسہ رکھو۔

### نوکری

آدنی ترین امر یہ ہے کہ آدمی نوکری کر کے تابعداری اختیار کرے بہر کیف کوئی نوکری ہو انسان کو لازم ہے کہ اپنے آقا یا سرکار کی اطاعت واجب سمجھے اپنے کام ہوشیاری سے موافق قانون اور حکم کے اچھی طرح سے انجام دے جو درماہ مقرر ہے اویسی قناعت کرے رشوت نڈے یہ نہایت چوٹی بات ہے بلکہ ایک طرح کی چوری ہے رشوت لینے والے کی عزت کسی کے دلیں نہیں جیتی ہے نیت کو ہمیشہ درست رکھنے سے مرتبوں کی ترقی ہوتی ہے

آدمی چھوٹے عمدے سے بڑے مرتبے کو پہنچ جاتا ہے اور بد نیت  
ایک نہ ایک دن اپنی نیت کا برا پھل پاتا ہے۔

### وکالت

ہر شخص کو آئین مجاریہ بادشاہ وقت کے موافق کار بند ہونا چاہیے  
پس ضرور ہے کہ ہر فرد بشر قانون سے واقفیت پیدا کرے لیکن  
یہ امر بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ ہر ملک میں رعایا کی ایک سی حالت  
نہیں ہوتی ممکن ہے کہ سرکار کی رعایا میں بعض آدمی قانون سے  
بخوبی واقف ہوں اور بعض نہ ہوں پس دو شخصوں میں اگر کسی قسم کی  
مخالفت پیدا ہو تو اس نزاع کے تصفیہ کے وقت وہ آدمی جو قانون  
سے واقف ہے اپنے طرف ثانی پر ضرور غالب ہوگا اور دوسرا مغلوب  
پس اس بات کی اصلاح اور رعایا کی فلاح کے لیے عقلماند نے ایک  
منصب جلیل اس غرض سے قائم کیا کہ جب آپس میں نزاع واقع ہو تو  
حاکم کے روبرو اس نزاع کے تصفیہ کے واسطے دو منصب دار  
برابر کے اپنے اپنے فریق کی طرف سے مدعا کے ثابت کرنے کے لیے سجدہ  
و دلیلین پیش کریں قانون مجاریہ کی موافقت یا مخالفت پر مباحثہ کریں  
احصا حاصل ہو تو لڑنے جھگڑنے والے ایک دوسرے سے سبب اور  
منصب داروں کے کسی بات میں عاجز نہ رہیں وہ منصب جلیل اور

عمدہ برتر و کالت ہے یہ منصب بشرط لیاقت و حفظ قانون  
 کے سرکار سے اون لوگوں کو عنایت ہوتا ہے جو امتحان میں  
 کامل نکلے ہیں پھر اون لوگوں کو ایسا اقتدار اور اختیار دیا جاتا ہے  
 کہ وہ ہمیشہ آئین کی پابندی کے ساتھ قانون اور معاملات میں  
 مباحثہ کرنے کے مجاز ہوتے ہیں اور جب تک اونکی بحث قانون  
 میں ہو یا واقعات میں (تمام نہیں ہوتی) کوئی حکم مقدمہ کے ختم ہونے کا  
 نہیں دیا جاتا وکلاء کے لئے آزادی بھی ایسی ہے کہ جب اونکی  
 خواہش ہو تو وہ مقدمہ کا مباحثہ اور عدالت کا حاضر ہونا قبول  
 کریں ورنہ وہ کسی طرح مجبور نہیں کیے جاسکتے اعتبار بھی ایسا کہ  
 بعد داخل ہونے اوس وثیقہ کے جسکو وکالت نامہ کہتے ہیں کل کارروائی  
 مقدمہ کی وکیل ہی سے متعلق ہو جاتی ہے اٹھ حاصل حکام اور بادشاہ  
 اور رعایا کے بیچ میں وکیل ایک بڑا واسطہ ہے جسکے سبب سے  
 رعایا کو قوت اور آسودگی حاصل ہوتی ہے اور سرکار کو رعایا کی فلاح  
 کے ساتھ انصاف کرنے میں وکلاء کے سبب سے مدد ملتی ہے  
 قائدہ سوائے شرافت اور دیانت کے اس عمدہ کے لئے چارہائیں  
 ضرور چاہئیں اول یہ کہ آئین اور قانون اچھی طرح سے یاد ہو دوم  
 وجاہت ظاہری و باطنی سے اپنے تئیں رزق برق رکھے سوم

تحریر یعنی اپنے موکل کا کل مطلب بدلائل و براہین بطور مختصر ایسا  
 لکھے کہ طرفین کو جواب اور اسکا مشکل ہو جائے چارم تقریر کہ نہایت  
 شایستگی اور متانت سے ادب کے ساتھ کی جائے۔

### حکومت

اس عہدے کو اچھی طرح سے انجام کرنا وکالت سے زیادہ مشکل  
 ہے اگر حکومت کا منصب حاصل ہو تو تم عدل کرو اور عدل  
 بغیر چار صفتوں کے نہیں ہو سکتا پہلی دیانت کہ حق اور باطل کے  
 جدا کرنے میں کسی سے کچھ نقد یا جنس جلتا یا صریحاً نہ لو اور نہ اپنے  
 ماتحت کو لینے دو معاملات کے انفصال میں کیسی رعایت مروت  
 نکر و ذاتی رنج کی وجہ سے حق کا ناحق نہ کرو اپنے علم پر مقدمہ فیصل  
 نکر و موافق رویداد کے حکم دو دوسرے عفت یعنی اپنے تین  
 تمام مکروہات اور حرام سے بچائے رہو کہ سبب تمہاری خفت  
 اور رسوائی کا نہ ہو تیسرے شجاعت سب سے بخوف ہو کر  
 انصاف کا حکم دو اور کچھ پس و پیش نکر و چوتھے صداقت  
 یعنی ہر حال میں سچ بولو سچ لکھو سچ پڑھو کسی وقت نفسانیت کو  
 راہ نہ دو تمکو آگے معلوم ہو گا کہ حکومت بھی مزدوری کی قسم سے  
 ہے جس شخص میں یہ اوصاف پوری طرح سے موجود ہیں وہ

البتہ حاکم عادل ہے عزت کے قابل ہے ورنہ ظالم اور بے عزت ہے

## عدل

عدل اور انصاف کرنے میں جس قدر تکلیف ہو گوارا کرو کہ ایک سات  
عدل کی بہت دنوں کی عبادت سے مرتبہ میں زیادہ ہے تاہم  
فرشتہ کی جلد اول میں مرقوم ہے کہ شہزادہ محمد فتح پور سلطان  
فیروز شاہ باوجود صغر سنی کے تمام لہو و لب سے پرہیز رکھتا تھا  
صبح سے تا دوپہر اور شام سے پہر رات تک لکھنے پڑھنے میں  
مصروف اور ہر وقت نہایت تکلیف اور وقار سے رہتا تھا جب  
کبھی کوئی امر اس کے سامنے عرض کیا جاتا تو اس کو اس عمدگی سے  
فیصل کرتا کہ لوگوں کو حیرت ہو جاتی کیونکہ عمر اس کی دس برس کی تھی  
ایک دن نیند کے غلبے میں مکتب سے اٹھ کر محل میں جاتا تھا  
کہ تھوڑی دیر آرام کرے راہ میں ایک عورت ضعیفہ نے سامنے  
اگر عرض کی کہ میرا لڑکا اور خاوند دونوں ستارگانوں سے کچھ مال  
خرید کر کے تجارت کے لئے بادشاہ کے لشکر میں لئے جاتے تھے  
قرآن نے راہ میں اسباب چھین لیا وہ دونوں بجال خراب  
جب لشکر شاہی میں پہنچے تو لوگوں نے بعلت جاسوسی کے ان کو  
گرفتار کر لیا اب وہ جیلخانہ میں قید ہیں اس سبب سے جہان میری

آنکھوں میں سیاہ ہے شہزادے کو سوز و گداز پر اوس ضعیفہ  
 کے رحم آیا فرمایا اگر تو سچی ہے تو دو گواہ بیغرض لاکہ اس امر کی گواہی  
 دیں اوسنے عرض کی کہ گواہ تو بہت ہیں لیکن میرے جانے اور  
 آنے تک دیر بہت ہوگی پھر میں آپ کو کمان پاؤں کی شہزادے  
 نے ہنس کر کہا کہ میں اسی جگہ کھڑا رہوں گا تو جا اور گواہوں کو اپنے  
 لے آج وہ گئی تو ملازمین شاہی نے شہزادے سے عرض کی  
 کہ دھوپ میں کھڑا ہونا مناسب نہیں فلان دخت کے نیچے  
 جو سامنے ہے چل کر توقف فرمائے شہزادے نے کہا میں اوس  
 ضعیفہ سے وعدہ کیا ہے کہ تا آنے تیرے میں اسی جگہ کھڑا رہوں گا  
 تو اب کیونکر وعدے کے خلاف کروں عرض شہزادہ برابر دھوپ  
 میں کھڑا رہا یہاں تک کہ وہ عورت آئی اور گواہوں کو سچی اپنے  
 ساتھ لائی گواہوں نے شہادت دی بعد ثبوت بیان کے شہزادہ  
 اوس ضعیفہ کو ہمراہ لیکر باپ کے دربار میں گیا لوگوں نے عرض  
 کی کہ بادشاہ آرام میں ہیں شہزادہ دیوانخانہ میں بیٹھا رہا یہاں تک  
 کہ بادشاہ بیدار ہوئے شہزادے نے ماجرا اوس عورت منطوومہ کا  
 مع شہادت گواہان کے بیان کر کے خاوند اور لڑکے کو اوس ضعیفہ  
 کے قید سے چھوڑا با اور بعد اوسکے محل میں جا کر دوپہر کا کھانا قریب

شام تناول فرمایا فائدہ اچھون کے اچھے ہی ہوتے ہیں سالے کہ  
نکوست از بہارش پیدا۔

### افراط و تقصیر

ہر بات کے واسطے کوئی سبب ضرور ہے آدمی میں جو بری خصلتیں  
ہو جاتی ہیں اون سے بچے رہو ایک افراط یعنی حد سے بڑھ جانا  
صفت کا جیسے شجاعت یا سخاوت کہ اصل میں دونوں عمدہ  
صفتیں ہیں لیکن جب شجاعت حد سے زیادہ ہوئی تو تھور اور  
سخاوت جب اپنی حد سے بڑھ گئی تو اسراف ہو کر بری خصلتیں  
ہو گئیں ایک سے جان کا نقصان دوسرے سے مال کا دوسرے  
تقصیر یعنی بالکل گھٹ جانا ایک عمدہ صفت کا یہاں تک کہ آدمی  
اوس صفت سے خالی ہو جائے لیکن چونکہ انسان کا کسی بھلائی یا  
برائی سے خالی ہونا محال ہے اس لئے ایک کیفیت دوسری اوس  
بھلائی کی جگہ پیدا ہو جاتی ہے جو نہایت بری ہے مثلاً وہی شجاعت  
رودی ہو کر نامردی اور سخاوت بیکار ہو کر بخل ہو جاتی ہے جیسے  
اچھا کھانا کہ رکھے رکھے خراب ہو کر بد مزہ ہو جاتا ہے پس معلوم ہوا  
کہ آدمی میں جو بھلائی ہے وہ گھٹ بڑھ کر برائی ہو جاتی ہے اس طرح  
سے اعتقادات میں بھی سمجھنا چاہیے پس ہر کام کو اپنی حد میں ہونا

بہتر ہے اس بات کو اچھی طرح سے خیال میں رکھو۔

## کبر نفس

کبر نفس کے معنی نفس کی بڑائی یہ انسان کی عمدہ صفت ہے  
 علمائے اسکی بہت تعریف لکھی ہے اس صفت کے کئی خاصے  
 ہیں ایک تو یہ کہ صاحب کبر نفس اپنی عزت کو لوگوں کی تعظیم پر  
 منحصر نہ جانے گا دوسرے یہ کہ خوشامد کرنے والے کی تعریف پر خوش  
 اور نادان کی مذمت کرنے سے غمگین اور غضب ناک نہ ہوگا تیسرے  
 یہ کہ لالچ یا رعب سے بڑے آدمی کی خوشامد نہ کرے گا چوتھے یہ کہ  
 صاحب کبر نفس کو بادشاہ یا حاکم وقت کے سامنے رعب نہ آئے گا اور  
 دولوں کو آدمی سمجھکر مطمئن رہے گا تاریخ روضۃ الصفا کی تیسری  
 جلد میں مرقوم ہے کہ امام محمد تقی سات برس کی عمر میں مقتضای سن  
 ایک دن گلی میں اتفاق سے لڑکوں کے ساتھ کھیلنے تھے مامون بادشاہ  
 وقت گھوڑے پر سوار آپہنچا سب لڑکے بھاگ گئے لیکن امام محمد تقی  
 کھڑے رہے بادشاہ نے گھوڑے کو روک کر تعجب سے پوچھا کہ کیا  
 لڑکے تم کیوں نہیں بھاگے انہوں نے فرمایا کہ نہ میں مجرم تھا جو بھاگ  
 جاتا اور نہ تم ظالم ہو کہ تمہاری صورت دیکھکر انسان ضرور ہی بھاگے  
 بادشاہ خوش ہو کر گھوڑے سے اترے اور آپ کا بغلیں ہوا پانچویں یہ کہ

صاحب کبر نفس راحت تکلیف نشہ کی حالت میں خفیف اور  
سبک حرکتیں نہ کرے گی فائدہ اس عمدہ صفت کا نام ہر گز بدل  
جاتا ہے بلکہ صبر کہلاتا ہے لڑائی میں ثبات معاملہ میں صفائی  
کام میں استقلال فکر اور تردد میں مناسب تدبیر نشست برکت  
میں تکمیل اور وقار خفیہ میں ضبط لالچ میں خود داری جسمیں یہ صفتیں  
پائی جائیں وہی صاحب کبر نفس ہے تمکو لازم ہے کہ ان صفوں کو  
اپنی ذات میں پیدا کرو اور ہمیشہ اس بات کا خیال رکھو کہ کبر نفس  
اپنی حد سے بڑھ نہ جائے ورنہ غرور ہو جائے گا۔

### غرور

غرور خلقت انسانی کے نہایت بزرگلاف ہے اس لئے اس سے نقصان  
بھی زیادہ پہونچتا ہے + غرور بہت بڑا مرض ہے اس مرض میں  
اکثر جاہل اور نادان انسان مبتلا ہو جاتے ہیں + انسان کو لازم ہے  
کہ جس طرح بدنی بیماریوں میں صر کے خیال سے اس کے دفع کرنے کی  
کوشش کرتا ہے اسی طرح غرور کی بیماری کو بے شبہ نہایت  
مضر جانکر اس بیماری کے دور کرنے میں بھی کوشش کرے۔

### غرور کے نقصان اجمالی

غرور باد شاہوں کو شکست دلاتا ہے + پہلوانوں کی پیٹھ لگاتا ہے +

دولتمندوں کو سبے آبرو و بنا دیتا ہے + طالب علم کو تحقیق سے ،  
طیب کو تشخیص سے ، مبتلا کو تدبیر سے ، حاکم کو انصاف سے ،  
باز رکھتا ہے ۔

### غور کے نقصان تفصیلی

غور کر نیوالے کا دماغ نشہ پینے والے کے دماغ کی طرح سے خراب  
ہو جاتا ہے + اوسکے دماغ میں عمدہ باتوں کے غور کرنیکی قوت  
نہایت کمزور ہو جاتی ہے ، یا بالکل جاتی رہتی ہے اسلئے اکثر اوسکے  
کاموں میں بڑی بڑی غلطیاں ہو جاتی ہیں ، جو باعث اوسکی ذلت  
کی ہوتی ہیں +

جس مرتبہ تک پہونچ کر انسان غور کرتا ہے پھر اوس سے بڑھتا نہیں  
ہے بلکہ اکثر اوس مرتبہ سے گھٹ جاتا ہے یا وہیں تک رہ جاتا ہے  
عقل مندوں کے نزدیک یہ بھی گھٹنا ہی ہے ۔ غور کر نیوالے کے  
دوست اور مددگار بھی اوسکے غور کی وجہ سے نفرت کرتے ہیں ،  
اور کبھی دشمن ہو جاتے ہیں ۔ مغرور رحم کرنیکی جگہ کمزور و ان پر  
ظلم کرتا ہے اس وجہ سے ہر ایک کو اوس سے عداوت ہو جاتی ہے ۔  
مغرور معاف کرنیکی جگہ پر چھوٹوں سے مقابلہ کر کے زک اوٹھاتا ہے  
ذلیل کرنیکے عوض خود ذلیل ہوتا ہے ۔ مغرور یضحت کر نیوالوں سے

نہایت آزرده ہوتا ہے۔ مغرور اپنی غلط بات کی مخالفت کو ناپسند  
 کرتا ہے، اسلئے وہ اپنے بے غرض احباب یا بے غرض لوگوں سے  
 مشورہ نہیں کرتا، وہ اون غرض مندوں سے مشورہ کرتا ہے جو اسکی  
 محل رائے کو قطع نہیں کر سکتے۔ غرور کر نیوالے سے کوئی خوش  
 نہیں رہتا ہے مان، باپ بھائی استاد، مکتبی بھائی، دوست،  
 مددگار، بیوی، لڑکے، ملاقاتی، غیر ملاقاتی، نوکر، چاکر، حاکم،  
 رعیت سب اسکے غرور سے ناخوش رہتے ہیں۔ مغرور اپنی  
 اس قدر عزت اور تعظیم چاہتا ہے جو اسکے مرتبہ سے بیس گونہ زیادہ  
 ہوتی ہے۔ مغرور اپنے خاندان کے بڑے نامی شخص کے حالات  
 سنکر اوسی درجہ کی عزت اپنی بھی چاہتا ہے (گولیاقت ویسی)  
 نہیں رکھتا ہے، وہ سمجھتا ہے کہ فقط اس خاندان میں ہونا ہی عزت  
 کے لئے کافی ہے اسکی علمی لیاقت اور حسن اخلاق کی طرف (جو  
 اصلی اسکی عزت کی وجہیں تھیں) خیال نہیں کرتا، اوسکو لوگ  
 ہنستے ہیں مگر وہ نہیں سمجھتا۔ وہ غریب لیاقت مندوں کی عزت اور قدر  
 نہیں کرتا ہے۔ دیکھو اسکول کے سب لڑکے مغرور لڑکے سے  
 نفرت کرتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ غرور کے سبب ظاہری سب  
 اچھے ہیں لیکن یہ خود بُرا ہے۔

## اسباب غرور

پہلا سبب غرور کا شرافت نسب ہے۔ بے شبہ عالی نسب ہونا بہتر ہے لیکن یہ بھی ضرور ہے کہ عالی نسب سے اچھے اور عمدہ افعال ظہور میں آئیں ہمیشہ سچ بولے، جو وعدہ کرے اسکو پورا کرے کسی کی چیز بغیر صاحب مال کی اجازت کے نہ چوسے، کسی کی کتاب پر کچھ لکھے نہیں، جس کام کے کرنے سے شرمندگی ہو اسکو پھر نہ کرے، کسی کا نقصان نہ کرے، جس کی چیز پیڑی پائے اسکو دیدے، سامنے یا پیٹھ پیچھے کسی کو برا نہ کہے، بد وضع لڑکوں کے ساتھ نہ کھیلے، نہ اون سے ملاقات کرے، نہ اون کی صحبت میں بیٹھے، بازار یوں کی طرح سے قہقہہ مار کر نہ ہنسنے، کسی کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے، اپنے مکتبی بھائیوں کے ساتھ بھلائی کرے، سب مذہب والوں سے میل جول رکھے، بے زبان جانوروں کو آزار نہ دے عالی نسب نیک چال چلن سے پہچانا جاتا ہے۔ اگر عالی نسب میں عمدہ صفتیں نہ ہوں تو ہرگز عزت کے قابل نہیں ہے۔ فرض کرو کہ اگر کوئی عالی نسب چوری کرے تو ثابت ہونے پر جو سزا رزیل چور کی ہوتی ہے وہی اس عالی نسب کی بھی ضرور ہوگی، پھر اسکی عالی نسب کی کس کام آتی۔ اس مثال سے تم کو یقین ہو گیا ہوگا

کہ تعریف کے قابل اور عزت کے لائق انسان کی علمی لیاقت اور نیک  
 افعال ہیں۔ فقط عالی نسب پر غرور کرنا اپنے منہ میاں مٹھو بتا ہے۔  
 اچھا وہ ہے جسکو سب اچھا کہیں اور برا وہ ہے جو اپنے کو اچھا سمجھے۔  
 مشک آنست کہ خود بوید، نہ کہ عطار گوید، دوسرا سبب غرور کا حکو  
 ہے۔ یہ بادل کی سی چٹانوں ہے کہ ابھی ہے، ابھی نہیں۔ حکومت  
 کسی درجہ کی ہو انسان کو لازم ہے کہ انصاف کرے، اور اپنے  
 انصاف سے سب کو راضی رکھے۔ حکومت اگر ایسی ہے کہ اوپر  
 اور بھی افسر ہیں تو غرور کر نیکی کوئی وجہ ہی نہیں آج حکومت پر غرور  
 کر رہے ہیں کل ادنیٰ قصور پر جان منحصر میں پڑ گئی۔ سب کی نظروں  
 میں ذلیل ہو گئے۔ افسوس تو یہ ہے کہ ایسوں پر کوئی افسوس بھی  
 نہیں کرتا ہے۔ اور اگر حاکم آزاد ہے جسپر کوئی افسر نہیں ہوتا، جسکو  
 بادشاہ کہتے ہیں (اسوقت میں جس طرح ہمارے بادشاہ ملکہ معظمہ  
 خلد اللہ ملکھا و سلطنتھا ہیں) تو بادشاہ کے سر اور زیادہ کھڑا ہے۔  
 اہل یورپ کا قول ہے کہ، ”بے چین رہتا ہے وہ سر جو تاج پہننا“  
 یہ بات تمھاری سمجھ میں نہیں آئی ہوگی۔ کیونکہ تم موافق تقاضاے  
 سن کے یہ سمجھتے ہو گے کہ بادشاہ کو خرچ کی کمی کیا ہے کھانیکو جو  
 نعمت چاہے موجود رہنے کو جیسا عمدہ مکان چاہے تیار،

دل بہلا نیکو باغ ، سیر کرنے کو پچاس طرح کی سواریاں حاضر ، خدمت کو  
ہزاروں نوکر چاکر تابع فرمان پھر بادشاہ کا سر کیون بے چین رہنے لگا  
لیکن میں تمہاری سمجھ کے موافق ایک مثال بیان کرتا ہوں جس سے  
تم اس جملہ کے مطلب کو سمجھ جاؤ گے ۔ مثال عادل بادشاہ  
کی حالت شائعین پڑھنے والوں کی سی ہوتی ہے ۔ جو لڑکے دلی  
شوق سے علم حاصل کرتے ہیں وہ ہمیشہ بھور کو اوستھتے ہیں ، ضرورت  
سے فرصت کر کے اپنے مذہب کے موافق خدا کی عبادت کر کے  
پڑھنے لکھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں جب اسکول کا وقت آتا ہے  
سب سے پہلے اسکول میں پہنچ جاتے ہیں ، جو کچھ اونکو اوستا  
بتاتا ہے اونکو خوب دھیان لگا کر سنتے ہیں ۔ اور یاد رکھتے ہیں ۔  
اگر کبھی اتفاق سے اونکا نمبر کم ہو جاتا ہے تو وہ مکتدر ہوتے ہیں  
اور زیادہ تر یاد کرنے میں کوشش کرتے ہیں ۔ جب اونکو فرصت  
ہوتی ہے تو مکان پر اگر تھوڑی دیر آسائش کر کے پھر پڑھے ہوئے کو  
ایک نظر دیکھ جاتے ہیں ۔ جہاں بھولتے ہیں ساتھیوں سے یا لغت میں  
دیکھ کر یاد کر لیتے ہیں ، تب وہ ایک گھنٹا اپنے مکتبی بھائیوں کے ساتھ  
اسلئے گیند کھیلتے ہیں کہ دماغ کو آسائش ہو اور ہاتھ پانوں میں قوت  
آئے ، اوس کھیلنے میں بھی نئے نئے اور مشکل مشکل لفظوں کو یاد

لکھنؤ کی  
 اشعار کا دلی  
 کے کلہاڑے کی  
 چنگ کی  
 نغ و نغمہ کی  
 بے غل میں  
 داخل ہیں انہ

کرتے جاتے ہیں، شام ہوتے ہی پھر پڑھنے میں مشغول ہو جاتے ہیں  
 تو بچنے کے بعد اپنے اپنے گھروں میں سو رہتے ہیں۔ روزانہ  
 ہونکا بھی کام ہے نہ وہ نامذہب مخلوق میں پانچ رنگ کی شریک  
 ہوتے ہیں، نہ بیکار سیر و تماشے میں اپنی پیاری اوقات کو ضائع  
 کرتے ہیں، فرصت کے دنوں میں پڑھنے لکھنے کی متعلق چیزوں کی  
 درستگی کرتے ہیں آموختہ یا د کرتے ہیں تاکہ امتحان کے دنوں  
 میں آسانی ہو، عمدہ عمدہ نصیحت کی کتابیں پڑھتے رہتے ہیں  
 آخر وقت میں فائدے کی نظر سے کھیلے بھی ہیں ان کے نزدیک  
 تعطیل اور پڑھنے کے دن سب برابر ہوتے ہیں ان کو بزرگوں سے  
 جو انعام ملتا ہے اس کو فضول کام میں نہیں خرچ کرتے ہیں بلکہ عمدہ  
 کتابیں نصیحت کی مول لیتے ہیں، غریب شائق مکتبی بھائی کے پڑھنے  
 لکھنے کی چیزوں میں مدد کرتے ہیں، وہ اپنی پڑھی ہوئی چھوٹی چھوٹی  
 کتابوں کو اسلئے بڑی احتیاط سے رکھتے ہیں کہ آئندہ ان کے چھوٹوں  
 کے کام آئے، اسی طرح دلی شوق سے وہ پڑھتے رہتے ہیں یہاں تک  
 کہ تھوڑے دنوں میں بہت علوم حاصل کر لیتے ہیں سرکار سے عزت  
 و انعام پاتے ہیں، دور دور ملکوں میں بڑے عزت دار مشہور  
 ہو جاتے ہیں پھر عرصہ اپنے چھوٹوں کے پڑھانے لکھانے کی فائزین

پڑ جاتے ہیں جو روپیہ کماتے ہیں اور سکو اپنی ضروری آسائش اور  
 لڑکوں کی تعلیم اور قوم کی بھلائی میں خرچ کر سکتے ہیں۔  
 ایسے پڑھنے والوں کو لڑکپن میں صرف اپنے ہی اچھے ہونیکا خیال  
 رہتا ہے پھر تھوڑی سمجھ آجانے پر بھائی بند کے اچھے ہونے کا بھی  
 خیال پیدا ہوتا ہے اور برابر اس خیال میں زور آتا جاتا ہے اگر  
 انکے بھائی بند شوق سے نہیں پڑھتے ہیں تو انکو بھائی بند پر  
 افسوس بھی ہوتا ہے۔ جب وہ اچھی طرح سے علوم حاصل  
 کر لیتے ہیں تو انکا دل یہ چاہتا ہے کہ ہمارے ہی وطن بلکہ ہماری  
 قوم کی قوم دنیا کے بکار آمد علوم پڑھے، عمدہ عمدہ دستکاریوں  
 میں کمال پیدا کرے، ایسے ایسے سامان مہیا کئے جائیں جن سے  
 قوم کے امیر و غریب بہ آسانی علم حاصل کریں، اپنے اوپر تکلیف  
 گوارا کرتے ہیں، اور اپنے بھائیوں کی بہتری کے لئے ساری  
 عمر کوششیں کرتے ہیں۔ ایسے پڑھنے والوں کو گھنٹا دو گھنٹے اپنی  
 اوقات کو بیکار صرف کر نیکا نہایت رنج ہوتا ہے۔ پڑھنے کے  
 زمانہ میں اور بعد علم حاصل کرنے کے انکا کوئی وقت فکر سے خالی  
 نہیں رہتا بس اس طرح سمجھو کہ جو بادشاہ عادل ہے اس کے سر پر  
 اک جہان کا بوجھ ہے۔ عام رعایا کی بہتری اور فلاح کی باتوں کا جاری

کرنا۔ اون قاعدوں کا مقرر کرنا جن سے عام رعایا کو تکلیف اور آزار  
 نہ پہونچے۔ ایسا بندوبست کرنا جس سے مختلف قومیں ملکر رہیں اور  
 ایک دوسرے کو تکلیف نہ دے سکے۔ اون بیدار مغز اصناف و ر  
 حاکموں کو اپنے قلمرو میں مقرر کرنا جو اپنے اصناف سے رعیت کو راضی  
 رکھیں اور سکویہ بھی خیال ہے کہ اوسکی مختلف مذہب کی رعایا مذہبی امور  
 کے انجام کرنے میں ایسی آزاد ہوں جس طرح اپنی قومی سلطنتوں میں آزاد  
 ہوتی ہیں اور سکویہ بھی خیال ہے کہ اوسکی رعایا علوم حاصل کریں، اور  
 دوسری سلطنت کی رعایا سے ہر بات میں نام برآوردہ ہوں۔ اور سکویہ  
 یہ بھی خیال ہے کہ اوسکی رعیت اور سپاہ اوس سے ایسی خوش ہوں  
 کہ اپنے بادشاہ کی تکلیف کو عین اپنی تکلیف سمجھیں۔ اور سکویہ بھی خیال ہے  
 کہ اوسکے ملکی بندوبست پر غیر سلطنتیں سچا الزام نہ دے سکیں  
 اور سکویہ بھی خیال ہے کہ اگر اوسکی مذہب رعایا عام کی بھلائی کے لئے  
 مدرسہ یا شفا خانہ بنائیں تو اونکی ناکافی تدبیروں کو اپنی مدد سے پورا کرنا  
 اپنا فرض سمجھے پھر جس سر میں اتنے خیالات ہوں وہ سر کیونکر چین سے  
 رہ سکتا ہے حکومت کے یہ کام ہیں جو اوپر لکھے گئے۔ حکومت غور  
 کر نیکی لئے نہیں ہے یہ صفتیں ہماری عادل گورنمنٹ میں پوری طرح  
 پائی جاتی ہیں۔ تیسرا سبب غور کا دولت ہے۔ دولت اگر بزرگوں

کی حاصل کر دی ہے تو سبحان اللہ کیا عمدہ وجہ غور کی ہے اسکو  
 ایسے غور کے بدلے غیرت اور شرم کرنا ضرور ہے۔ یہ غور اس قسم کا  
 ہے کہ کسی بے ہاتھ پانوں والے کو کوئی ٹھکھلا دیا کرے اور وہ  
 اپا ہج سبات پر غور کرے کہ میں اپنی قوت بازو سے کما کر روٹی  
 کھاتا ہوں بزرگوں کی حاصل کی ہوئی دولت اور عزت پر قناعت  
 کرنا بھی بڑی کم ہمتی اور شرم کی بات ہے۔ اور غور کر نیکی تو کوئی  
 معنی ہی نہیں ہیں۔ اور اگر دولت اپنی حاصل کر دی ہے تو بھی غور  
 کرنا محض بیجا ہے کیونکہ دولت کا حاصل کرنا (اگر فریب سے نہ ہو)  
 عقل کی نشانی ہے اور اس پر غور کرنا حماقت کی پوری دلیل ہے  
 دولت اس لئے ہے کہ صاحب دولت اور اس کے متعلقین کی ضرورت  
 آسائش میں صرف ہو، اولاد اور قوم کی تعلیم و تربیت میں خرچ  
 کی جائے، حاجت مند عزیز اقربا کی ضروری حاجتیں رفع ہوں،  
 انسان کی بھلائی کے امور میں کام آئے۔ دولت اس لئے  
 نہیں ہے کہ انسان دولت جمع کر کے نادان جاہلون کی طرح اس پر  
 غور کر کے عاقلوں کی نظروں میں ذلیل ہو چو تھا سبب غور کا عبادت  
 ہے۔ یہ وہ غور ہے کہ نیکی برباد گناہ لازم عمر بھر انسان عبادت کرے  
 اور ایک غور سے سب کو برباد کر ڈالے یہ کام خدا کی صنعتوں کے

دیکھنے والوں اور خدا کی قدرتوں کے ماننے والوں اور خدائی کے  
 اقرار کرنے والوں کا نہیں ہے مشہوریوں ہے کہ شیطان نے بہت  
 عبادت کی اور ایک غرور کے سبب سے راندا گیا۔ پانچواں سبب  
 غرور کا طاقت ہے۔ ایسی بے ثبات چیز پر غرور کرنا جو ایک بیماری  
 میں ٹھکانے لگ جاتی ہے۔ محض نادانی ہے۔ اگر بغیر جوہر ذاتی  
 کے انسان میں قوت اور زور ہے تو بیل سے زیادہ رتبہ نہیں رکھتا۔  
 جسکو خدا قوت عنایت کرتا ہے اسکا شکریہ یہ ہے کہ کمزوروں کو آزار  
 نہ پہنچائے۔ جو ہاتھ پاؤں سے مجبور رہوں اونکو دیکھ کر نہ مہینے بلکہ  
 اونکی مدد کرے۔ چھٹا سبب غرور کا علم ہے۔ علم میں دینی اور دنیاوی  
 علوم سب داخل ہیں علم دین صرف اسقدر ہے کہ ہر انسان خدا  
 لا شریک و خالق کل کائنات کے سوا (جسکا نام ہر مذہب میں علیحدہ)  
 کسی کو پوجنے کے لائق نہ جانے اور اسکا حکم بجالاے اور جسے ظلم جہالت  
 اور نفاق کی پھیلی ہوئی تاریکی کو نور انصاف و علم و اتفاق سے دور کرنا  
 اوس ناقابل خطا کو سچا رہنما دل جائز اور جھوٹے فریب چوری ظلم۔ زنا کاری غیبت  
 غرور۔ حسد۔ حق تلفی۔ منافقت۔ مردم آزاری۔ یشمون کا مال کھانا  
 نا اتفاقی۔ وعدہ خلافی۔ مان باپ کی نافرمانی۔ ناشکری۔ ریا ستود  
 بخالت۔ اسراف۔ خود غرضی۔ لالچ۔ بدعتی۔ خیانت۔ سخت کلامی

شراب خواری سے اپنے متین بچائے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ انسان جس فعل کو بُرا جانے اور جس فعل کو اچھا سمجھے اور اختیار نہ کرے۔ رہے علوم دنیاوی اور سکی روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے پس انسان جس مرتبہ تک پہنچ کر غرور کرتا ہے پھر تلاش اور ترقی جاتی رہتی ہے اور ترقی کی لغت سے محروم ہو جاتا انسان وہی ہے جسکا آئیوالا دین گزرنے والے دن سے بہتر ہوتا جائے فقط

### نتیجہ غرور کا

تاریخ یونان کی دوسری جلد میں مرقوم ہے کہ اگلے زمانہ میں ایک بادشاہ تھا بالکل مملکت یونان اور بہت سی اقلیمیں اس کے قبضے میں تھیں اس عظمت اور شان پر اس کو غرور ہوا ایک روز اس نے دربار عام کیا سب امرا اور علما کو طلب کر کے آپ بڑی شان و شوکت سے تخت پر بیٹھا اور حاضرین دربار سے مخاطب ہو کر کہا کہ ”آج جس شان اور عظمت کا میں بادشاہ ہوں اور جو خوشی مجھ کو حاصل ہے دنیا میں کسی کو نہوگی“ سب نے خوشامد سے بادشاہ کے قول کی تصدیق کی لیکن حکیم سولون کہ اس وقت موجود تھا خاموش رہا بادشاہ سولون کو

مخاطب ہو کر کہا کہ، "تم میرے قول کے جواب میں کچھ نہ بولے  
 شاید تمہارے خیال میں کوئی اور بادشاہ مجھے بھی بڑا ہے اگر ہو تو  
 بیان کرو،" سولون نے پھر کچھ جواب نہ دیا اور وہاں سے اٹھ  
 جانے کا قصد کیا بادشاہ نے روکا اور باصرار تمام اپنے سوال کا  
 جواب چاہا آخر حکیم سولون نے کہا کہ، "اے بادشاہ اگر ہم سے  
 پوچھتا ہے تو ہمارا یہ قول ہے کہ مرنے سے پہلے کوئی شخص اپنے کو  
 اچھا اور خوش کہہ نہیں سکتا،" یہ کہہ کر وہاں سے روانہ ہوا پھر کبھی نہ گیا  
 دربار کے لوگوں میں سے کسی نے اوس مفید قول کا خیال بھی  
 نہ کیا اور بادشاہ کے دماغ میں غرور کے سبب سے قابلیت ہی  
 باقی نہیں رہی تھی جو ایسے عمدہ اور پرتاثر کلام سے متاثر ہوتا آخر  
 اوس غرور نے بادشاہ کو عیش میں بھنسا یا فوج کی نگہداشت کا خیال  
 باقی نہ رہا رعیت پر ظلم ہونے لگے سلطنت کے کاموں سے غفلت  
 ہو گئی کل انتظام درہم برہم ہو گئے موقع پا کر شاہ اندس نے چڑھائی کی  
 ملک کو فتح کر کے شاہ یونان کو قید کر لیا بعد انتظام مملکت حسب دستور  
 اوس وقت کے شاہ مفتوح کو سولی دینے کے لیے میدان میں لائے وہ لوگ  
 سلطنت کے ارکان دولت جمع ہو کر اوس سانحہ جانکاہ و ماجرا سے  
 عبرت خیز کا تماشا دیکھنے لگے جب شاہ یونان کو سولی کے قریب

لیکن اور حکم سولی کا دیا گیا اور سوقت شہنشاہ مغرور کو اپنا بڑا بول  
 یا د آیا آبدیدہ ہوا اور بیکسی کی حالت میں آسمان کی طرف دیکھ کر بہت  
 غمگین آواز سے کہا، سولون سولون <sup>اللهم</sup> ملأ الملك  
 قوتي الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز  
 من تشاء وتذل من تشاء <sup>اللهم</sup> سب حاضرین خصوصاً شاہ اندلس  
 کو نہایت تعجب ہوا کہ آخر وقت میں بادشاہ نے نہ کچھ وصیت کی  
 نہ اپنے معبود کو یاد کیا یہ دو مرتبہ سولون سولون کیا کہا غرض شاہ  
 اندلس نے شاہ یونان سے حقیقت اسکی پوچھی شاہ نے پہلے  
 انکار کیا آخر شاہ اندلس کے اصرار سے ماجرے گذشتہ یعنی  
 اپنے کو بڑا اور خوش کہنا نا عاقبت اندیشوں کا متفق اللفظ ہو کر  
 اسکی بات کی تصدیق کرنا حکیم سولون کا وہ فقرہ کہہ کر اٹھ جانا سب  
 بیان کیا اور کہا سچ ہے مرنے سے پہلے کوئی اپنے کو اچھا اور خوش نہیں

### عاجزی کا پھل

اس حکایت کے سننے سے شاہ اندلس کی عجب حالت ہوئی شاہ  
 یونان کو گلے لگا کر خوب رویا پھرا اسکی جان بخشی کر کے خلعت گران بہا  
 سے سرفراز فرمایا اور اپنا وزیر اعظم مقرر کیا دیکھو غور نے شاہ یونان  
 کو کس عزت کے مرتبہ سے کس ذلت کو پہنچایا۔ اسطرح ہر زمانہ میں

اللہ مالک ہے  
 جس کا دنیا ہے  
 جس کو جو چاہے  
 اور چین لیا ہے  
 جس کو جس سے  
 چاہتا ہے اور  
 عزت دیتا ہے  
 جس کو چاہے  
 اور ذلت دیتا ہے  
 جس کو چاہے  
 نہ

ہر مغرور موافق اپنے مرتبہ کے بُرا نتیجہ غرور کا پاتا ہے۔ سچ ہے  
 غرور آدمی کے لئے زیبا ہی نہیں ہے۔ غرور اوسے کے واسطے ہے  
 جو کسی کام میں کسی کا محتاج نہ ہو۔ مراور اسد کبر یا دمنی کہ ملکش  
 قدیم است و ذاتش غنی و عاجزی خدا کو پسند ہے اسلئے شاہ یونان  
 نے عاجزی کا بھی پھل پایا انسان کو لازم ہے کہ غرور سے نفرت  
 رکھے نصیحت کر نیوالے کی قدر اور اوسکی نصیحتوں پر عمل کرے۔  
 سخن شنیدن بیخ دولت است۔

### علم کی عزت

تاریخ خلفائے عباسی میں لکھا ہے کہ زمانہ خلافت میں مطیع اللہ ابو القاسم  
 فضیل بن مقدر کے ابو نصر بن عرفان فارابی معلم ثانی ایک حکیم تھا  
 ہمیشہ ترکون کے لباس میں رہتا تھا اتفاقاً ایک روز امیر سیف الدولہ  
 کی مجلس میں وارد ہوا اوسوقت حکما اور علما کا وہاں مجمع تھا ابو نصر دیر تک  
 کھڑا رہا لیکن کسی نے اوسکو نہ پوچھا۔ سیف الدولہ کو ایک اجنبی کا کھڑا  
 رہنا مجلس میں برا معلوم ہوا حکیم سے کہا کہ بیٹھو حکیم نے کہا کہ ان بیٹھوں  
 جہان میں ہوں یا جہان تو ہے۔ سیف الدولہ نے طنز سے کہا کہ جہان  
 میں ہوں ابو نصر سب کو ناگہ کر سیف الدولہ کے قریب پہونچا اور اوسکو  
 اٹھا کر اوسکی جگہ پر بیٹھ گیا سیف الدولہ نے اپنے نوکروں سے اپنی

خاص زبان میں کہا جسکو سوائے اسکے اور اسکے خاص لوگوں کے کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس شخص نے بڑی بے ادبی اور گستاخی کی ہے میں اس سے علم میں پوچھوں گا اگر جواب نہ دے سکا تو بڑی سزا دوں گا ابونصر نے اسی زبان میں جواب دیا کہ اے امیر صبر کر باتیں سب پچھے ہٹ سیف الدولہ نے کہا تو اس زبان کو جانتا ہے اس نے کہا میں ستر زبانوں سے زیادہ جانتا ہوں۔ بعد اسکے علما و حکما سے علمی مباحثہ شروع ہوا ابونصر نے اونکی غلطیاں اور خطائیں پکڑیں یہاں تک کہ سب چپ ہو گئے اور ابونصر کے علم کا دریا موج زن ہوا وہ باتیں علم و حکمت کی بیان کرتا تھا اور علما اوسکو لکھتے جاتے تھے۔ بعد تھوڑی دیر کے سیف الدولہ نے سب کو رخصت کیا اور حکیم سے دست بستہ عرض کی کہ کچھ کھائے گا کہا نہیں پوچھا کچھ پیئے گا کہا نہیں پوچھا کچھ گانا بجانا سنئے گا کہا ہاں سیف الدولہ نے سب گانے بجانے والے اوستادوں کو طلب کیا اور گانا بجانا شروع ہوا ابونصر نے علم مستوفی میں بھی گانے بجانے والوں کی غلطیوں کی گرفت کیا۔ سیف الدولہ نے کہا آپ اس صنعت کو بھی جانتے ہیں کہا ہاں جانتا ہوں پھر ایک تخیلی اپنی کمر سے کھو لکر کچھ لکڑیاں اوسمیں سے نکالیں اور اون لکڑیوں کو ترکیب دیکر بجا ا۔ حقہ لگا۔ تھہر بنند لگا۔ کھ اوںکو دوسرے اتر کب سے بجا اس

لغة زبان دانی  
جیاست بجا لگا  
شہرستان  
میزر جکار  
پانچ زبانوں میں  
انتی مہارت  
پیدا کر کے کہ  
اپنا مطلب  
پیدا کر کے  
اور اپنی زبان کا  
مجا سمجھئے  
نیز احمد

رونے لگے پھر ادن لکڑیوں کو تیسری ترکیب سے بجایا سب محو ہو کر  
 بیہوش ہو گئے ابونصر سب کو اوس طرح چھوڑ کر وہاں سے روانہ  
 ہوا لکھا ہے کہ قانون جو ایک ساز ہے ابونصر ہی کی ایجاد ہے دیکھو  
 علم کی بدولت ابونصر کی کیسی عزت کی گئی ہر زمانہ میں علم سے زیادہ کسی  
 چیز کی قدر و منزلت نہ ہوتی ہے نہ ہوگی ۛ کسب کمال کن کہ عزیز  
 جہان شوی ۛ کس بے کمال ہیچ نیز و عزیز من ۛ واللہ تعالیٰ  
 ہمارے ہم وطنوں کو شوق تحصیل علوم و فنون عطا فرمائے آمین فقط  
 تمام ہونی ماہ جولائی ۱۳۸۷ء

### نصیحت کے اقوال

اعلیٰ درجہ کا کامل انسان وہی ہے جو نفس کش ہے۔ حیوانی اور  
 انسانی زندگی میں تفرقہ کرنیوالی قوت نفس کشی کی قوت ہے۔  
 نفس کی خواہشوں کی پیروی کرنیوالا ہمیشہ ذلیل رہے گا۔  
 انسان وہی ہے جو اپنے عیبوں سے واقف ہو کر اونکو ترک کرے۔  
 بڑی تعریف کے قابل وہ ہے جو اپنی برائیوں پر نظر کر کے برائیوں کو  
 چھوڑ دے۔ جب کسی کام کی بھلائی پر یقین ہو جائے تو فوراً اوس  
 کام کو استمال کے ساتھ شروع کر دو ایک ساعت کا توقف نہ کرو۔  
 آدمی کو چاہئے کہ کسی وقت بیکار نہ رہے۔ غرض مند کی حاجت کو

اگر تم سے ہو سکے فوراً پوری کر دو ورنہ صاف جواب دے دو۔  
 عاقل وہ ہے جو ہر زمانے کے موافق اولاد کی عمدہ تعلیم کرے۔  
 قوم کو جہالت سے نکالنے کے برابر کوئی بھلائی نہیں ہے۔  
 جہالت تک دوسرے کے حق میں بھلائی کرو اپنی ہی بہتری ہے۔  
 اپنی اوقات سے زیادہ خرچ کرنا نام آوری نہیں ہے۔  
 لباس ایسا پہنو جس سے بدن چھپے۔ وہی دولت مند عزت کے  
 قابل ہے جسکی دولت قوم کی بھلائی میں صرف ہوتی ہے۔  
 نام آوری کے خیال سے بھی نیک کام کرنا بہتر ہے۔ عورتوں کی  
 تعلیم بقدر ضرورت اوسی درجہ ضروری ہے جس درجہ مردوں کی  
 طبیب کو واجب ہے کہ نیک نیت ہو۔ فراغت میں اعتدال  
 تکلیف میں استقلال تعریف کے لائق ہے۔ مصیبت میں ضبط  
 کرنا بڑی مردانگی ہے۔ دولت دنیا کی بیجا محبت انسان کو آئندہ  
 فائدوں سے محروم رکھتی ہے۔ جو نصیحت نہیں سنا ملامت  
 سنا ہے۔ پہلے ہر کام کے انجام کو سوچ لو تب شروع کرو۔ جب  
 مشکل پیش آئے گھبراؤ نہیں تدبیر و استقلال سے اکثر انجام بخیر ہوتا ہے۔  
 تھوڑی مسرت سے بہت خوش نہو کہ انجام کی خبر نہیں۔ اگر کچھ حال  
 نہو تو دوست سے بھی چھپانکی بات نہ کہو جسکو (راز یا مجید) کہتے ہیں

دولت میں غرور  
 کہیں کی خبر نہ لے  
 کہ لازم ہے  
 دولت کو ضروری  
 خیر کے سوا اور  
 کاموں میں صرف  
 کہیں کی خبر نہ لے  
 اپنی دولت  
 عزت کو دولت  
 کے ہونے پر زیادہ  
 بات نہ لے  
 جب جابل  
 کی دولت انسان  
 نفس ہو جاتا ہے  
 نوزاد و دیگر  
 نام کے نہیں اور  
 نفس کو جو  
 مشکل کے آگے  
 کہیں کی خبر نہ لے

دشمن کو آزار نہ دو شاید کبھی تمہارا دوست ہو جائے۔  
 کمزور دشمن کو کم نہ سمجھو۔ دشمن سے کبھی غافل نہ ہو۔ جب تمہاری<sup>۲۹</sup>  
 تدبیریں دشمن پر ظاہر ہوا کریں تو بیشک تمہارے مشیروں میں کوئی  
 منافق ہے جو ادھر کی خبر ادھر پہنچاتا ہے۔ آج کے کام کو  
 کل پر نہ رکھو۔ جو علم حاصل کرتا ہے ہر دل عزیز ہوتا ہے۔  
 بزرگ وہ ہے جو باوجود ضعف خلقت انسانی کے استقلال<sup>۳۰</sup>  
 خدائی کا رکھتا ہو۔ بے سوچے سمجھے کام کر نیوالے کو شرمندگی  
 ہوتی ہے۔ جہالت سب برائیوں کی جڑ ہے۔ رنجش میں کسی کے<sup>۳۱</sup>  
 بھید کو ظاہر نہ کرو۔ بری خبر کو بے ضرورت کبھی منہ سے نہ نکالو۔  
 رعیت کو اپنے بادشاہ کی دل سے اطاعت کرنی چاہئے۔  
 بدی کے محض نیکی کرو۔ اپنی عزت اپنے ہاتھ ہے۔ مرنے سے<sup>۳۲</sup>  
 پہلے کوئی اپنے کو اچھا اور خوش نہیں کہہ سکتا۔

### التماس

یہ کتاب اول سے آخر تک نصیحت اور حکمت ہی کی باتوں سے  
 بھری ہے، مانو تو دیوتا نہیں تو پتھر۔

رہنم  
 سید احمد عظیم آبادی

## خاتمۃ الطبع تہذیب النفوس

الحمد للہ والمنة کہ یہ کتاب لطیف مفید طالبان علم و تہذیب و بیمار ان مرض  
 جہالت کے لیے طیب یعنی تہذیب النفوس مصنفہ نجیف اول ماہ جولائی  
 ۱۲۹۷ مطابق ماہ شعبان ۱۲۹۷ ہجری مقدسہ جناب ختمی مآب  
 افضل البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم میں بحسن اہتمام و انتظام  
 کار پر و ازان مطبع صبح صادق واقع بلدہ عظیم آباد چھپ کر  
 مطبوع طابع اہل حقیقت و منظور نظر ارباب خبرت و بصیرت  
 ہوئی یہ کتاب دو مرتبہ مطبع ٹرہنہ واقع لکھنؤ میں طبع ہو کر  
 بحکم جناب معالی القاب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر و منظور  
 ڈائریکٹر آف پبلک اسٹرکشن ممالک مغربی و شمالی آجنگٹ اس  
 و اسکول سرکاری اضلاع ممالک مغربی و شمالی میں طلباء کی درس  
 و تدریس کیواسطے جاری ہے چونکہ یہ کتاب باوجود دوبار  
 چھپنے کے نایاب ہے اور بہر شخص اسکا طلبگار اہذا میرے  
 شفیع کرم و محنت و مہم نکلندہ حدیقہ فضل و کمال جامع صفات  
 جلال و جمال شرف خاندان علا فخر و دومان مجد و عمت الیکہ تاز

عرصہ عروج و جاہ عالی منزلت بلند پایگاہ جناب حکیم حافظ سید احمد شاہ  
 رحمہ اللہ تعالیٰ وار تقاہ علی مدارج الاعلیٰ نے فقیر سے اس  
 کتاب کے چھاپنے کی اجازت طلب کی فقیر نے جا بجا و سپر  
 نظر ثانی کر کے اجازت طبع کی وہی اس تقدس آیات بلکونی  
 صفات کے محامد اور اوصاف کا ذکر زبان کا شرف اور بیان کا  
 افتخار ہے اور اس والا منش کی ستائش نطق کا موجب سعادت  
 اور مداح کا پایہ اعتبار اس قدسی صفات کے اخلاق حمیدہ اور  
 اوصاف پسندیدہ لکھنے کی نہ زبان قلم کو تاب اور نہ ورق مین  
 گنجائش لہذا اس دعا پر ختم کلام ہے اور خانہ کا بخیر انجام کہ  
 اللہ تعالیٰ اس ہر دل عزیز مجمع کمالات صوری و معنوی کو چشم  
 بد بین سے محفوظ اور مصنون رکھ کر مدارج اعلیٰ اور مراتب اقصیٰ پر  
 پہنچائے اور بادِ سموم غم و الم اوسکے دل تقدس منزل مین کہ گلشن  
 بیخزان ہے کبھی بار نہ پائے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ  
 يَا اَرْحَمَ الرَّحْمَاءِ رتہ فقیر آثم



سید فخر الدین حسین بن ہلوی  
 مصنف تہذیب النفوس

# اشہار

واضح ہو کہ حسب استدعا ہمارے جناب مستطاب معظمی خواجہ  
فخر الدین حسین خان صاحب بہادر منصف مقام جموی و مولگیر  
اعلیٰ اللہ درجاتہ نے باوجود قلت فرصت و کثرت کار کے اس  
کتاب میں اول سے آخر تک مناسب ترمیم فرما کر اپنی دریاوی سے  
اجازت طبع کراہی کی تحیف کو عنایت فرمائی اور حق تصنیف و تالیف  
اس کتاب نایاب کا خوشی سے راقم کو بھل کیا و بموجب قانون ستم ۱۹۴۷ء  
واحصل بھی رجسٹری کی گئی کوئی صاحب قصد طبع کا انفرمائین  
نفع کے بدلے نقصان نہ اوٹھائیں۔

و ما علینا الا البلاغ

راستم

حافظ سید احمد عظیم آبادی

کتاب بکار آمد طلب التَّائِبِ

# تَهذِيبُ النُّفُوسِ

حصہ دوم

تصنیف معنی جناب خواجہ شید محمد فخر الدین حسن خان نصاحب

متمخلص بہ سخن

منصف مقام جموی و مولیٰ حبیب مابین جناب سید محمد باقر صاحب

عظیم آبادی

۱۰۸۰ھ

مطبع صبح صادق واقع شہر پٹنہ پٹی

قیمت فی جلد



کتاب بکار آمد طلاب المسئله

تہذیب النفوس

حصہ دوم

تصنیف سے جناب خواجہ سید محمد فخر الدین حسین صاحب دہلوی

مخلص سخن

منصف مقام جمہوی و مونگیر حسب فرمایش جناب سید محمد باقر ضا

عظیم آبادی

شمار

مطبع صاحب دہلی شہر عظیم آباد محلہ گزیر پین چپی

قیمت فی جلد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## وقت و راسخ کی خوبی

اللہ تعالیٰ نے دنیا کے انتظام کے واسطے وقت مقرر کیا ہے  
یا یون کہئے کہ اس کا انتظام وقت پر موقوف رکھا ہے اور وقت  
چند اقسام میں تقسیم ہے +

قرن سال ماہ روز پہر ساعت اور دقیقہ +

قرن بعضوں کے نزدیک بارہ برس کا ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک ۳۰ برس  
گزر جانے پر ایک قرن کہلاتا ہے + سال بارہ مہینے کا مہینہ ۳۰ دن کا  
دن چار پہر کا پہرین گھنٹے کا گھنٹہ ۶۰ دقیقے کا ہوتا ہے اور دقیقہ کو انگریزی  
مین منٹ کہتے ہیں + اور ان سب سے اپنے اپنے موقع پر جب جیسا  
بہو ایک وقت مراد ہے + حیرت سے کہ انسان کے ساتھ کون سی قدر

جھگڑے لگا دے ہیں + مگر پھر جو ہم غور کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ یہ  
 جھگڑا صرف انسان ہی کے ساتھ نہیں ہے بلکہ وقت تمام دنیا اور تمام  
 عالم و مابینہما کو شامل ہے اور سب پر محیط ہے کوئی شے جسکو ہم آنکھوں  
 سے دیکھتے یا کانوں سے سنتے ہیں یا اوسکا ذکر کرتے ہیں یا اوسکو  
 سونگھتے ہیں یا اوسکو چھوتے ہیں یا اوسکو چکھتے ہیں یا اوسکی طرف  
 خیال کرتے ہیں یا اوسکو وہم میں لاتے ہیں یا اوسکا ادراک کرتے ہیں  
 یا اوسکا تصور کرتے ہیں وہ خالی از وقت معلوم نہیں ہوتی + جو شے  
 کلیات یا جزئیات میں سے گذر گئی اوسکے وجود کا ایک وقت تھا اور اوسکے  
 گذر جانے کا بھی ایک وقت تھا اور جو شے کلی یا جزئی تھوڑی یا بہت  
 ذمی روح یا غیر ذمی روح نوعی یا شخصی انسان یا حیوان نباتات یا اجادات  
 ارض و سما و مابینہما میں موجود اور پائی جاتی ہے سب کے واسطے ایک  
 وقت ہے + اور جو آئندہ ہوگی اوسکا بھی ایک وقت ہے + جو چر گذر  
 گئی جب وہ ہوئی ایک وقت میں ہوئی اور جب وہ معدوم ہوئی ایک وقت  
 پر ہوئی جو شے ہے وہ ایک وقت پر ہوئی ہے اور وقت پر موجود ہے  
 اور وقت ہی پر فنا ہوگی اور جو نہیں ہے اور ہونے والی ہے وہ  
 وقت پر ہوگی + اور اپنے وقت تک رہے گی اور اپنے وقت پر  
 نابود ہو جائیگی کوئی شے ہم ایسی نہیں دیکھتے ہیں جسکے واسطے وقت نہیں ہو

کوئی فعل یا حرکت یا ارادہ یا خواہش یا آرزو یا تمنا کسی انسان یا حیوان یا چیز  
 مرنی یا غیر مرنی کی ہم ایسی نہیں پاتے ہیں جو وقت سے باہر یا اس سے  
 جدا یا اس سے خالی ہو۔ اسباب و در عالم اسباب اپنے وقت پر ہوئے  
 اور وقت پر ہیں اور اپنے وقت مقررہ تک یوں ہیں چلے جائیگے۔  
 اب ہم ایک مختصر مثال اوسکے واسطے لکھتے ہیں جس سے کسی قدر وقت کی  
 خوبی معلوم ہو جائیگی مثلاً یوں سمجھنا چاہئے کہ انسان جب علم الہی میں تھا  
 اوسکا ایک وقت تھا جب عالم ارواح میں آیا اوسکا ایک وقت تھا  
 جب ان کے پیٹ میں اوسکے باپ کے نطفہ نے قرار پایا اوسکا ایک  
 وقت تھا جب رحم مادر میں اوسکی حالتیں بدلتی گئیں تو اوسکی ہر ایک حالت  
 کے موجود اور مفقود اور تغیر کا ایک ایک جداگانہ وقت تھا جب وہ پیدا ہوا  
 تو اوسکی پیدائش کا ایک وقت تھا۔ اب پیدائش کے بعد وہ جو حرکت یا جو  
 ارادہ یا خواہش کرتا ہے سب کا ایک ایک جداگانہ ہے پھر اوس مولود کے  
 عالم صحنے کا ایک وقت ہے جو دس برس کی عمر تک رہتا ہے اوسکو  
 عالم بیہوشی بھی کہتے ہیں اسے یہ کیا عمدہ وقت ہے جسمیں سوا کچیل کود  
 کھانے پینے اور سونے کے کیسی طرف توجہ نہیں دیتی پھر دس برس کے  
 بعد سے اوسکے نموکا ایک وقت ہے جو ۲۰ برس تک رہتا ہے اس زمانہ  
 میں انسان سب باتیں سمجھتا ہے اور اگر وہ میں اور شائق ہو تو ۲۰ برس

کی عمر میں تمام علوم پڑھ کر فاضل ہو سکتا ہے چنانچہ مولانا عبدالحی عجمی  
 کے سر پر ۲۰ برس ہی کی عمر میں فضیلت کا عمامہ بندھا اور حضرت امام  
 احمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے تمام علوم سے فراغ پاکر ۲۰ برس کی عمر میں  
 منہاج العابدین وغیرہ چند کتابیں تصنیف کیں اس وقت میں مولوی عبدالحی  
 لکھنوی نے ۲۰ برس کے قبل قرآن خط کیا اور تحصیل علم سے بھی فرا  
 پا کر خدائے مہربان سے بہت کتابیں لکھیں تصنیف سے موعود ہیں وہاں  
 فضل اللہ یونانی ۱۰ سال پہلے ۲۰ برس کے بعد سے اس کے شباب کا وقت  
 ہے جو ۳۰ برس کی عمر تک رہتا ہے + اتنے عرصے میں تو انسان  
 کو تمامی علوم اور فنون سے فراغ حاصل کر لینا ضرور چاہئے پھر ۳۰  
 برس کی عمر سے ۴۰ برس کی عمر تک وہ سب جوانی کا وقت ہے اس وقت  
 تک عاقل اپنے تمامی امور دنیاوی سے فراغ حاصل کر کے وقار اور  
 وجاہت ایسی پیدا کرتا ہے اور ایسے کارہائے نمایان سامنے ناموری  
 کے اوس سے وقوع میں آ سکتے ہیں کہ بعد اس عمر کے جب تک وہ زندہ  
 رہتا ہے ساتھ عیش و آرام طمانیت اور فراغت کے اپنی عمر بسر کر سکتا  
 ہے اور بعد مرثیہ نام نیک و سکا اسکے تصنیفات اور دوسری اقسام  
 کی عمدہ باتوں سے صفحہ روزگار پر یادگار رہ جاتا بعد ۴۰ برس کے ۵۰ برس  
 کی عمر تک اسکا ایک وقت ہے اس عمر میں انسان جوان رہتا ہے

مگر ساتھ کہولت کے اسلئے اس بڑس کی عمر کو سن کہولت کہتے ہیں  
 اور ساتھ بڑس کے بعد سے تا بقاے عمر سن شیخوخت ہے جس میں انسان  
 کے تمام قوے ضعیف ہو جاتے ہیں اور صرف یاد الہی کے قابل رہ جاتا  
 ہے + اس بڑس کی عمر سے تا بقاے عمر انسان کو ایسے ایسے وقت  
 ملتے ہیں جن میں اگر وہ چاہے تو کار ہائے نمایاں کر سکے اور ایسے  
 امور میں سعی کرے جو اس کو خود اور اس کی اولاد اس کے دوستوں اور  
 اس کی قوم کو مفید ہوں + پس جب انسان فوت ہوا وہ اس کا ایک وقت  
 ہر انسان سو وقت کو بہت یاد رکھے اور اس وقت کے واسطے جہان تک اس  
 ممکن ہو بہتر سامان کر رکھے کیونکہ اس وقت میں بظاہر وہ نیست و نابود  
 ہوتا ہے اور دنیا کی تمام باتوں اور خواہشوں سے برکنار ہو کر اپنے مقام  
 پر جاتا ہے + اور خدا سے ملتا ہے پھر اس کا جو کچھ یادگار ہوا اس کا بھی  
 ایک وقت ہے کہ وہ اپنے وقت تک یادگار رہیگا خواہ وہ یادگار اس کی  
 بھلائی سے ہو یا برائی سے + یہ مثال ہم نے اسلئے لکھی کہ آدمی  
 اپنے ہر وقت کو بجائے خود خوب غور کرے کہ اس کو اس کے نفع اور  
 ناموری اور نجات اور خوشی حاصل کرنے کے واسطے کیسے کیسے وقت  
 گئے ہیں اگر وہ چاہے تو اپنے وقت سے بہت کچھ نفع اور فائدہ  
 دین و دنیا کا حاصل کرے یا ہوائے نفس کا مغلوب ہو کر اپنی اوقات

صانع کرے اور محض ناقابل اور بیکار مثل حیوان یا جادو کے رہ جائے  
 یہ دونوں باتیں انسان ہی کے اختیار میں ہیں وہ چاہے انسان  
 یا حیوان + حالت ثانیہ میں اسکی حالت حیوان اور جادو سے بدتر سمجھی  
 جائیگی کیونکہ اکثر حیوان بکار آمد دیکھے جاتے ہیں اور تھپر بھی بہت سے  
 مواقع میں مفید سمجھا جاتا ہے لیکن وہ شخص جس نے خود اپنے کو لاشیٰ محض  
 اپنی ہی غفلت سے کر دیا اور وقت کو ضائع کیا وہ کسی مصرف اور  
 کسی کام کا آدمی نہیں ہے +

وقت کا نگاہ رکھنا ایک ایسی عمدہ چیز ہے کہ جسکے برابر کوئی شے مقبوضہ  
 جس قدر لوگ دنیا میں ہیں وہ باعتبار عقل و شعور اور علم و فضل اپنے  
 تین درجہ پر شمار کئے جاتے ہیں + اعلیٰ متوسط اور ادنیٰ +  
 ہم نے جو ان تینوں مراتب میں انسان کے عقل و شعور و علم و فضل ہی کا  
 اعتبار کیا اور صاحبان زر کو واسطے انسانیت کے درجوں کے غیر معتبر  
 سمجھا اسکے کئی سبب ہیں + اول یہ کہ عقل و شعور و علم و فضل کی دولت  
 لازوال ہے جسکو خدا ان دولتوں سے یا انہیں سے ایک دولت سے  
 سرفراز کرتا ہے اوسکے برابر خوش نصیب یا مین کوئی نہیں اور دولت  
 روپیہ کی زائل ہو جانے والی چیز ہے اسلئے عقلا کے نزدیک قابل  
 اعتبار نہیں + روپیہ کو دولت کو جو رجور الیتا ہے ظالم چھین لیتا ہے

حاکم وقت ٹکس لگا کر لے لیتا ہے آدمی خود اپنے روپیہ کو اکثر بجا بمصرف  
 خرچ کر دیتا ہے اور ان اسباب سے وہ دولت گھٹتے گھٹتے اس قدر  
 گھٹ جاتی ہے کہ انسان مفلس تلاج اور کوڑی کوڑی کو محتاج ہو جاتا،  
 مگر دولت عقل و شعور اور علم و فضل کی ایسی لازوال ہے کہ جبے نہ چور  
 سکتا ہے نہ ظالم چھین سکتا ہے اور نہ حاکم وقت اوپر ٹکس لگا سکتا ہے  
 بلکہ انسان او کو حسب قدر خرچ کرتا ہے مصرف میں لاتا ہے یہ دولت ہوتی  
 ہی جاتی ہے + علاوہ اسکے دولت عقل و شعور اور علم و فضل کی تابیر  
 انسان کے ساتھ رہتی ہے جس سے انسان کو ہر وقت میں خود بھی بہت  
 راحت اور نجات ملتی ہے اور اسکی قوم کو بھی کچھ کچھ نفع ضرور اس سے  
 پہونچتا ہے عقل و شعور علم و فضل بجائے خود ایک جوہر ہے اور دولت  
 زرا و سکا عرض ہے جو ہر قائم بالذات اور عرض قائم بال غیر حبیبے کپڑا کہ  
 جوہر ہے قائم بالذات اور اولس کپڑے کو کسی رنگ میں رنگوائے تو وہ  
 رنگ عرض ہے کہ کپڑے کے ساتھ قائم ہے کپڑے کو اگر دھو ڈالیں  
 تو رنگ و سکا زائل ہو جائیگا اور کپڑا جیسا تھا ویسا ہی باقی رہیگا اس سے  
 یہ ثابت ہوا کہ عرض زائل ہونے والی چیز ہے اس لئے وہ ارباب عقل و  
 خرد کے نزدیک قابل اعتبار نہیں + ایسا ہی روپیہ ہے جس پر کچھ بھی

بعقل و شعور اور ارباب علم و فضل کے نزدیک وہ لوگ اونے درجہ کے  
 لوگوں میں شمار کئے جاتے ہیں ہاں اگر ساتھ عقل و شعور اور علم و فضل  
 کے رویہ بھی ہے تو وہ اوسکے واسطے لائق اور مناسب ہے۔ الغرض  
 ان جہ سے انسان کے فرق مراتب میں دولت زر کا اعتبار نہیں ہوتا  
 پس جاننا چاہئے کہ اعلیٰ مرتبہ کے لوگ اس دنیا میں جگہ گزر گئے وہ  
 اہل باطن حکماء اہل تجرید متقی اور پرہیزگار لوگ تھے جنکے انوار  
 ظاہر اور باطن کی روشنی آج تک دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور باقی عالم  
 عالم ہیہ روشنی برقرار رہے گی اور اب بھی اس درجہ کے لوگوں میں  
 اہل باطن اور حکماء اور بعض جگہ علماء ایسے ہیں جنکے فیض سے اب تک قی  
 روز افرون دنیا کی دیکھی اور سنی جاتی ہے اعلیٰ درجہ کے لوگوں میں  
 جو گزر گئے انکی تمام باتوں سے فضل بات یہ تھی کہ انہوں نے اپنے  
 وقت کو ضائع نہونے دیا اور وقت کا اپنے خیال رکھا جسکے سبب  
 سے وہ اس مرتبہ عالی کو پہونچے اور اب بھی جو لوگ اعلیٰ درجہ کے  
 ہیں انکا سب سے پہلا کام یہی ہے کہ وہ اپنے وقت کی نگہداشت  
 کرتے ہیں فقر اور اہل اللہ میں پاس انفاں کیا چیز ہے وقت کا لگا  
 رکھنا ہے ورتہ متوسط کے لوگ دنیا میں بہت ہیں یہ لوگ بھی موفقی  
 اپنی عقل و شعور کے اپنے وقت کو نگاہ رکھتے ہیں مگر اوس کم حوصلہ

درجہ اعلیٰ کے ہیں قسم سوم یعنی درجہ اوسنے کے لوگ زمیندار  
 کاشتکار اہل حرفہ اور نوکر پیشہ ہیں کہ انہیں بھی اکثر اپنے وقت کو  
 نگاہ رکھتے ہیں اور اس وجہ سے اونکی زندگی ساتھ عیش و آرام و  
 خوشیکے بسر ہوتی ہے اور جو لوگ وقت کو ضائع کرتے ہیں وہ انوار  
 اور اقسام کے رنج خود اپنی ہی ذات سے پاتے ہیں اور اس وجہ  
 تکلیف اٹھاتے ہیں کہ آخر جان سے اپنی عاجز آجاتے ہیں جو لوگ  
 کچھ کچھ اپنے وقت کی نگہداشت کرتے ہیں اونکے حالات کو دیکھئے  
 ایک زمیندار صبح سے تا شام اپنی زمینداری کا کام کرتا ہے رعایا کے  
 ساتھ بندوبست ٹھیکہ ٹپے تحصیل وصول کا کرتا ہے اپنے توابعین پر  
 احکام جاری کرتا ہے کاشتکاری کا انتظام کرتا ہے تمام دن اوسکا  
 اسی انتظام میں بسر ہو جاتا ہے شب کو وہ اپنی آمدنی اور جمع خرچ کا  
 حساب کرتا ہے اور سونے کے وقت بلکہ کبھی کبھی غنید کو اپنے اوپر حرام  
 کر کے دوسرے دن کی صبح تک اپنے امور ضروری میں مصروف رہتا ہے  
 اور وقت کو اپنے ہاتھ سے ضائع نہیں ہونے دیتا ایک کاشتکار  
 جزوی اراضی کا صبح سے ہنیل لیکر لکھیت پر جاتا ہے تمام دن لکھیت  
 پر رہ کر کام انجام کرتا ہے شام کو گھر آکر اپنے مویشی کی خدمت کرتا ہے  
 اور بعد اسکے وہ نہایت آرام سے سوتا ہے کیونکہ محنتی آدمی کو

بہ نسبت کامل آدمی کے نیند خوب آتی ہے اور اس وجہ سے مختل لوگ  
 کم بیمار ہوتے ہیں اور اکثر صحیح الجسم رہتے ہیں + اہل حرفہ بھی اپنے  
 وقت کو ضائع نہیں کرتے + ایک سوداگر ٹھیک اپنے وقت پر اپنی دکان  
 کھولتا ہے اور ٹھیک وقت پر بند کرتا ہے اگر ایسا نہ کرے تو اس کے کاروبار  
 تجارت میں سخت خلل واقع ہوگا اگر وہ بیوقت دکان کھولے اور بند کرے  
 تو ممکن ہے کہ اس تھوڑے سے وقت کے ضائع ہونے میں اس کا  
 سیکڑوں روپے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ کا نقصان ہو جائے پھر وہ اپنے  
 وقت کو کیوں ضائع کرنے لگا اس طرح ہر قسم کے اہل حرفہ اپنے  
 بقا حلوائی نان بابی کنجڑے قصائی دھنیہ جولاہے تیلی تیلو کی صرف  
 بنار جوہری مہاجن دکنیہ بیدبائی ہنسیاری عطار وغیرہ سب اپنے  
 اپنے وقت پر اپنا اپنا کام شروع کرتے ہیں اور اپنے وقت پر اس کو  
 ختم کرتے ہیں + وقت کی نگہداشت سے ان کو اس قدر راحت ملتی ہے  
 اور نفع پہنچتا ہے کہ ہر ایک انہیں کا ہلوگون کے بہت بڑے رئیس  
 نامی اور گرامی سے بددعا خوش اور اچھا ہے جنکے باپ کو اس  
 ۲۰ گانوا پانچ ماٹھی تھے اونھوں نے اپنے وقت کو ضائع  
 اور برباد کر کے گانوا اور دولت کو خاک میں ملا دیا۔ اب تین  
 تیرہ روز کے فاقہ سے بیٹھے ہوئے نیم کی ٹھنی سے زخموں کی

مکھیاں ہلاتے ہیں + فاختہ وایا اولے الابصار + اس اونے  
 درجہ کے لوگوں میں سب سے اہون فرقہ روزگار پیشوں کا ہے  
 جس سے بدتر کوئی کام نہیں آدمی نوکری جب ہی قبول کرتا ہے جب  
 سب طرح سے عاجز ہوتا ہے نوکرتین روپیہ سالانہ کے درماہ سے  
 لیکرتین لاکھ روپیہ سالانہ کے مشاہرہ تک کا برابر ہے نوکری وچہ  
 ہے کہ تھوڑے سے روپیہ کے واسطے انسان جو اشرف المخلوقات  
 ہے دوسرے کا مطیع اور تابعدار بن جاتا ہے بلکہ یوں کہئے کہ انسان  
 تھوڑے سے روپیہ کے واسطے اپنے کو بیچ ڈالتا ہے اور جان  
 تک اپنی مالک پر نثار کر دیتا ہے + اسی واسطے عقلا اور صاحب فضل  
 کمال نے کبھی کیسکی نوکری نہیں کی اور اگر کی تو پھر اسکو اس حق  
 و عقل و شعور و امانت اور ایمان داری سے انجام دیا کہ وہ لوگ  
 اس فن میں بھی ضرب المثل اور یادگار زمانہ ہو گئے وجہ اونکی ناموری  
 اور اون سے کاربائے نمایان وقوع میں آنے کی یہ ہے کہ وہ لو  
 اپنے وقت کو ضائع نہیں کرتے رہے وقت کی نگہداشت میں  
 بکمال اہتمام سعی کرتے رہے اگر وہ لوگ اپنے وقت کو ضائع کرتے  
 تو کبھی اونکو ناموری حاصل نہوتی اور نہ کوئی خدمت اون سے سرانجام  
 آتی

اور اسکی نگہداشت کرتے ہیں اور وقت تک وہ اپنا کام اچھی طرح  
 سے انجام کرتے ہیں اور جہان غفلت میں پڑے اور وقت کو مفت  
 ضائع اور برباد کیا پھر وہ اس خدمت کے قابل نہیں رہتے خدمت  
 ان سے چھین لی جاتی ہے اور وہ بیکار ہو جاتے ہیں دنیا میں  
 اسکی مثالیں بہت سی موجود ہیں اور ہر وقت وہ ہر جگہ اکثر دیکھی اور سنی  
 جاتی ہیں جس سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا۔ جو لوگ عاقل ہیں  
 انکو اپنے وقت کا ایسا خیال ہوتا ہے کہ اسکے ضائع ہونے پر انکو  
 اپنے کسی عزیز کے مرجانے کے برابر غم ہوتا ہے بلکہ اس سے  
 بھی زیادہ انکو صدمہ ہوتا ہے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ میری زندگی کا  
 جس قدر وقت بیکار ضائع ہوا اس قدر میری زندگی گھٹ گئی پھر زندگی  
 کے گھٹ جانے کا انسان کو کیونکر الم نہ ہو گا وائے بر حال ان لوگوں  
 کے کہ جنکی تمام عمر کا وقت ضائع ہو گیا اور انہوں نے کچھ بھی قدر  
 اپنے وقت اور اپنی زندگی کی نہ کی اور کبھی اس بات کو خیال نہ کر کے  
 افسوس بھی نہ کیا کہ ہائے میرے بہت سے وقت مفت برباد ہو  
 ضائع ہو گئے انا اللہ وانا الیہ راجعون + دیکھا جاتا ہے کہ جب کبھی  
 صاحب یورپ میں نے اپنے کسی دوست کو واسطے ملاقات کے بلایا  
 تو اسکی ملاقات کا ایک وقت معین کر دیا + اگر دوست انکا یہ وقت

یا خلاف وقت مقررہ اونکی ملاقات کو جائیگا تو گو وہ کیسا ہی پیار اور دوست  
 اونکا ہودہ ہرگز اوسکی ملاقات نہ کریگے + عاقل جبکو وقت کی پابندی  
 ہے اور جس نے اسکا لطف حاصل کیا ہے اور جو وقت کی نگہداشت  
 سے مرتبہ اعلیٰ کو پہونچا ہے وقت کا بیکار گزر جانا اوسکے واسطے  
 نہایت جان خراش اور باعث سوہان روح کا اوسکے ہوتا ہے اور  
 اس عمدہ عادت کے سبب حالت اوسکی یہ ہو جاتی ہے کہ جو وقت اوسنے  
 جس کام کے واسطے مقرر کر دیا ہے اوسوقت وہ کام کر لیا جاتا ہے  
 اسمین اوسپر کوئی آفت آئے یا اوسکی جان جائے مگر وقت کو خلاف  
 نہ کریگا + المختصر وقت عجب چیز ہے اسکی نگہداشت جبکو غریب ہے وہ  
 بے شبہ نامور مشہور اور عاقل آدمی ہو سکتا ہے ہم ایک عاقل لڑکے  
 اور ایک بیوقوف لڑکے کی اوقات کا حال لکھتے ہیں اور بعد اسکے ایک شخص  
 کے سوانح عمری کو بطور اختصار اس تحریر میں درج کرتے ہیں جس سے برائی  
 اور بھلائی وقت کی اور اوسکی نگہداشت بخوبی سمجھ میں آجائگی +

## عاقل لڑکا

ایک عاقل لڑکا ۹ بجے شب کو کھانا کھا کر سو رہا اور تین بجے شب کو  
 بیدار ہو کر اپنے وقت کی پابندی کرتا رہا اور اس کے وقت

کو تجویز کر رکھا ہے اب وہ یوں کار بند ہوتا ہے کہ وہ تین بجے اٹھا  
 اوسنے ایک گھنٹہ تک عربی کا سبق یاد کیا + چار بجے سے پانچ بجے  
 تک سبق فارسی کا بر زبان کیا پانچ بجے نماز کی بعد انگیزی علم ادب کی  
 کتاب کو پڑھا اور بعد اوسکے تواریخ حساب جغرافیہ وغیرہ کی مشق کی  
 یہاں تک کہ صبح کے سات بج گئے اب اوسنے کتاب لک کی اور حوائج  
 ضروری سے فراغ کر کے منہ ہاتھ دھوئے یا غسل کر کے کپڑے  
 بدلے کچھ ناشتا کیا چائے پی اور اپنے دوستوں کے ساتھ کھیل کود  
 میں مصروف رہا ۹ بجے ہی اوسنے کھیل کود سے کنارہ کیا کھایا اور  
 اسکول یا کالج میں چلا گیا وہاں کے وقت خود ہی معین ہیں کہ فلاں  
 فلاں وقت طلب کو یہ کام کرنا ہو گا وہاں وہ لڑکا قاعدہ مقررہ  
 کے موافق پڑھتا لکھتا رہا اسکول سے آنے کے بعد اوسنے ایک  
 یاد و گھنٹے پھر تفریح کی ناشتا کیا کھیل کود اور شام سے پھر وہ کتابیں  
 لیکچر بیٹھا استاد سے عربی اور فارسی کا سبق پڑھا انگیزی کا مطالعہ کیا  
 ۹ بجے یا قریب دس بجے کے کھانا کھا کر سو رہا پھر تین بجے اٹھ  
 بیٹھا اور اپنے کام میں مصروف ہوا +  
 یہ لڑکا پچیس برس کی عمر تک اسی قاعدہ کے موافق اپنے وقتوں  
 کی نگہداشت کر کے لکھتا پڑھتا کھاتا پیتا سوتا جاگتا کھیتا کودتا اور

اپنی اوقات کو اچھی طرح ساتھ خوشی کے بسر کرتا رہا اسچسپس  
 کی عمر میں اوسنے عربی اور فارسی میں استعداد کامل بہم پہنچائی +  
 انگریزی میں اوسنے - بی - اے - بی ایل کا امتحان پاس کیا اور وہ  
 تمام علوم مغربی اور عربی فارسی ہندی دیوناگری قواعد اور قوانین  
 اور اصول قوانین شرع اور شاستر سب پر قادر ہو گیا اب اگر اسکی  
 خاندان کی جالبیٹھی سے اچھی ہے یعنی وہ خود یا اسکے والدین  
 ذی مقدر میں تو وہ اعلیٰ درجہ کی ترقی اپنے ہر ایک مرید کر لگا اور  
 اپنی ریاست خاندانی کو ترقی دیکر دنیا کے نامور اور مشہور آدمیوں  
 میں گنا جائیگا اور اگر وہ غریب ہے تو وہ اپنے علوم کی قوت سے بہت  
 سے فوائد دینی اور دنیوی حاصل کر لگا اور اسوقت وہ اوس سے  
 زیادہ مشہور اور نامور ہو گا جو پہلے سے دولت مند تھا + یہ مثال تو  
 ایک دانشمند اور عاقل لڑکے کی ہے اب نادان اور غافل لڑکے  
 کا حال سنئے +

## نادان لڑکا

وہ گھر کا دولت مند ہے + اوسکے واسطے ایک عالم عربی اور فارسی  
 بیڑھا نے کو نوکر ہے ایک ماسٹر انگریزی دان ہر روز اوسکے مکا

انگریزی کا سبق یاد کرانے آتا ہے وہ اسکول بھی جاتا ہے مگر اسکی  
 حالت یہ ہے کہ کسی کام میں اسکا جی نہیں لگتا کوئی وقت اسکا  
 کسی کام کے واسطے مقرر نہیں کہ جس سے اس کام کے پورا کونگی  
 عادت رہے اور نہ اسکو اپنے وقت کے ضائع ہونے کا خیال  
 پس رفتہ رفتہ اس لڑکے کی یہ حالت ہوگی کہ نہ اسکو کسی کتاب کا  
 سبق یاد ہو گا نہ کسی کام میں جی لگے گا نہ اس کے اخلاق درست ہونگے  
 نہ اسکو تہذیب آئیگی وہ ہمیشہ اپنے وقت کو ضائع کرتا رہیگا سستی اور  
 کاہلی اسکی عادت ہو جائیگی اسکول میں برخلاف وقت کار بند ہوگا آخر  
 حالت اسکی یہ ہو جائیگی کہ وہ بے علم اور جاہل محض رہ جائیگا  
 اس کے محض بازاری لوگوں کی طرح ہو جائیگے وہ اگر عالم کا بیٹا ہے  
 تو جاہل کہلائے گا شریف زادہ ہے تو آرازیل میں شمار کیا جائیگا  
 دولت مند ہے تو مفلس ہو کر محتاج کہلائیگا غریب سپر ہے تو چور اور  
 بد معاشوں میں اسکا شمار ہوگا غرض ٹھوڑی عرصہ میں حَسْرَتِ الدُّنْیَا والاخِرہ  
 ہو جائیگا + اور بجز افسوس اور کچھ اس کے ہاتھ نہ آئیگا + وہ نئی دان  
 لڑکا جسکا ذکر اوپر لکھا گیا اسکا باپ سمجھتا ہے کہ خدا نے گھر میں کھانے  
 کو دیا ہے فضل الہی سے سب طرح کی فراغت حاصل ہے گا تو  
 کی جگہ گا تو مکانات کی جگہ متعدد مکانات گھڑے ہاتھی اسباب نقد و

ہر طرح کی آسائش کی چیزیں موجود ہیں ورسب اسی لڑکے کے واسطے  
 ہیں مولوی صاحب پڑھانے کو ماسٹر صاحب انگریزی یاد کرانے کو  
 پہلوان کشتی لڑانے کو چابک سوار گھوڑے کی سواری سکھانے کو  
 دو چار صاحب صاحبزادے کا دل بہلانے کو ہر وقت موجود  
 ہیں پھر لڑکا پڑھیکا تو خیر اور نہ پڑھیکا تو کیا اوسکو کسی بات کی کمی ہے  
 گھر میں خدانے سب کچھ دیا ہے اوسکی زندگی عیش و آرام سے  
 کٹ جائیگی۔ یہ حضرت اگلے وقت کے آدمی تو صاحبزادے کے  
 واسطے موافق اپنے خیالات ناقص کے رائے دیکر خاموش ہوا  
 اٹھ کے کئی حالت سینئے کہ اوسکی پیدائش سے چار برس چار مہینے  
 چار روز گزر جانے پر اوسکا ختنہ اور کتب اس حوم سے ہوا کہ تمام  
 مین بلکہ دو در تک اسکی خبر مشہور ہو گئی دس بارہ ہزار روپے  
 ناچ رنگ مین خرچ ہو گئے بھلا یہاں تک تو اوس بیچارے لڑکے کا  
 قصور نہیں کچھ قصور و خطا اوسکے باپ کی ہوا اب گئے سینئے کہ مکتبے بعد لڑکے  
 کو چھوڑ دیا و سن بارہ کی عمر تک وہ یوں ہی کھیلتا رہا بعد اسکے دوست  
 آشناؤں کے کہنے سننے سے اوسکے باپ نے پہلے ایک روپے مہینے  
 کا میاں نجی نوکر رکھ دیا لیکن وہ لڑکا اپنی وحشت اور گھیل کے سامنے  
 اک کسکے سنتاے میاں نجی سے جنگ و جدل ہے روناد ہونا غلغلہ

میں شہزادہ کی  
جس کی ہلکے  
بیبی بالک کی  
جس کی ہلکے

نور ہا ہے کہیں اسکی خبر گھر میں پہنچی ماما نے بی بی سے جا کر کہا  
کہ صاحبزادے کو میا بچی نے مارا ہے صاحبزادے زار زار رو رہے  
ہیں روتے روتے بچکی بندھ گئی ہے بی بی کو شفقت کا جوش آیا  
ماما سے کہا کہ جا لڑکے کو بلا لا میا بچی بچا رہ ایک روپیہ مہینے کا  
نوکر اسکی کیا مجال جو لڑکے کو کچھ مار سکے یہ جو کچھ غل فساد رونا  
و ہونا تھا سب دس لڑکے کی شرارت نفس اور بری طبیعت کے سبب  
براہ مکر و فریب تھا ماما نے اگر جو بیگم صاحبہ کا حکم سنایا میا بچی نے  
فوراً لڑکے کو جانے کی اجازت دی صاحبزادے بد اقبال گھر  
میں روتے ہوئے گئے اما جان دروازہ ہی منتظر اونکی کھڑی  
تھیں دیکھتے ہی سینے سے لگایا آنسو پوچھے پیار کیا اور اس  
بیقراری سے اوسکو گلے لگایا کہ جیسے وہ کسی جنگ عظیم پر لڑنے او  
جان دینے گیا تھا اور وہاں سے زندہ صحیح و سالم فتح کر کے گھر پر  
آیا ہے آخر وہ اوسکو گلے لگائے ہوئے گھر میں لے گئیں اوسکا  
منہ ہاتھ دھو لایا کچھ کھلایا اور کہا کہ تم یہیں کھیلو باہر نہ جاؤ تمہارے  
باپ گھر میں آئیں دیکھو تو میا بچی نگوڑے مونڈی کاٹے کو تمہارے  
باپ سے کیسی مزاح لواتی ہوں الغرض صاحب خانہ گھر میں تشریف  
لائے اور ماما نے آتے ہی کہا کہ تمہارے میا بچی نوکر رکھا ہے یا قصا

اگر تھکونے کی جان ایسی ہی دو بھرے تو خود ہی گلا گھونٹ کر اوسکو  
 مار ڈالو نگوڑے قصائی کے ہاتھ سے کیون اوسکی جان مارے  
 ڈالے ہو صبح سے روتے روتے اوسکا برا حال ہے اب میں  
 کبھی اوسکو میا بنی کے پاس جانے نہ دوں گی + باپ بھی یہ ماجرا سنکر  
 گھبرایا دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ صرف کتب خانہ میں تھوڑی دیر تک  
 بیٹھے رہنے پر یہ معرکہ ہو گیا یہ چارے میا بنی نے کچھ بھی نہیں کہا  
 تھا اور نہ لڑکے کو مارا تھا آخر وہ بھی کچھ سمجھ کر طیش و غضب میں خجانش  
 ہو رہا اوس لڑکے کی عادت تو پہلے ہی سے خراب تھی اب اور بھی  
 خراب ہونے لگی آخر تجویز یہ ہوئی کہ میا بنی ہی نالائق ہیں انکو نکال  
 دینا چاہئے چنانچہ وہ یہ چارے نکالے گئے اور ایک ہی استعداد  
 طالب علم کو عالم کہنا چاہئے اوس لڑکے کی تعلیم کے واسطے مقرر  
 ہوا اب صاحبزادہ کا سن چودہ پندرہ برس کا ہوا اگر ماشاء اللہ  
 کریم اور آدم نامہ پڑھ کر گلستان شروع کی ہے + لوگوں نے اوسکے  
 باپ کو مشورہ دیا کہ کچھ انگریزی بھی پڑھانی جائے اوسنو نے اسکول  
 میں نام اوسکا لکھوا دیا اور ایک ماسٹر گھر پر سبق یاد کرانے کو مقرر  
 کر دیا + اب وہ مطمئن ہو گئے کہ جو ہمارا کام تھا وہ ہم کر چکے لیکن اوسکو

وہ کہنے لگاڑی ہیں اور اسکی اصلاح اب کیونکر ہو سکتی ہے بہر حال لڑکے کے تعلیم دینے والے اپنے اپنے کام پر مستعد ہیں وقت پر آتے ہیں وقت پر چلے جاتے ہیں + لڑکے کا حال یہ ہے کہ وہ نوبے صبح کو سو کر اٹھا اور ناشتہ کے واسطے دھوم مچائی مولوی صبح سے آئے بیٹھے ہیں مگر یہ ذات شریف گھر سے باہر نہیں نکلتے جب اسکول کا وقت آیا تو وہاں کے جرمانہ کے خوف سے کچھ وہاں کے بیدار جانے کے ڈر سے باہر آئے اور ایک ساعت مولوی صاحب کے پاس بیٹھے کچھ پڑھایا نہ پڑھا اور اسکول روانہ ہو گئے + وہاں جا کر بیٹھے ہوئے اوقات عزیز کو مفت برباد کر دی ہیں اسکول کے آخر درجہ میں انکا نام لکھا گیا جہاں پانچ سات برس کی عمر کے لڑکے پڑھتے ہیں + اور یہ حضرت ماشاء اللہ چشم بدو جادوی الثانی کی ۲۲ - تاریخ پورے پندرہ برس کے ہو چکے اور ۲۳ ماہ مذکور سے سولہواں برس شروع ہوا ہے کیونکہ ہر سال سالگرہ انکی ہوتی ہے اور دولہا بنائے جاتے ہیں + ماسٹر لڑکوں سے الفاظ کی بجے اور مخفی پوچھ رہا ہی سب لڑکے بتا رہے ہیں اور یہ کچھ بھی بتا نہیں سکتے ماسٹر نے اس خیال سے کہ امیر زادہ سے اسرار معلوم ہو سکے گا کہ اس سے بڑا ہے تو صفت نمبر میں لڑکوں کے ساتھ

اکونکہ دی مگر قاعدہ تو یہ ہے کہ جو لڑکا نمبر پینسٹ ہوگا پہلے اوہی  
 سے ماسٹر پوچھنا شروع کرے گا اگر وہ لفظ کی سچے یا اس کے معنی  
 نہ بتا سکیگا تو دوسرے تیسرے چوتھے سے پوچھے گا جو لڑکا صحیح جواب  
 معنی بتاے گا وہی پہلے نمبر کی جگہ لے گا اور پہلے نمبر کا لڑکا درجہ بدرجہ  
 کھسکتا جائیگا + تو اب ان حضرات شریف کے ساتھ یہی معاملہ پیش  
 آتا ہے کہ بیٹھے تو پہلے نمبر گر چوٹے چھوٹے بچوں نے جو لفظ  
 ٹھیک سچے اور معنی بتانے شروع کئے اور نہ بتا سکے تو یہ  
 اپنے درجہ سے کھسکتے کھسکتے آخر درجہ میں پہنچ گئے اب ترمندہ  
 اور نام آخرو درجہ میں بیٹھے ہوئے لڑکوں کا منہ دیکھ رہے ہیں +  
 لیکن اسکو پوری غیرت اور ہمت نہیں کہ کوشش کر کے اپنے درجہ میں  
 اول نمبر کی جگہ نہ بجائے کیونکہ اسکی غیرت اور ہمت کو اسکی ابتدائی  
 تعلیم ناقص اور اس کے مان باپ کے بجا لاڈ پانے اور اس کے دل  
 بالکل اڑا دیا ہے اب وہ محض بھیا اور بے غیر ہو کر احمق کی طرح سے  
 زندگی بسر کرتا ہے جب وہ اسکول سے آیا تو کھیل میں مصروف ہوا  
 یہاں تک کہ رات کے آٹھ بج گئے ماسٹر صاحب شام سے بیٹھ میں  
 آدمی آدمی صاحبزادے کو بلانے کو بھیجے جاتے ہیں مگر وہ گھر سے  
 نہ نکلتے آخر مزار و شہار سے رات آئے ماسٹر نے سنا کچھ یاد

نہیں جتنا تھے ہیں سمجھ ہی میں نہیں آتا کیونکہ اوسکا وہی ان کی کھیل  
 میں ہے جسکی تعلیم اوسکو ابتدا سے ہوئی ہے آخر ماسٹر اپنا دوا  
 گھنٹہ وقت نوکری کا صرف کر کے چل دئے صاحبزادے اوتھے  
 اور سونے کے وقت تک پھر کھیل میں مصروف ہوئے اور جب  
 سوئے تو پھر ۹ بجے صبح کو بیدار ہوئے + اور اسطرح سے ساتھ ساتھ  
 بدشوئی اور بیداری کے اونکا پڑھنا لکھنا ہوا یہاں تک کہ بیس یا پندرہ  
 برس کے ہوئے + اس عرصہ میں جو اونکو دیکھا تو وہ گلستان  
 میں بادشاہے راشنیدم کی حکایت پڑھتے ہیں میزان میں حبشہ  
 امر کی شروع کی ہے انگریزی میں سکندربک آف ریڈنگ کی ابتدا ہوئی  
 ماشاء اللہ فرسٹ بک ختم کرچکے ہیں علم حساب میں جمع خرچ کرنا بھی  
 آتا تواریخ میں اپنے باپ دادا کا بھی حال نہیں جانتے کہ وہ کون  
 ہیں اور کس خاندان کے ہیں + جغرافیہ اوسکے واسطے اونکا  
 مکان ہے اپنے گھر کے والان اور کوٹھڑیوں اور زینے اور  
 پانچانہ سے بخوبی واقف ہیں + اسکے سوا اور کیا چاہئے بس  
 فاضل ہو گئے + سب کچھ جانتے ہیں زیادہ پڑھنے کی کیا ضرورت  
 ہے چوبیسویں برس ماشاء اللہ صاحبزادے کی شادی بڑی  
 دھوم سے ہو گئی اور اب مولوی صاحب اور ماسٹر صاحب سب

رخصت ہوئے اسکول کو سلام کیا باپ نے بھی انتقال فرمایا  
 گھر کی ریاست دولت اور تاجی جایدا دیہہ قابض ہوئے دو چار بچے  
 شہدے جو ایسے ہیو قوفون کی تلاش میں رہتے ہیں ان کے  
 اور خود دولت کے یار ہو گئے ہر وقت مصاحبت میں رہتے  
 بس اب آپ ہیں اور آپ کے اجاب ہیں رنڈیاں ہیں اور عیش ہے  
 الغرض چند روز میں کل روپے صرف ہو گئے گانوبک گئے مکانات  
 نیلام ہو گئے سب چیزیں کو برباد کر کے روٹی اور کپڑے کو محتاج  
 ہو گئے۔ مان کو فاقہ ہے جو روپے اب ودانہ ہے آپ بھوکے  
 مرتے ہیں بچے بھوک کے مارے روتے پھرتے ہیں۔ نہ کوئی  
 دوست ہے نہ آشنا ہے نہ رنڈی ہے نہ بھڑوا ہے نہ روپیہ ہے  
 نہ پیسا ہے نہ گانوبہ نہ مکان ہے نہ ہاتھی ہے نہ گھوڑا ہے  
 بس فقط دو چار جانیں باقی رہ گئیں ہیں اقدار کا حافظ اور نگہبان  
 یہ حکایت جو لکھی گئی ایسی ہے کہ جسکی نظیریں تھوڑے فرق کے ساتھ  
 اس دنیا میں اس وقت بہت سی جگہ ہر ایک شہر اور قریہ میں مل سکتی  
 ہیں ایسے لوگ جسکی یہ حالت گزر گئی ہے اور ہنوز وہ زندہ  
 اور موجود ہیں دس بارہ آدمیوں کو میں تباہ کیا ہوں اور خود  
 ان سے انکے حالات گذشتہ کی حقیقت سنوا دے سکتا ہوں

اور او کو نشان دیکر اون سے اون کے حالات گذشتہ کی حقیقت  
سنوا دے سکتا ہوں۔ یہ حال ایک غافل اور نادان لڑکے کا تھا  
جو لکھا گیا +

## ایک شخص کی مختصر سوانح عمری

لکھا ہے کہ ایک شخص شوال ۱۲۸۷ھ ہجری مطابق دسمبر ۱۸۷۰ء دہلی  
میں پیدا ہوا اور اس کا مکتب نہیں ہوا اور اس کی ماں نے اس کو پانچویں  
برس الف بے پڑھانی شروع کی جب اس کی عمر چھ برس کی ہوئی  
تو اس کی ماں نے انتقال کیا تب اس کو اس کی نانی نے پڑھانا  
شروع کیا آٹھ برس کی عمر میں اس نے قرآن مجید ختم کیا اور عربی  
پڑھنے لگا بارہ برس کی عمر میں کافیہ تمام کیا اور یہاں تک اس کی  
نانی ہی نے اس کو پڑھایا بعد اسکے اس نے ایک عالم کو نوکر  
رکھ کر اس کی تعلیم کی پندرہ برس کی عمر میں اس نے قطبی تمام کر کے  
شرح سلم آغاز کی بعد اسکے انقلاب دہر سے وطن چھوٹا اس  
مقام سے دوسرے مقام اور دوسرے سے تیسرے مقام  
پر جانے کا اتفاق ہوا اور اس کی نانی صاحبہ علیہا الرحمۃ والعفو ان  
نے اس وقت انتقال کیا جبکہ اس کی عمر چودہ یا پندرہ برس کی

تھی + اتفاقات حسنہ سے وہ ایک جگہ نوکر ہوا بعد اسکے  
 ایک شہر میں قائم مقام کو تو ال چند سے رہا پھر لکھنؤ آکر والد ماجد  
 کی زیارت سے مشرف ہوا وہاں صوبہ بہار میں ایک مقام میں  
 اگر قیام کیا یہاں و سکو کوئی شغل نہ تھا جی گھبرا یا پھر کچھ پڑھنا شروع  
 کیا اور اپنے وقت کی حفاظت کرتا رہا پھر چندے پڑھنے اور  
 پڑھانے میں اوقات کو صرف کیا کسی وجہ سے پڑھنا چھوٹا تو حرف  
 کی اصلاح یعنی شروع کی چند عرصہ میں حظ نسخ نستعلیق تعلیق شکست  
 اور شفیعیہ میں اچھا سوا دیا گیا + چونکہ اس ملک میں صاحب کمال لوگ  
 کمتر ہیں درس و تدریس کا شوق لوگوں کو بہت کم ہے پھر دربار  
 نوکری چاکری کی طرف ان لوگوں کی طبیعت بہت مائل ہے اسلئے  
 یہاں کے لوگوں نے اسکو بھی کچھری کی صورت دکھائی اور  
 ایک عدالت کے حاکم اوسپر مہربان ہو گئے اونہوں نے اسکو  
 عوض نقلنویس مقرر کر دیا جب کوئی عہدہ اونکے محکمہ میں خالی ہوتا  
 تو وہ اوس عہدہ پر اوسى کو عوض مقرر کرتے یہاں تک کہ وہ چند  
 بار محرر اور پیشکار اور ایک مرتبہ قائم مقام سہرہ شہہ دار مقرر ہوا کچھری  
 میں کام کرتا گھر آکر پڑھتا آخر اسنے یہ خیال کر کے کہ وقت عزیز  
 مفت بہا دینا ایک کتاب تصنیف کرنی شروع کی دو برس کی محنت

مین تمام اور فضل الہی انجام ہوگئی جسکے سبب بیکار او سکا وقت بھی ضائع  
 نہوا اور ایک مختصر سایہ کار دنیا میں رہ گیا بعد اسکے جب جیسا ہو  
 ہوا وقت کو او سمین صرف کیا کبھی اشعار کبھی لکڑی کا کام بنانا سیکھا  
 کبھی گھڑی درست کرنے کی تعلیم لی کبھی بندوق لیکہ شکار کو چلا گیا  
 غرض ایسے ایسے امور میں اپنے کو پھنساے رکھا اس سے کئی مطلب  
 حاصل ہوئے اول یہ کہ ہر وقت اور ہمہ دم محنت کرنے سے جسم  
 میں پھرتی رہی کاہلی کی عادت نہونے پائی دوسرے یہ کہ جس  
 کام کو کیا او سمین کچھ واقفیت بہم پہونچائی جو خالی از نفع نہیں ہے  
 لکڑی کا کام مثل صندوق وغیرہ کے وہ بنا سکتا ہے گھڑی کلا  
 یعنی بجھنے والی وہ صاف اور درست کر سکتا ہے بشرطیکہ کوئی نذر  
 او سکا نقصان نہوا ہو۔ اگر باریک ہتھیار ہوں تو چھپی گھڑی بھی بنا  
 کر سکتا ہے بندوق میں نشاندہ درست ہے گولی سے چڑیا مار  
 سکتا ہے تیسرے یہ کہ وقت کی نگہداشت اس سے ہوی  
 اور صحبت بد میں بیٹھنے اور جانے کا اتفاق نہوا وہ شغل کبری  
 کی قائم مقامی کا چلا گیا لگہ کوئی جگہ نوکری کی مستقل او سکو مدینہ منورہ  
 تو او سنے بجائے خود خیال کیا کہ خوش نویسی بندوق بازی شامی

لیکن یہ سب بیکار ہے اور ان سب باتون میں اوقات عزیز کو  
 مفت برباد کرنا ہے کام وہ کرنا چاہتے جس سے دین اور دنیا  
 کا نفع ہو اور اوقات عزیز مفت برباد نہ ہو یہ خیالات جو اسکے دل  
 میں جاگزین ہوئے تو اسنے قانون یا دکرنا شروع کیا دوسرے  
 کامل اسمین اسنے اچھی طرح محنت کی اور امتحان دیکھے بفضل  
 الہی کامیاب ہو گیا اسوقت وہ سمجھا کہ یہ محنت میری البتہ بکار آمد ہو  
 اور یہ وقت جو میرا گذرانی الواقع اچھا گذرا پھر اسنے وکالت کرنی  
 شروع کی اور اس شغل میں بھی جب وہ مکان پر رہا تو بیکار نہ رہا کوئی  
 نہ کوئی شغل ایسا ضرور رہا جس میں ہمہ تن طبیعت اسکی مصروف رہی  
 اس عرصہ میں اسنے ایک کتاب مذہبی لکھنی شروع کی اسکے ۱۲ جز  
 لکھے تھے کہ گورنمنٹ نے اسکو ایک حکومت کے عہدہ پر مقرر کر کے  
 سرفراز فرمایا وہ اپنے عہدہ مقررہ پر روانہ ہوا مگر اسکو افسوس  
 ہوا کہ وہ اس کتاب کو پورا لکھ نہ سکا جسکی بنا اسنے بہت عہدہ طرح  
 سے ڈالی تھی اس حکومت کے عہدہ میں اسکو چند مقامات میں  
 رہنے کا اتفاق ہوا کئی برس وہ ایسے مقام میں رہا جہاں  
 اسکو بہت فرصت تھی اس فرصت کو غنیمت سمجھ کر اسنے ایک کتاب

و شمالی کے پاس بھیج دیا ممدوح الصد رنے اوسکی اور اوسکی کتاب  
 کی بڑی قدر کی اور شکریہ کی چٹھی لکھی اور کتاب مذکور کو واسطے تسلیم  
 طلبائے اسکولی منظور فرما کر اس جلدین اوسکی خرید فرمائیں چنانچہ  
 کتاب مذکور اتیک مدارس و اسکول واقع ممالک مغربی و شمالی میں  
 جاری ہے اللہ تعالیٰ اوس سے اپنے بندوں کو نفع عنایت  
 فرمائے + اوس زمانہ میں جبکہ اوسنے امتحان و کالت درجہ اولیٰ  
 کا پاس کیا اوسکو شوق انگریزی کے حاصل کرنے کا بھی ہوا مگر  
 بوجہ اسکے کہ یہ زبان بہت ہی مشکل ہے بے قاعدہ پڑھنے کے  
 اچھی طرح حاصل نہیں ہوتی لہذا اسکی جانب سے کچھ محنت اوسکی  
 سہت ہوئی مگر اسکا خیال اوسکے دل میں جاگزین رہا کہ کچھ ہو جائے  
 اسکو بھی کچھ نہ کچھ حاصل کرنا چاہئے آخر اس خیال اور وقت کی  
 نگرداشت کا یہ نتیجہ ہوا کہ باوجود اسکے کہ گورنمنٹ کے عہدہ میں ہر  
 وقت سفر و پیش ہے اور کارسہر کار بیش از بیش مگر تاہم اوسنے  
 اپنے وقت کو برباد نہ کر کے چند روز کے عرصہ میں انگریزی اسقدر  
 حاصل کر لی کہ اب وہ ضروری چٹھی اور اپنے دوست آشناؤں کو  
 خط انگریزی میں لکھ سکتا ہے اور اگر کسی کا خط اوسکے نام انگریزی  
 میں آئے تو وہ اوسکو غر استعانت و وسرے شخص کے پڑھکر مطلب

اوسکا سمجھ سکتا ہے انگریزی میں گفتگو بھی کر سکتا ہے وہ شخص لکھتا ہے کہ میں اپنی انگریزی کے حاصل کرنے میں کمی نہ کروں گا اور جب مجھ کو تھوڑی بھی فرصت ملے گی تو میں اوس وقت فرصت کو اور اپنے وقت عزیز کو ضائع نہ کرنے دوں گا اور جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا میں انگریزی میں ترقی کرتا جاؤں گا تمام ہوا مختصر حال اوس شخص کا جبکہ بزرگوں نے اوسکی تعلیم میں کم توجہ کی اور اوسنے محض اپنے شوق سے اپنے وقت عزیز کو بیکار برباد نہ کر کے تھوڑی سی ترقی اپنے واسطے کر لی اللہ تعالیٰ اوسکے تمام ارادوں کو پورا کرے آمین اور حاصل اوسکے تمام حالات سے یہ ہوا کہ وقت کی نگہداشت بہت اچھی چیز ہے جس سے انسان بہت نفع اٹھا سکتا ہے +

## نادان آدمیوں کا وقت ضائع کرنا

بوجہ مختلف اصناف بنی نوع انسان و اختلاف طبائع اشخاص کسی شخص کے حالات روزمرہ کو مشخص اور محدود کر کے لکھنا و شمار ہے لیکن جیسا کہ دیکھا اور سنا جاتا ہے اوسکے موافق اگر ضبط تحریر میں آئے تو ناممکن اور محال بھی نہیں ہے مگر ہم اوپر

ہم سے ملاقات ہوئی ہے + ایک عہدہ دار سرکاری اپنے کام  
 میں بہت ہوشیار ہر طرح سے لائق تھے مگر اونہوں نے عیش اس  
 بے عنوانی سے کرنا شروع کیا کہ اپنے وقت کا خیال اونکو جاتا  
 رہا اور وہ وقت کی نگہداشت بھول گئے وقت اونکی کچری جانو  
 کا ہے مگر وہ اپنے عیش میں مصروف ہیں یہاں تک کہ اونکی کچری  
 جانے کے وقت سے تین چار گھنٹے کا عرصہ گزر گیا مگر وہ کچری  
 نہ گئے اور جب گئے تو کچری میں اونکا جی نہ لگا فوراً درخواست کے  
 چلے آئے اونہوں نے اپنے فساد نفس سے کچری کے وقت  
 کو بالکل ضائع اور برباد کر دیا جسکے واسطے اونکو بیش قرار و وظیفہ کا  
 سے ملتا تھا اور جسکی نگہداشت اونکو ضرور تھی آخر نتیجہ اوسکا یہ ہوا  
 کہ اپنے عہدہ سے برخاست کر دئے گئے +

ایک عہدہ دار سرکاری اس سبب سے ناقابل انجام عہدہ سرکاری  
 سمجھے گئے کہ جس کام کا جو وقت تھا وہ اوسکو اوسکے وقت پر  
 انجام نہیں کرتے تھے آخر اونکو عہدے سے استعفا دینا ہوا +  
 ایک صاحب روزگار کے خواہشمند بن گئے جب اونکو کہا جاتا ہے  
 کہ فی الحال قلیل درماہ کی نوکری قبول کر لیجئے تاکہ وقت عزیز بیکار  
 اور برباد نہ جائے تو وہ اوسکا جواب یہ دیتے ہیں کہ جب تک معاوضہ

کافی اپنی خدمت اور محنت کا ہمو نہین بلکہ قلیل درماہ اور تھوڑے  
سے معاوضہ کے واسطے مشتقت اپنے اوپر گوارا نہ کرینگے یہ تو فرما  
ہیں مگر بیکار اپنے وقت کو ضائع کرتے ہیں + وہ یہ نہیں سمجھتے کہ  
محنت کرنے سے ہمو کس قدر منفعت اور قلیل آمدنی سے ہمو کیا فائدہ  
ہے بیکار بیٹھے رہنے سے ہمارا کس قدر ضرر ہے اور بیش قیمت  
درماہ کی نوکری فوراً ملنی کس قدر دشوار ہے + پس معلوم ہوا کہ اوہ  
نے جو اپنے وقت کو اکثر بیکار برباد کیا ہے اوہ نے انکو کامل است  
نہا دیا ہے محنت ان سے ہونہین سکتی اسلئے کافی معاوضہ کا بہانہ  
کر کے رہ جاتے ہیں + وہ ہر طرح سے لائق ہیں مگر انکو وقت  
کی نگہداشت چاہئے +

ایک صاحب فی ہوش سمجھدار سلیم الطبع ہیں مگر اونہوں نے کبھی اپنے  
وقت کا خیال نہ کیا اور نہ سمجھا کہ وقت کیا چیز ہے اور ہمو اپنے وقت  
کی کیونکر نگہداشت کرنی چاہئے + اونہوں نے کبھی اسکا تصور  
بھی نہ کیا کہ آج ہم نے صبح سے شام تک کون کون سا کام کیا جس میں  
ہمارا فائدہ تھا اور ہمارا کون کون سا وقت غریب کیونکر اور کس سبب  
سے مفت برباد ہوا + اوہ کبھی اس بات کا وہم بھی نہیں آیا کہ ہمو  
اپنے فائدے اور منفعت کے واسطے کیا کیا کام کس کس وقت کرنا

چاہئے ۔ اونکو کبھی اس بات کا گمان بھی نہیں ہوا کہ ہمارا وقت  
 عزیز کیوں برباد ہو جاتا ہے اونکو کبھی اس بات کی فکر بھی نہوئی کہ دنیا  
 میں انسان کو کس طرح رہنا چاہئے اون پر اور اونکے حالات پر  
 جو خیال کیا تو اونکو ماشاء اللہ صحیح اور تندرست ذمی مروت حساب  
 خلق ذی وجاہت خندہ روا اور بے تکلف پایا مگر اہل وعیال  
 سے غیر مانوس و ارستہ مزاج عاشق با حوصلہ فضول خرچ بہت سست اور  
 بے روزگار دیکھا سو چا کہ اسکا سبب کیا ہے تو کوئی بات صاف  
 ذہن میں نہ آئی کہ ان سب باتوں کا ایک شخص میں جمع ہونا اسکی  
 کیا وجہ ہے ۔ آخر ہم نے اونکے روزمرہ کے کاروبار شغل اشغال  
 ہر ایک امر کو بغور دیکھنا شروع کیا تو یہ معلوم ہوا کہ اونکا کوئی کام  
 اپنے وقت پر نہیں ہوتا جو کام وہ کرتے ہیں وہ اوسکو اوس کام  
 کی حیثیت سے انجام نہیں کرتے جس طرح اوس کام کو ہونا چاہئے  
 اسلئے اونکا وقت بیکار جاتا ہے اور وہ کام بھی انجام نہیں پاتا  
 مثلاً اونکو لازم ہے کہ وہ صبح کو یا بجے بلکہ اس سے بھی سویرے  
 اوتھیں مگر وہ ہمیشہ صبح کو بجے سو کر اوتھتے ہیں ۔ جب وہ اوتھے  
 تو چاہئے کہ فوراً حوائج ضروری سے فرصت کر کے منہ ہاتھ دھوئے  
 سے بھی جلد فراغت کر لیں مگر وہ ایسا نہ کرتے بلکہ دو تین حلین حقہ

کی بی لینگے تب استنجا کرنے جائینگے اس عرصہ میں دس بجکر وقت  
 تجاوز کر جاتا ہے اور اگر ونبجے آنکھ کھلتے ہی کوئی کام ضروری پیش  
 ہو یا کہ مین جانا ضرور ہو اور کیونکہ ونبجے تک انسان کو اکثر امور ضروری  
 پیش آجاتے ہیں اور انکو انجام ہی کرنا ہوتا ہے تو بس وہ فوراً  
 اوٹھتے ہی بے اسکے کہ استنجا کریں منہ ہاتھ دھوئیں اور اس کام  
 کی فکر بصد پریشانی کرنے لگتے ہیں یا جہاں جانا ہوتا ہے بغیر منہ  
 دھوئے چلے جاتے ہیں اب وہاں سے جب خدا لائیگا تو گھر  
 آئیگے مقام غور ہے کہ اگر وہ پانچ بجے تک اوٹھ نہ بیٹھتے اور چہ  
 بجے تک سب کاموں سے فراغت کر چکے ہوتے تو وہ باطمینان  
 اپنے ہر ایک کام کو انجام کرتے اور اگر کہیں جانا ہوتا تو وہ اطمینان  
 سے جاتے اور جلد گھر پھرتے پھر اگر انکو کہیں جانا نہیں ہے  
 اور نہ کوئی کام ہے کام کیونکر ہوا سئلے کہ انہوں نے کسی کام کے  
 انجام کرنے کو اپنے اوپر لازم کیا ہی نہیں تو وہ ونبجے اوٹھکر حقہ  
 پیتے لگے اور دس بجے تک حقہ ہی پیتے رہے پھر اس انتظار میں  
 بیٹھے کہ آدمی منہ دھوئے کو پانی لائے تو منہ دھوئیں نوکر کا  
 جی چاہا تو پانی لایا اور اگر بہت دیر ہو گئی تو پانی لانے کو حکم دیا اب  
 منہ دھونا شروع ہوا ایک گھنٹہ کامل کے بعد اس مہم سے فراغت

ہوئی اب بارہ بج گئے یا قریب بچنے کے ہیں اس عرصہ میں کھانا  
 تناول فرمایا اسکے بعد کچھ قیلولہ کیا یا نہیں اگر ذرا لیٹے اور نیند آگئی  
 تو تین بجے تک آرام فرمایا اگر کہیں سے طلب ہوئی تو وہاں تشریف  
 لے گئے کوئی صاحب ذمگی ملاقات کو تشریف لائے تو اونکی خاطر  
 میں مصروف ہوئے یہاں تک کہ کھانے کا وقت ہوا کھانا کھایا اور  
 سو رہے پھر نو بجے صبح کو گھبرا کر اٹھ بیٹھے + غور کیجئے تو جو جو  
 کام صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک ان حضرت نے کیے  
 کیا یہ سب کام دوسرا شخص نہیں کرتا ہے کیا یہ سب کام برے ہیں  
 نہیں ان میں کا ایک بھی معیوب نہیں تمام جہان کے انسان یہی  
 سب کام کرتے ہیں کون سا بشر ہے جو سوتا نہیں کون شخص ہے  
 جو سو کے اٹھتا نہیں کون سا شخص ایسا ہے جو پاخانہ نہیں جاتا  
 کون بھلا آدمی ہے جو منہ نہیں دھوتا کون ایسا آدمی ہے جو کھانا  
 نہیں کھاتا کون انسان ہے جو کبھی کبھی تعزیر کسی عنوان سے  
 نہیں کر لیتا کون سا بشر ہے جو ان باتوں سے خالی ہے مگر کیا جو  
 ہے کہ ان کے ہر ایک امر جائز پر اعتراض وارد ہوتا ہے اور دوسرے  
 پر نہیں تو سب اسکایہ خیال میں آتا ہے کہ یہ حضرت اپنے امور جائز  
 کو بھی بے وقت بے محل انجام کرتے ہیں اپنے بہت سے عہدہ

وقتوں کو ضائع کرتے ہیں اور دوسرا شخص ان سب امور کو اپنے  
اپنے محل اور وقت پر انجام کرتا ہے اور اپنے عمدہ وقتوں کی  
نگہداشت کرتا اس وجہ سے وہ لائق اعتراض نہیں ہوتا۔

بہت سی باتیں دل میں ہیں جنکے لکھنے کو جی چاہتا ہے مگر وقت  
اس تحریر میں بہت سا گزر گیا اسلئے ہم اس تحریر کو صرف وہی تو  
پر ختم کرتے ہیں + انسان کو لازم ہے کہ وقت کو ہاتھ سے نہ جانے  
دے اسکا مطلب یہ ہے کہ ہر وقت اپنی فلاح دینی اور دنیوی  
کی فکر کرتا رہے اور جو وقت گزر گیا ہے اوسپر افسوس کر کے  
آئندہ عمدہ کرے کہ وقت کو بیکار ضائع نہ ہونے دینگے کیونکہ  
۵ گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں + جو شخص چار پیسے بوسیلمہ جائزہ  
پیدا کرتا ہے اوسکا وقت ضائع نہیں ہوتا وہ ضرور چار پیسے  
پیدا کر لیتا ہے یا اوسکے پیدا کرنے کی قابلیت رکھتا ہے گو بائع  
نہو بالقوہ ہی سہی جو گھر کا اپنے انتظام کرتا ہے اوسکا وقت ضا  
نہیں اور جبکو وقت کا خیال ہے وہ گھر کا انتظام بھی ضرور  
کرے گا اور جب گھر کا انتظام کرے گا تو کیسی راحت اور خوشی اوسکو  
حاصل ہوگی اوسکو ہم ابھی نہیں بتائینگے + مگر وقت کا خیال  
انکر کے انسان کو کھانا پینا اچھا کپڑا پہنا اور خوشی کرنا ہنسنا بولنا

شیوا جاگنا مطلق جائز نہیں بلکہ حرام ہے والسلام علی من اتبع الهدی

## اعتدال

اعتدال بر وزن افتعال مصدر ہے مشتق عدل سے اور مادہ  
اوسکا عدل ہے عدل کے معنی ہیں پورا پورا وزن کرنا یا ہوناسی  
چیز کا اس طرح سے کہ نہ کم ہو نہ زیادہ نہ اونچا ہو نہ نیچا نہ لپٹ ہو نہ  
بلند نہ چوڑا ہو نہ پتلا ہو نہ دبلا ہو نہ موٹا و علیٰ ہذا القیاس ہر ایک امر یا  
شے یا چیز یا انسان یا حیوان کی ہر ایک حالت متوسطہ کو اعتدال  
کہہ سکتے ہیں + حالت متوسطہ ہر ایک چیز یا انسان یا حیوان ذی روح  
یا غیر ذی روح کی جو افراط اور تفریط سے محفوظ ہو اوسے کا نام اعتدال  
ہے اور بہترین چیزوں میں سے دنیا کی اعتدال ہے جس کا نام توسط  
ہے اور اس بارے میں یون ارشاد ہے خَيْرُ الْأُمُورِ أَوْسَطُهَا افراط  
کے معنی ہیں زیادہ ہو جانا کسی چیز کا اور تفریط کے معنی ہیں گھٹ جانا  
کسی چیز کا اپنے حد اعتدال سے اور جو ان دو برائیوں سے محفوظ ہو  
وہی چیز معتدل ہے + دیکھو لوگ کہتے ہیں کہ فلان دوا معتدل ہے  
یا معتدل مزاج یعنی مزاج کو حد اعتدال پر لانے والی ہے ہم لوگ  
بولتے ہیں کہ ان دنوں مزاج میں اعتدال ہے یعنی مزاج افراط

تفریط سے ہر ایک امر کے محفوظ ہے + جو خیرِ خدا اعتدال سے بڑھ جاتی ہے وہ کچھ نہ کچھ خرابی لاتی ہے کوئی اعتدال سے زیادہ کھانا کھائے گا ضرور بد مزہ ہو جائیگا جو شخص اعتدال سے کم غذا کرے گا ضرور سہو کھا کرے گا اگر دوڑ کر چلے گا گر پڑے گا یا ایسا آہستہ چلے گا جو اعتدال سے کم ہو تو وہ اپنا نقصان کرے گا جو شخص اعتدال سے زیادہ خرچ کرے گا مسرف کہلائے گا چند روز میں محتاج ہو جائیگا اگر اعتدال سے کم خرچ کرے گا ممکن مشہور ہو گا اور اوسکو دنیا سے بجز حسرت دنیا اور کچھ ہاتھ نہ آئے گا الحاصل اعتدال ہر ایک امر میں عمدہ چیز ہے اور اوسکا ادراک اوسکی نگہداشت ہر شخص کی عقل و شعور فہم و فراست اور دانائی پر موقوف ہے زیادہ صراحت کی ضرورت نہیں مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس زمانہ میں بہت کم ایسے لوگ ہیں جو اپنے اقوال و افعال مزاج اور حوال میں اعتدال کا خیال کریں اور خدا اعتدال سے اوسکو بڑھنے نہ دین مثلاً اعتدال اقوال یہ ہے کہ جو کہیں وہ کریں مبا لغہ کو اوسمیں راہ نہ دین مگر دیکھا جاتا ہے کہ ہم نے ایک دوست سے وعدہ کیا کہ ہم آج آپ کے گھر پر حاضر ہوں گے دوست ہمارا منتظر رہا مگر ہم نے باوجود وعدہ کرنے کے کچھ بھی خیال نہ کیا اور اوسکی ملاقات کو نہ کیا گئے تو دوسرے دن یا تیسرے دن گئے پس ہمارے قول میں

اعتدال نہ پایا گفتگو میں ہم نے اس قدر مبالغہ کیا کہ وہ سب باتیں  
 جھوٹے معلوم ہونے لگیں یا باعث رنجش کی ہوئیں تو وہ اس کے  
 کہ وہ باتیں غلط اور جھوٹے معلوم ہوں اور اون سے رنجش پیدا ہو  
 ہم ان باتوں کے سبب اپنے حد اعتدال سے تقریر میں بدرجہ ہا  
 بڑھے ہوئے معلوم ہونگے اور اسوجہ سے کہا جائیگا کہ ہم گفتگو  
 اپنے اعتدال پر نہیں ہیں + افعال میں اعتدال یہ ہے کہ جو فعل  
 کریں اسکی حد کو نگاہ رکھیں اسی کا نام اعتدال افعال ہے مثلاً ہمکو  
 علم کا شوق ہے تو ہم اگر استاد کی خدمت میں تحصیل علم کے لئے جاتے ہیں  
 تو ہمکو لازم ہے کہ اس کے تمام حدود کو نگاہ رکھیں بیوقت استقامت  
 کی خدمت میں نہ جائیں جس سے اونکو تکلیف ہوگستاخانہ اون سے  
 مباحثہ نہ کریں اون کے ہرج اوقات کا خیال رکھیں تعظیم اور تکریم اونکی  
 مناسبانہ طور پر کریں اور اپنی حد سے نہ بڑھ جائیں + اگر ہم اہل و  
 عیال رکھتے ہیں تو اونکی خدمت گزاری اور خاطر داشت میں  
 کمی نہ کریں اونکو سختے الو سع تکلیف یا ایذا یا رنج پہنچانہیں + اگر ہم  
 محتاج یا روزگار پیشہ ہیں تو ہمکو ضرور ہے کہ ہم اپنی تفریح طبع بھی  
 بعنوان شایستہ اپنے اجباب کے ساتھ کبھی کبھی کر لیا کریں کہ مزاج  
 میں اعتدال رہے مگر ہمکو اپنے افعال اور مزاج میں بھی اعتدال

ایک نقصان  
 پہنچا جائے  
 اس سے

کا خیال کرنا ضرور ہے کہ ہمارے افعال حد اعتدال سے بڑھ  
 نہ جائیں + اعتدال مزاج یہ ہے کہ مزاج اور طبیعت میں امراض ظاہر  
 و باطن کے دفعیہ کے لئے حفظ صحت ظاہری و باطنی میں کمال دہر  
 سعی کرتے رہیں اور اس کا خیال رکھیں جہاں تک ہو سکے ایسی چیز  
 نہ کھائیں اور نہ پئیں جس سے ہمارے مزاج کا اعتدال باقی نہ رہے  
 کہ اسمین اعتدال مزاج ظاہری ہے اور جہاں تک ممکن ہو بغض و  
 و کینہ و عداوت و دروغ و بداخلاقی غیظ و غضب سے دور اور پاک اور  
 بری رہیں کہ اسمین اعتدال مزاج باطنی ہے + اعتدال احوال یہ ہے  
 کہ اپنی وضع معقول نیت محمود مراتب بلند اور مدارج اعلیٰ کی حفاظت  
 کریں اور اس کو اپنے افعال یا حرکات سے برباد اور ضائع نہ کریں مثلاً  
 ہماری وضع یہ ہے کہ ہم نے برسر بازار کھڑے ہو کر کسی بازاری سے  
 کبھی بات نہیں کی تو ہکو مناسب ہے کہ ہم اس کا خیال رکھیں کہ کبھی  
 کسی بازاری شخص سے برسر بازار کھڑے ہو کر ہم کلام نہوں + ہماری  
 نیت ہمیشہ سے ہر امر میں نیک ہے تو ہم اس کا خیال رکھیں کہ کہیں  
 کسی موقع پر کوئی کام بد نیتی کا ہم سے واقع نہو + رتبہ ہمارا اگر لوگ  
 کسی وجہ خاص سے بلند سمجھتے ہیں تو ہکو اوس مرتبہ کی نگہداشت  
 کرنی چاہئے تاکہ اون لوگوں کی نظر میں حقیر نہ سمجھے جائیں + مدارج

ہمارے اگر لوگ اعلیٰ سمجھتے ہیں تو ہم کو اسکی نگہداشت کر کے اپنے مدارج اعلیٰ میں ترقی کرنی مناسب ہے اور اگر ترقی نہ ہو تو لوگ خیال کرتے ہیں اوس میں تو کمی واقع نہو تاہم چشموں میں ذلت اور خواری سے محفوظ رہیں +

## حاصلہ

یہ چیز اعلیٰ قدر مراتب و احوال ہر شخص کے ساتھ لگی ہوئی ہے اس حوصلہ سے فوائد بھی حاصل ہوتے ہیں اور کبھی کبھی خرابیاں بھی قوع میں آتی ہیں + اگر حوصلہ کے ساتھ نیت بخیر ہے تو ضرور ہے کہ اس سے صاحب حوصلہ کو فوائد حاصل ہوں اور اگر حوصلہ کے ساتھ نیت بخیر نہیں ہے تو یہ حوصلہ انسان کو بری راہ چلائیگا رسوا اور ذلیل کرے گا بڑی مصیبت اور خرابی میں پھنساے گا حوصلہ نیک نیتی کے ساتھ سودمند ہے + ایک ذی عقل و شعور طالب علم کو ایام طالب العلم میں یہ حوصلہ ہو کہ ہم بھی اگر امیر ہوتے تو اچھے خاندان میں اپنی شادی کرتے دس بارہ ملازم ہماری خدمت کے واسطے حاضر رہتے کپڑے بہت عمدہ اور پاکیزہ پہنتے پانچ گھوڑے ران سواری اور کبھی کے ہوتے دو ایک فٹن بھی کوک صاحب کے کارخانہ کی نہایت عمدہ

بنی ہوئی ہمارے پاس ہوتی شام کو اوپر سوار ہو کر ہوا کھانے کو  
 نکلنے سونے کی کنیپ گھڑی جیب میں ہوتی اور اسکے لوازمات  
 سے جسم کو آراستہ کرتے مکان بہت پر تکلف بناتے اور اسکو  
 تمام لوازمات سے درست اور آراستہ کرتے امرا سے برابر کی  
 ملاقات کرتے خوب کھاتے اور کھلاتے اپنے عزیزان اور اقرا  
 سے سلوک کرتے امور خیرین سعی مو فوہر بجالاتے علما اور  
 فضلا کی خدمت میں ہر گرم رہتے غریب اور مساکین کو بہت کچھ دیتے  
 اس طرح سے دنیا میں عیش و آرام بسر کرتے اور ساتھ بلند نامی کے  
 نام نیک اپنا دنیا میں یادگار چھوڑ کر بعد مرنے کے فردوس علیین  
 جگہ پاتے ۔ صاحب اس حوصلہ کو یہ سب حوصلے ہوئے تو اللہ تعالیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کا کہنا ہے کہ اپنے حوصلہ کے پورا کرنے کے  
 واسطے حصول علم میں کمال درجہ کی کوشش شروع کی اس مشکل امر  
 یعنی علوم کے حاصل کرنے میں حوصلہ اوسکا راہبر ہوا اور اوس درجہ  
 اوسکا معین اور مددگار ہوا کہ تھوڑے عرصہ میں اوسنے اول علوم  
 کو کامل طور سے حاصل کر لیا جو کہ اوسکو اوسکے زمانے میں اوسکے  
 تمام حوصلوں کے پورا کرنے کے واسطے ضروری اور کافی تھے  
 جب وہ ان علوم سے فراغ حاصل کر چکا تو تائید الہی ہوئی کہ نائب السلطنت

نے اسکو ہر طرح سے لائق اور تمامی صفات اور علوم میں فائق  
 سمجھ کر ایک بہت ہی بڑے منصب جلیل الشان پر سرفراز فرمایا کہ جس  
 اسکے تمام حوصلے پورے ہو گئے بلکہ اس ترقی مدارج کے وقت  
 میں اور حوصلہ ہائے بلند جو اسکے دل میں پیدا ہوئے اسکے انجام  
 کرنے کی بھی اسکو قدرت اور طاقت ہو گئی جو قبل اسکے خیال میں  
 بھی نہ تھے اب وہ طالب العلم پچاس ہزار روپے کی کوٹھی میں رہتا ہے  
 آٹھ گھوڑے عمدہ عمدہ اسکے اصطلیل میں ہیں خانساں اور خندنگار  
 پاکیزہ اسکی خدمت گزاری میں + بگھی اور ٹمٹم عمدہ عمدہ اسکی سواری  
 میں ولایت کا عمدہ کپڑا اسکے جسم کی پوشاک ہے ہٹلٹن کے  
 بٹن کے جواہرات کی خیرین اسکے جسم پر آستہ ہیں اور اب وہ  
 اس صفائی پاکیزگی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرتا ہے کہ لوگ اسکو  
 دیکھ کر متعجب ہوتے ہیں مگر اسکا حال یہ ہے کہ باوجود اس قدر ثروت و  
 عیش و نشاط حکومت اور جاہ و جلال کے اسکی ذات میں اخلاق  
 انتہا کا ہے تو اضع غایت درجہ کی ہے وینداری نہایت مرتبت  
 ہے اور جب قدر حوصلے اسکے نیک کام کے انجام کرنے کے اسکے  
 دل میں جاگزین تھے ان سب کو با حسن وجہ انجام کرتا جاتا ہے  
 بلکہ اس سے زیادہ کرتا ہے کہ جب قدر اسنے ایسے امور کا پہلے

حوصلہ کیا تھا یہ صاحب حوصلہ اس امر میں بہت سعی کرتا ہے کہ اپنی  
 قوم کو اچھی حالت پر لائے + اس امر میں اس کی سعی موافق رہی کہ وہ  
 اپنی جان و مال محنت مشقت تحریر تقریر سے لوگوں کو نفع پہنچائے  
 اللہ تعالیٰ اس کے تمام مقاصد اور حوصلوں کو پورا کرے اور اس کی  
 سعی کو مشکور فرمائے + جہاں ایک ذی عقل طالب العلم کو حوصلہ  
 بلند نامی اور ناموری کا ہوا وہاں ایک امیر زادی نوجوان کو بھی حوصلہ  
 ناموری پیدا ہوا ہے تاکہ مشہور ہوں ہزاروں میں + ہم بھی ہیں  
 پانچویں سواروں میں + یہ صاحب زادے ۱۸ برس کے تھے جہاں کے  
 پدر بزرگوار نے قضا کی علم سے تو انکو کچھ سروکار ہی نہ تھا کیونکہ  
 پندرہ برس کی عمر تک تو قرآن مجید ہی کے حفظ سے فراغت تھی  
 خیر جب قرآن مجید استقر محنت سے یاد بھی ہوا تو اس کی حفاظت نہ کی  
 گئی اسکو بھی بھلا دیا غرض جب باپ نے ان کے انتقال کیا تو وہ سوا  
 اس کے کہ اپنا نام بدلا مشکل سے لکھ سکتے تھے اور کچھ لکھنا پڑھنا نہیں  
 جانتے تھے + باب کی زندگی ہی میں لوگوں کو دیکھ کر انکو ہر قسم کا حوصلہ  
 تھا کہ ہم بھی یہ کرتے اور وہ کرتے باپ کے مرتے ہی جب ان کے  
 جانشین ہوئے تو حوصلوں نے اپنی کامیابی کا تقاضا شروع کیا  
 صاحب حوصلہ بلند نام کے دل میں بڑے بڑے حوصلوں نے جگہ

پکڑی تھی مگر اس بات کو اونہوں نے کبھی خیال نہ کیا کہ یہ سبجے صلے  
 میرے کیسے ہیں اچھے ہیں یا بُرے ہیں اور ان حوصلوں کے پورا  
 کرنے کے لئے مجھ کو کس قدر دولت حاصل کرنی چاہئے اور جو دولت  
 ہے اس کو ان حوصلوں کے پورا کرنے میں کس احتیاط سے خرچ کرنا  
 مناسب ہے اونکے باپ نے بہت سے روپے نقد نوٹ اشرفیا  
 اور تین چار گانون اور ۱۶ مکانات پختہ اور پچیس تیس دکانیں  
 برسرِ چوک علاوہ اسباب و ظروف فقرہ و طلائی کے کہ وہ سب جائیداد  
 تخمیناً دو لاکھ روپے سے زیادہ کی ہوگی اپنی اولاد کے واسطے  
 چھوڑا تھا اولاد سے اونکی یہ ایک بلند حوصلہ صاحبزادے اور ایک  
 دختر تھی اس نامور امیرزادے کا پہلا حوصلہ یہ تھا کہ بہن کی شادی  
 اس دھوم سے کرو کہ شہر میں نام ہو جائے اور ایسا کچھ اس کو دو کہ  
 کسینے بھی عروس کو استقدر دیا ہو اس حوصلہ نے جو تقاضا کیا تو باپ کے  
 جہلم کے بعد تاریخ شادی کی اپنی ہم شیر کی غنقریب زمانہ میں شہر آدمی اور  
 حکم عام اپنے ملازمین کو دے دیا کہ اسباب و سامان چیر حسفد ممکن ہو  
 تیار کیا جائے وہاں کیا دیر تھی حکم ہوتے ہی سب سامان شروع  
 ہو گیا بزاز جو ہری گوشت والے ہر قسم کے اہل پیشہ چلے آتے ہیں اور ب  
 سامان چیر کا تیار ہو رہا ہے گھر میں کارچوب کا کارخانہ جاری ہی ایک گاڑی



بقدر ہے نہ نوٹ باقی ہے بابو رام دیال سنگھ ٹھیکہ دار کل تک حاضر ہو  
امید ہے کہ مالگذاری میں کم سے کم دو سو روپے تو ضرور داخل خزانہ  
سرکار کریں گے + اس علی حوصلہ اور نامور صاحبزادے کو استقدریجا  
صرف ہونے سے دولت کے اور تحویل میں کچھ باقی نہ رہنے سے  
مطلق کسی مراکچیاں بھی نہ ہو کہ دو چھینے قبل ہمارے گھر کی کیا حالت  
تھی اور دو تین چھینے میں یہ کیا ہو گیا کہ تحویل میں دیوان جی کے ایک  
پیسہ زمینیں رہا غرض اس بلند حوصلہ نے دیوان جی کو حکم دیا کہ ٹھیکہ دار  
کو لکھئے کہ وہ روپیہ مالگذاری کا داخل کریں اور دکانوں اور مکانوں  
کے کرایہ کے تحصیلدار پر تقاضا کرو کہ روپے تحصیل کے جلد حاضر  
الغرض زمین چھینے تو عیش و عشرت میں بسر ہوئے + اس زمینان  
میں اور اسکے بعد جب کبھی کوئی موقع خرچ کا آجاتا + تو بلند حوصلگی  
سے ایک کی جگہ دس اور دس کی جگہ ہزار روپے یہ صاحب حوصلہ خرچ  
کرویتے + آخر رفتہ رفتہ نوبت بانیجا رسید کہ زر مالگذاری مواضعات  
اور کرایہ مکانات اور دکانوں کا خرچ کو ناکافی ہونے لگا چونکہ اس  
ملک میں بندوبست اسے مالگذاری سرکار بہادر کا دوا می نہیں ہے  
بلکہ میعاد ہی اسلئے جب باقی مالگذاری سرکار کی ہوتی ہے تو اس  
ملک کے زمینداروں کی جایدا و منقولہ تعلیقہ دیکر تیلہم کی جاتی ہے

لہذا دو مرتبہ تقایاے مالگزاری سرکار میں انکی تمام چیزیں نیلام کی  
 گئیں کیونکہ واسطے اداسے دین سرکار کے روپیہ موجود نہ تھا آخر اس  
 بلند حوصلہ نے یہ خیال کیا کہ گانوں وغیرہ اس قسم کی جاہل و نہایت  
 واپسیات ہوتی ہے جس میں ہمیشہ اداسے مالگزاری سرکار کی خلش باقی  
 رہتی ہے بہتر ہے کہ اس خلش کو دور کریں اور اس کو بھیرے سے  
 نجات پائیں یہ خیال کر کے اس بلند حوصلہ نے جس قدر مواضعات  
 تھے سب بیچ ڈالے اور اس تدبیر سے اوسنے اپنی جان کی مخلصی  
 حاصل کی بعد فروخت کرنے مواضعات کے کچھ تو دین بازار کا بابت  
 تقایاے شادی ادا کیا اور پھر یہ حوصلہ ہوا کہ کنکوٹ ایسا لڑائے کہ  
 شہر میں کسینے نہ لڑایا ہو حکم کی دیر تھی لڑانے والے اور بنائے والے  
 سب حاضر ہو گئے اپنے بہنوئی سے کنکوٹے کی صید ٹھرائی اور جو  
 بلند حوصلگی کے بہنوئی کے کنکوٹے اور ڈور کا بھی جس قدر خرچ تھا وہ  
 بھی اپنے ہی ذمہ لیا۔ فی الحقیقت ایسے کنکوٹے لڑائے کہ لوگوں نے کبھی  
 چھوٹ گئے آج تک مشہور ہے کہ ایسی تینگ بازی کم ہوئی اور تو تینگ بازی  
 میں روپیہ خرچ ہو رہا ہے مدنی صرف دکان اور مکان گرایہ کی سو روپیہ گھٹا تو  
 گرایہ کی گنجی ٹنگا بنگ میں چلے گئے اور جاتے ہی منیجر بنگ سے ملاقات  
 کر کے دس ہزار روپیے قرض کے طالب ہوئے اوسنے پوچھا

جس قدر عرصہ اور  
 جہاں سے  
 بیان سے  
 جو درجہ نازق کا  
 شاہ اوکیو کی  
 اس کے  
 سی اسے  
 جو ہو سکتی ہے

جایدا فوراً قبالات مکانات اور دکانوں کے منیجر کے سامنے  
 رکھ دئے اوسنے اوسکی یادداشت لکھ کر جواب دیا کہ بعد تحقیقات اس  
 جایدا کے آپ کو روپیہ مل سکتا ہے الغرض بینک نے انکی جایدا  
 کی تحقیقات کی اور تحقیقات کے منیجر بینک نے اس بلند حوصلہ امیر  
 کو طلب کیا کہ آئیے اور روپے لے جائیے یہ گئے اور دستاویزی  
 تکمیل کر کے قبالات کل مکانات اور دکانوں کے منیجر صاحب کے  
 حوالہ کر دئے کرایہ مکانات اور دکانوں کا بوجہ سود کے بینک والے کے  
 سپرد کیا گیا جس مکان میں خود تشریف رکھتے وہ بھی گروہوا اور  
 اوسکا دس روپیہ مہینہ کرایہ بینک کو ادا کرنا قبول کر کے دستاویزین  
 لکھ دیا خود بدولت قرض لیکر دولخانہ میں تشریف لائے اب بعض  
 حوصلوں نے پھر گدگدایا بینک کے منیجر سے ملاقات ہو چکی تھی اوسکی  
 دعوت میں قریب ایک ہزار کے خرچ ہو گیا بعد اسکے پھر تنگ بازی شروع  
 ہوئی اور اس مرتبہ ایسی تنگ بازی ہوئی کہ اونکا نام اور لوگوں کا کام ہو  
 دو ایک برس کے بعد جب بینک نے دیکھا کہ روپے کے ادا کی کمیوں  
 کو کچھ نہیں ہے تو اوسنے نالاش کر کے ڈگری حاصل کی اور تھامی  
 مکانات و جایدا کو نیلام میں خرید کر کے اپنے قبضہ میں کر لیا پھر بھی بینک  
 کے تین ہزار روپے باقی رہ گئے اب سب طرف سے حوصلہ ہست ہوا

نہ وہ دیوان جی رہے نہ مصاحب رہے آپ مین اور مکان کا کوئی  
 کبھی جو اپنی حماقت شکاری اور روپیہ کے فضول خرچ کا خیال آیا تو اس  
 رونا و ہونا ہے غرض اب ہر طرح کا غم و الم ہے بے مایگی اور مفلسی  
 کا الم ایک طرف قرض خواہوں کے تقاضے کا ظلم و ستم اس درجہ ہے  
 کہ ناک مین دم ہے بعد چند روز کے بیٹھے بیٹھے یہ خیال آیا کہ باپ  
 نے بہت کچھ دولت چھوڑی تھی یقین ہے کہ کچھ دفتینہ بھی مکان مین  
 ہو اس خیال سے مکان کو ایک جانب کسی کی نشاندہی کے بموجب  
 کھودا تو ایک پتلا نکلا جس مین ایک ہزار اشرفیاں نکل آئیں اور اسی قریب مانہ  
 مین انکے باپ کا ایک نمک حلال خدمتگار بعد ۱۰ برس کے اگر ان سے  
 ملا اور بہت رویا اور چالیں اشرفیاں کمر سے کھول کر انکے آگے  
 رکھ دیں کہ یہ اشرفیاں سرکار نے رکھو ان تھیں اتفاق زمانہ سے  
 فدوی کا حاضر ہونا نہو اس سرکار کا انتقال ہوا محکو بھی مرنا ہے امانت سرکار  
 کی حاضر ہے اس صاحب حوصلہ بلند اقبال نے وہ اشرفیاں لے لیں  
 اور اشرفیوں کے روپے بنا اپنا حوصلہ پورا کرنے لگے چند روز کے  
 بعد یہ حوصلہ ہوا کہ دیار اور امصار کا سفر کیجے چنانچہ مع دو ایک حصا  
 کے سفر اختیار کیا اور ماڑواڑ کی جانب روانہ ہوئے وہاں ایک  
 ریاست مین جا کر فروکش ہوئے اور چند روز کے بعد وہاں کے

راجہ سے ملاقات کی راجہ بڑی تعظیم اور تکریم سے پیش آیا اور انہوں  
 نے ایک ہزار روپے کی اشرفیان نذر دین راجہ نے دوسرے روز  
 انکی بازوید کی اور تیسیرے روز دو ہزار روپے بنام دعوت کے  
 انکی خدمت عالی میں اپنے ایک ملازم مکرم کے ہاتھ بھیجے آپ نے  
 اس دعوت کو نامنظور فرمایا راجہ صاحب نے اس خیال سے کہ یہ  
 شخص کوئی بڑا عالی خاندان نہیں زادہ ہے دوسری ملاقات میں  
 تمام ان سے کہا کہ اس ریاست میں زیادہ گنجائش نہیں مگر آپ کے  
 خدام کی خاطر داشت کے واسطے دوسو روپے ماہواری اگر قبول  
 ہوں تو اس دربار سے دے جاسکتے ہیں چونکہ حضرت غایت درجہ  
 کے بلند حوصلہ تھے آپ نے اس استدعا کو راجہ صاحب کی منظور  
 نہ کیا اور فرمایا کہ مجھ کو نوکری کی ضرورت نہیں ہے میں تو فقط واسطے  
 سیر کے اس طرف چلا آیا ہوں غرض اس قسم کی باتیں کہیں کہ راجہ صاحب  
 کو یقین اس امر کا ہو گیا کہ یہ شخص بڑا دولت مند ہے نوکری کی اسکو حاجت  
 نہیں ہے ہر حال راجہ انکو بے غرض سمجھ کر انکی خاطر داشت اور تواضع  
 میں مصروف رہے اور انکو صاحب مقدر سمجھ کر راجہ صاحب نے  
 فرمایا کہ آپ کے ملک میں مٹی کے تھے خوب بنتے ہیں چونکہ بلند حوصلہ  
 تھے بعد چند روز وہاں سے خاص اسی کام کے لئے گھر واپس آئے

اور یہاں سے ایک ہزار روپے کے مٹی کے برتن خرید کر راجہ صاحب  
 کے واسطے لے گئے اور پیشکش کئے راجہ صاحب نہایت خوش ہوئے  
 اور پھر انہوں نے چاہا کہ یہ میری ریاست میں رہیں تو بہتر ہے مگر  
 اس مرضد ابلند حوصلہ نے ایک بات بھی راجہ کی منظور نہ کی اور بعد ازاں  
 کہ انکی سب روپیہ خرچ ہو گئے تو اپنے وطن میں واپس آئے  
 اب انکی حالت یہ ہے کہ کوئی مکان اپنا نہیں جس میں رہیں کہیں سے  
 ایک پیسے کی آمدنی نہیں کہ خرچ کریں چند روز ادھر ادھر رہ رہے  
 آخر گھبرا کر پھر سفر اختیار کیا اور اب کہاں ہیں انکا کچھ بتایا ٹھکانا نہیں  
 مگر اسقدر معلوم ہے کہ وہ امیر زادہ بہت حوصلہ اب محض حالت  
 محتاجی میں ہے اور اب کوئی اوسکو پاس بٹھلانے کا بھی روادار نہیں  
 ہے ایک صاحب صدمہ یہ تھے جنہوں نے اپنے حوصلوں کو کیا  
 اچھی طرح سے پورا کیا اللہ تعالیٰ کیسے کو ایسا حوصلہ دے اور نہ  
 اس طرح کی مصیبت میں پھنسانے واللہ ہمیں دینی من لیساء الی صراط مستقیم

داشت

ایک آئین آئین  
 سید احمد

داشت ایک لفظ ہے جو مراد دل و در خود داری کا اس لفظ کو لوگ  
 اس محاورہ میں لے لیتے ہیں کہ میان داشت خوب چیز ہے یعنی اپنے

تین ہر موقع محل و وقت پر نگاہ رکھنا اور اپنی عزت یا شان یا  
یا قابلیت یا شرافت یا امارت یا غربت کا خیال کر کے اسکی حفاظت  
کرنا فی الحقیقت دیکھا جاتا ہے کہ یہ لفظ یعنی داشت خوب خیر ہے  
کچھ بے معنی محاورہ میں مستعمل نہیں ہے بلکہ نہایت بجا اور درست  
اسکا استعمال ہوتا ہے ہر شخص کو چاہئے کہ اپنی داشت کرے یا کرے  
کہئے کہ اپنی داشت کا خیال رکھے داشت ہر کیسی موقوف اسکی  
قدر و منزلت و قابلیت و لیاقت کے ہے اور جب اس میں افراط یا  
تفریط کا دخل ہوگا یعنی زیادتی یا کمی واقع ہوگی تو ایسی حالت میں یہ  
عمدہ صفت انسان کی خراب ہو کر حالت افراط میں غور سے اور جا  
تفریط میں لت سے بدل جائیگی مثلاً امیر کی داشت یہ ہے کہ بازاری  
لوگوں کی صحبت نہ اختیار کرے جہاں موقع سوار ہو کر جانے کا ہے  
وہاں پیدل نہ جائے تو اضع اس قدر نہ کرے کہ اس کے نوکر اس سے  
شوخی ہو جائیں نخوت و پندار سے بری رہے تاکہ کوئی اس سے متنفر  
نہ ہو متوسط الحال یا غریب کی داشت یہ ہے کہ کوئی فعل رکھیں اس  
سے سرزد نہ ہو ہر کس و نا کس سے خلا ملا نہ کرے انتہا کا منکسر نہ ہوتا  
لوگ اس کو حقیر نہ سمجھیں کہ غریب کا انکار یا ربابہ نیا کے نزدیک  
حالت ذلت کا نام ہے دولت انسان کے بہت سے عیوب کو

چھپاتی ہے اسلئے عقلا کے نزدیک دولت بڑی قدر و منزلت  
 کی چیز سمجھی گئی ہے ایک ہی فعل کو امیر و غریب دونوں کرتے ہیں مگر  
 اوس میں امیر کی تعریف ہوتی ہے اور غریب بیچارہ ہنسنا جاتا ہے ایک  
 امیر نے کھانے کے وقت چنے چبائے ارباب دنیا اس کے پو  
 مداح ہونگے کہ حضور بھی کیا فرشتہ خصلت اور ماشاء اللہ چشم بدو  
 کستدربے تکلف میں کہ چنے نوش جان فرما رہے ہیں واقعی چنا بھی  
 کیا لطیف چیز ہے اس سے بہتر کوئی غذا نہیں امیر کے اس فعل کی  
 تو یہ تعریف و توصیف ہوئی وہی چنے ایک غریب کھا رہا ہے جو دکھتا  
 ہے وہ پہلے یہ قیاس کرتا ہے کہ شاید اسکے گھر میں آج کھانا نہیں  
 پکا ہے اگر کوئی موقع آگیا تو اسکو یوں بھی سنا دیا کہ میان تم کیا بول  
 رہے ہو چنے پھانکتے ہوئے تو تمہارے دن گزرے ہیں تم  
 اس بات کو کیا جانو یہ بیچارے غریب تھے انکو چنے چبانے اس  
 نہ آئے اگر یہ غریب ایسے دنیا داروں کے سامنے بے تکلف  
 ہو کر چنے نہ چاتا تو یہ ذلت نہ اٹھاتا الغرض داشت انسان کے  
 لئے عجب چیز ہے اگر کسیکو اسکا خیال ہمیشہ ہے تو بہت کم اسکو  
 برائی کا سامنا ہوگا بلکہ ہمیشہ اسکی عزت اور آبرو زیادہ ہوتی جائیگی  
 اسی داشت کو خود داری بھی کہتے ہیں جو صاحب کبر نفس کے عمدہ

نصائل میں سے ہے +

## حکمت کے اقوال

ہمت سے علم علم سے عقل عقل سے عمل عمل سے حکمت حکمت  
سے اخلاق اخلاق سے نیکی نیکی سے سعادت ہے جو اصل مقصود

آدمی کی پیدائش کا ہے +

دولت کو قناعت کے ساتھ حاصل کرنا چاہئے جبین قناعت  
نہوگی وہ کبھی غنی نہوگا +

حرکت اقبال کی بطی ہے اور حرکت ابدار کی سریع اس لئے کہ اقبال  
اوپر چڑھنے والا ہے اور صاحب دبار مثل اوس تپھر کے ہے جو  
اگلے سے اسفل کی جانب غلطان ہو + شرف نفس ان کی یہ  
شناخت ہے کہ انسان ملا بہت اعمال دون اور مزا ولت امور  
حقیر سے اجتناب کرے اور دل کو ہر وقت غرائم امور کے  
سرا انجام اور تکمیل کی طرف متوجہ رکھے + انسان کی بیداری اوس  
کمال نقصان کی دلیل ہے دین اور مذہب کی پابندی سے جو فو  
حاصل ہوتے ہیں وہ احاطہ بیان سے باہر ہیں +

جب مرگ سے چارہ نہیں تو اوس سے ڈرنا عبث ہے انسان

کو گناہوں سے خوف لازم ہے نہ مرگ سے +  
جو شخص بلا وجہ اپنی حالت موجودہ میں مضطر ہو وہ کسی حالت میں خود  
نہیں رہ سکتا +

جب کوئی شخص اپنی حالت کا بدلنا چاہے اور اس میں اسے کوئی مصیبت  
پہونچے تو اس کا الزام اسے اپنے تئیں دینا چاہئے نہ دوسرے کو  
مرنے کے پہلے کوئی شخص اپنے تئیں اچھا نہیں کہہ سکتا +

### التماس

یہ کتاب حکمت اور نصیحت سے بھری ہے مانو تو سب کچھ نہیں دیکھ سکتے

راستم  
سید محمد باقر عظیم آبادی

## خاتمہ

الحمد لله على احسانه که حصّہ دوم تہذیب النفوس کا بھی تمام ہوا اور کجس  
خوبی اور سکا انجام ہوا۔ ائمہ اربعین میں نے حصّہ اول تہذیب النفوس کا  
لکھا تھا وہ دو مرتبہ مطبع ثمرہند واقع لکھنؤ میں چھپا اور بار سوم مطبع صبا  
واقع عظیم آباد میں چھپ کر منظور نظر ارباب بصیرت ہوا چونکہ میں نے حصّہ اول

اس کتاب کا حسب استدعا سے فرزند ارجمند سعید دارین خواجہ سید  
 محمد محی الدین حسین اطال اللہ عمرہ و ضاعف علمہ و قدرہ کے  
 لکھا تھا اسلئے فرزند اصغر نور دیدہ سعادت قرۃ باصرہ رشاوت تحت  
 جگر قرۃ العین خواجہ سید محمد سراج الدین حسین سلمہ اللہ تعالیٰ  
 و انبالکوا اسکا خیال ہوا کہ بڑے بھائی کے واسطے کتاب تصنیف کی جائے  
 اور میرے واسطے نہیں لہذا میں نے باوجود قلت فرصت ازکار  
 سرکار حسب عہدہ اپنے اس رسالہ کو جو طلبہ کے واسطے نہایت  
 مفید ہے بکمال سعی اختتام کو پہونچایا اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو  
 بھی مقبول اناام و منظور نظر ہر خاص عام کرے اور طلبہ کو اس سے  
 نفع بخشے آمین و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

حررہ بستی پنجم ماہ محرم الحرام ۱۲۹۷ ہجری  
 العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ اللہ القوی  
 فقیر سید محمد فخر الدین حسین سخن دہلوے



## خاتمۃ الطبع

جب یہ کتاب لا جواب تیار ہوئی تو میرے شفیق ولی مہر سپہر مجدد و علا  
خورشید فلک غر و اعتلا فرخ گہر فرخندہ نظر منشی سید محمد باقر صاحب  
سلمہ اللہ تعالیٰ نے فقیر سے اسکے طبع کی اجازت چاہی فقیر نے  
اونکو اسکے چھاپنے کی اجازت دی چنانچہ یہ کتاب بحسن سعی کا پر واز  
مطبع صبح صادق واقع عظیم آباد پٹنہ ماہ رمضان المبارک ۱۲۸۷ھ ہجری  
مطابق ماہ اگست ۱۹۰۷ء طبع ہو کر مطبوع طبع ارباب ہوش و خرد  
ہوئی امید فضل حضرت باری سے یہ ہے کہ یہ حصہ دوم تہذیب النفوس  
کا بھی مثل حصہ اول کے فیض رسان عالم اور طلبہ علوم کا ہر وقت  
انیس و ہجڑم ہو رہنا تقبل منا انک انت السميع العليم +

راقم آثم فقیر

سید محمد فخر الدین حسین سخن ہلوی





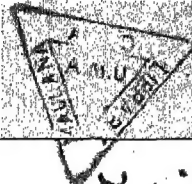
# اشہار

واضح ہو کہ حسب استدعا ہماری جناب سنباط منظمی خواجہ سید  
محمد نحر الدین حسین خان صاحب برہاد منصف مقام جموی دیوگپ  
اعلیٰ اللہ درجات نے باوجود وقت فرصت و کثرت کار کے اس  
کتاب کو تصنیف فرما کر اپنی وریا دلی سے اجازت طبع کرا لئے کی  
تحیف کو عنایت فرمائی اور حق تصنیف و تالیف اس کتاب مایاب کا حق  
سے راقم کو سچل کیا و بموجب قانون بستم عہدہ داخل ہوئی و جبری  
کی گئی کوئی صاحب تصدیق کا نفر مین نفع کے بدلے نقصان  
نہ اڑھائیں -

و ما علینا الا البلاغ

راقم  
سید محمد باقر عظیم آبادی





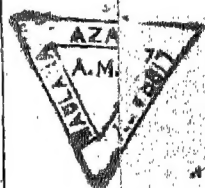
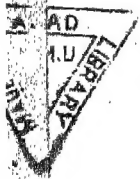
۱۷۰

۲۰

۷۲

This book was taken from the Library  
on the date last stamped. A fine of  
1 anna will be charged for each day  
the book is kept over time.

DEC. 51  
14 DEC 54



URDU STACKS

UNFO STAKES